Marfat.com

قرض سے متعلق تقریبا1000 سوالات کا انمول ذخیرہ بنام

قرض کے احکام

مع جدید مسائل

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے۔۔۔

فقہ کے تمام ابواب میں موجود قرض کی صورتیں، قرض کے جدید مسائل، لیزنگ، بنک اور قرض، c,c (کیش کریڈٹ) حج وعمرہ بذریعہ بنک، چیک، انشورنس, تکافل سکیورٹی وایڈوانس، ملکی معاملات اور قرض، انعامی بانڈز، اسکیمیں، ٹیکس، گروی، لکی، بولی والی کمیٹی، U,Fone Lone، Mony Exchangers (ہنڈی) کنسلٹنٹ (consultant)، ایزی پیسہ، ادائیگی قرض کے وظائف

اس کے علاوہ اور بہت کچھ

ابو اطہر مفتی محمد اظہر العطاری المدنی

المتخصص فی الفقہ الاسلامی، شہادۃُ العالمیہ

WhatsApp.0321-4061265

E.Mail.azharmadani85@gmail.com

f.b.Mufti muhammad azhar madani

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔قرض کے احکام مع جدید مسائل

مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابواطہر مفتی محمد اظہر عطاری المدنی بن غلام رسول عطاری

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مکتبہ فیضان شریعت، داتا دربار مارکیٹ، لاہور

صفحات۔۔۔۔۔۔۔۔۔640

قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔600

اشاعتِ اول۔۔۔۔۔۔۔محرم الحرام 1439ھ، ستمبر 2017ء

Marfat.com

کامیابی اللہ کی رحمت سے ادارہ فیضان شریعت کی طرف

(1) شرعی رہنمائی

سوشل میڈیا وٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے بلا مبالغہ روزانہ سینکڑوں افراد کی شرعی رہنمائی کا سلسلہ جاری ہے۔ جس میں لوگوں کو ایمان وکفر وعبادات ومعاملات، نکاح وطلاق سے متعلق تحریر وزبانی فتاوی دئے جاتے ہیں اور انہیں قال اللہ وقال الرسول سے مکمل طور پر آگاہ کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(2) اشاعت دین

یوں تو دین کی جملہ خدمات اشاعت دین کے تحت شامل ہیں مگر اس کے خاص شعبہ کتب کی تصنیف وتالیف جسے اشاعت دین میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہ بھی ادارہ فیضان شریعت کے تحت جاری وساری ہے جس کے تحت مفتی محمد اظہر ودیگر صحیح العقیدہ علماء کی کتب کو اشاعتی مراحل سے گزار کر مسلمانوں تک پہنچایا جاتا ہے اور یوں مسلمان کتب کے ذخیرہ سے لامتناہی علمی موتی چنتے ہیں۔

(3) غرباء ومساکین کی خبر گیری

اس کے تحت غرباء ومساکین کی وسعت بھر خدمت کی جاتی ہے، جن میں گھریلو خشک راشن، دوائیاں وغیرہ، غریب، یتیم بچوں کی دینی وعصری تعلیم کے حصول میں مدد اور خاص کر خواتین کو ہنر سکھاؤ خود کفیل بناؤ کا عزم لئے فقیر سرگرم عمل ہے اور اللہ پاک کی رحمت سے دن بدن کامیابی کے زینے طے کرتا چلا جارہا ہے۔

الحمدللہ تاوقت تحریر بھی ادارہ فیضان شریعت کے تحت یتیم وبے سہارا، بیوہ ومعذور عورتوں کے لئے فری سلائی اور فیشن ڈیزائننگ کے کورس کو تقریبا دو ماہ سے زائد کا عرصہ ہو چکا۔ اس وقت 22 سے زائد حاجت مند وغریب بچیاں مکمل پردے کے اندر اس فری کورس

Marfat.com

سے مستفید ہورہی ہیں۔ان میں سے تقریباسات بہنوں نے دوماہ کے انتہائی قلیل وقت میں یہ کورس مکمل کیااوراس بڑی عید کے موقع پران کابیان ہے کہ انہوں نے لوگوں کے کپڑے سلائی کرکے گھر کے ضروری اخراجات میں بوڑھے باپ یاسربراہ کاخوب ہاتھ بٹایا،ان کی فیملی باقاعدہ میراشکریہ اداکرنے میرے پاس آئی،جواباًمیں نے کہاکہ میراشکریہ اداکرنے کی بجائے ان افراد کے لئے خوب دعا کیجئے جن کے تعاون سے یہ کورس جاری وساری ہے۔ان کورس کرنے والیوں کی اکثریت کسی کے گھرمیں جاڑوپوچے یاگھرسے باہرجاکرکام کرتی ہے،ان کابیان ہے کہ ہمیں گھرسے باہرجاکرکام کرنے کی صورت میں مردوں کی طرف سے بری نظراورعزت پرہاتھ ڈالنے کے واقعات کاآئے دن سامناکرناپڑتاہے،اس لئے ہم یہ کورس کرنے لگیں ہیں تاکہ گھرکی چاردیواری میں بیٹھ کرعزت سے دووقت کاکھاناکھاسکیں۔اوریہ بالکل حقیقت ہے کہ آج کے دورمیں روزانہ صرف دوسوٹ سلائی کرنے پرایک غریب گھرکاخرچہ سیدھاہوجاتا ہے ۔جوباقاعدہ طورپراس کورس سے مستفیدہونے والی بہنوں کابیان ہے۔ یادرہے کہ یہ کورس مکمل فری ہےاورصرف غریب وبےسہارابہنوں کے لئے ہے۔اس کورس کی کامیابی کی دعاکی گزارش کے ساتھ ساتھ آپ سے گزارش ہے کہ ان مستحقین زکوۃ عورتوں کومانگنے وزکوۃ لینے سے بچانے کے لئے اپنے عطیہ سے ان کوخودکفیل بنانے میں ہماراساتھ دیجئے تاکہ آئندہ یہ صدقات لینے و گھرسے باہرجاکرکام کرنے کی بجائے اپنے گھرکی چاردیواری میں بیٹھ کرعزت سے اپنی ضروریات پوری کرسکیں اوراپنی جوان بیٹیوں کوبھی کسی کے گھرجاڑوپوچہ کی بجائے ان کوہنرسکھاکرپردے میں رکھ سکیں،ایک ماں جانتی ہے کہ جوان بیٹی کاکسی کے گھرجاڑوپوچہ کے لئے جاناکس قدرتکلیف دہ امرہے۔ہم انہی بےسہاراخواتین کے لئے بیوٹیشن کاکورس بھی سٹارٹ کرناچاہتے ہیں مگرہمارے پاس اس قدروسائل نہیں ہیں۔ہمیں ایسے افرادکی تلاش ہے کہ جواپنی توفیق کے مطابق ہمیں اس نیک کام میں ہرمہینے کچھ عطیہ دیں،تاکہ ان بہنوں کے لئے مستقل بنیادوں پرکام کیاجاسکے۔

Marfat.com

اظہار خیال!

مفتی محمد اظہر المدنی مدظلہ العالی کی تالیف بنام ''قرض کے احکام مع جدید مسائل'' جستہ جستہ مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ انتہائی علمی و تحقیقی تحریر ہے اور وقت کا تقاضا بھی ہے۔ اس کتاب میں قرآن وحدیث اور اقوال فقہاء کرام کی روشنی میں قرض اور اس سے متعلقہ احکام بیان کئے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی قرض کے حوالے سے جدید شرعی مسائل کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ قرض دراصل عقد کی ایک ایسی صورت ہے جس میں دائن یعنی قرض دینے والا خالصتا احسان وتبرع کی بنیاد پر ایک ضرورت مند کو اپنی رقم یا کوئی مثلی شے دے رہا ہوتا ہے اور اس سے کسی قسم کی زائد کا مطالبہ نہیں کرتا۔ لہٰذا قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی تعریف کی گئی ہے اور دینے والے سے اجر وثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔ بوقت ضرورت قرض لینا اور اسی طرح ضرورت مندوں کو قرض دینا دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ سے ثابت ہیں۔ لیکن قرآن وحدیث کے بنظر غائر مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دین میں قرض لینے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے اور اس سے حتی الامکان دور رہنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ جبکہ ضرورت مندوں کو قرض دینے کی حوصلہ افزائی اور اس پر دنیا وآخرت میں اجر عظیم کا وعدہ بھی۔ حدیث مبارک کا مفہوم ہے کہ شہید بھی اس وقت تک داخل جنت نہ ہوگا جب تک اس کے ذمہ واجب الاداء قرض ادا نہ کردیا جائے۔

محترم مفتی صاحب نے اس کتاب میں قرض کے لین دین کی مختلف صورتوں کو زیب قرطاس کرکے ان کے جواز وعدم جواز پر بہت خوبصورت انداز میں دلائل وبراہین کی روشنی میں بحث کی ہے جو نا صرف علماء کرام اور مفتیان عظام کے لئے انتہائی سودمند ہے بلکہ ایک عام قاری کے لئے بھی قابل فہم ہے۔ سود عام طور پر قرض ہی پر لیا یا دیا جاتا ہے لہٰذا فاضل مصنف نے قرض پر سودی لین دین کو بھی قدرے تفصیل کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

زیر مطالعہ کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں قرض کی جدید صورتوں جو مختلف ناموں سے معاشرے میں رائج ہیں، پر بھی گفتگو کی گئی ہے اور ان کے بارے شرعی حکم بھی بتایا گیا ہے۔ فقہ اسلامی کے مختلف عنوانات کے تحت الگ الگ قرض کے مسائل کو بیان کرنا بھی اس کتاب کی خصوصیت ہے۔ میری ناقص رائے میں اردو زبان میں قرض کے حوالے سے مارکیٹ میں جتنی کتابیں دستیاب ہیں، ان میں یہ جامع ترین کتاب ہے۔

اخیر میں میں اللہ تعالی کی بارگاہ میں انتہائی عجز وانکساری کے ساتھ دعا گو ہوں کہ رب

Marfat.com

کائنات مفتی محمد اظہر المدنی صاحب کی اس علمی و تحقیقی کاوش کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائے اور اسے ہر خاص و عام میں مقبول فرمائے۔ امین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مدرس جامعہ نعیمیہ، سنیئر شرعی ایڈوائزر ایم سی بی بنک

مفتی سید صابر حسین

اظہار خیال!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر عرصہ دراز سے حضرت علامہ مفتی اظہر مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا قریبی دوست ہے۔ موصوف ایک فقیہ جدید موضوعات پر لکھنے والے عالم ہیں۔ اس کتاب سے پہلے بھی ان کی دو نایاب علمی کتب چھپ چکی ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ''قرض کے احکام مع جدید مسائل'' آپ نے عوام و خواص کے لیے تصنیف فرمائی ہے۔ اس کتاب کے کثیر حصے کو مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ضرورتِ زمانہ کے لحاظ سے یہ کتاب بہت ہی اہم، نہایت ہی انمول اور بے حد مفید ہے اور بحمدہٖ تعالیٰ صحیح و معتمد مسائل کا لاجواب مجموعہ ہے۔ ماشاء اللہ عزوجل حضرت مولانا مفتی ابواطہر مدظلہ العالی نے بہت محنت کے ساتھ قرض کے متعلقہ کثیر مسائل بہت خوبصورت اور آسان انداز میں پیش کیے ہیں۔ قرض کے متعلقہ احکام پر یہ پہلی تفصیلی کتاب ہے جس میں فقہ کے کثیر ابواب میں قرض کی مختلف صورتوں کو ایک علمی انداز میں پیش کیا ہے۔ عام اذہان میں یہی ہے کہ قرض کا تعلق فقط پیسے لینے اور دینے وغیرہ کے ساتھ ہے، لیکن مولانا نے اس کتاب میں ثابت کیا ہے کہ قرض کے متعلق کثیر ایسے مسائل ہیں جن کا تعلق ہمارے روزمرہ کے معاملات کے ساتھ ہے۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب قرض کے متعلقہ احکام کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ موصوف نے قرض کے کئی جدید مسائل پر قلم اٹھایا ہے جو قارئین کو دیگر کتب فتاوی میں نہ ملیں گے۔ ہوسکتا ہے چند جدید مسائل میں دیگر مفتیانِ کرام اختلافِ رائے بھی کریں لیکن کوئی بھی مفتی یہ نہیں کہہ سکتا کہ مولانا نے بغیر کتب فقہ پر نظر کیے کسی جدید مسئلہ میں اپنا مؤقف پیش کیا ہے۔ مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر و عمل و فیض میں برکت دے اور اس کتاب کو فقہ حنفی میں شائع و معمول اور دُنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے۔ آمین۔

ابواحمد مفتی محمد انس رضا قادری

المتخصص فی الفقہ السلامی، الشہادۃ العالمیۃ

ایم اے اسلامیات، ایم اے اردو، ایم اے پنجابی

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
1	پیش لفظ	53
2	موضوع اختیار کرنے کا سبب	79
3	موضوع کی اہمیت	80
4	اظہار تشکر	81
5	کتاب میں مذکور 63 سے زائد مشکل فقہی اصطلاحات کی تسہیل	83
6	**کتاب القرض**	94
7	☆--باب اول: قرض کی تعریف، حکم اور اقسام--☆	94
8	قرض کی تعریف	94
9	قرض حسنہ کسے کہتے ہیں؟	94
10	کسی کے قرض مانگنے کے اعتبار سے شرع کا حکم کیا ہے؟	95
11	مشاع قرض سے کیا مراد ہے اور ایسا قرض لینا و دینا کیسا ہے؟	96
12	قرض اور دین میں فرق	97
13	قرض کی اقسام	98

Marfat.com

14	دین حقیقی اور حکمی سے کیا مراد ہے؟	99
15	☆--باب دوم: قرض کے ارکان وشرائط--☆	99
16	قرض کے ارکان	99
17	نکاح، بیع میں ایجاب وقبول کے لئے کوئی متعین نہیں۔قرض میں کیا ہے	99
18	قرض میں ایجاب وقبول کی تفہیم کے لئے آسان سی مثال	100
19	ہر کوئی قرض دے سکتا ہے یا اس میں بھی کوئی شرط ہے؟	100
20	باپ اپنے بچے کا مال کسی کو قرض دے سکتا ہے؟	101
21	قرض لینے والے میں کسی شرط کا ہونا ضروری ہے یا نہیں؟	101
22	جو چیز قرض میں لینی ودینی ہے اس پر قبضہ کرنا شرط بھی ہے یا نہیں؟	103
23	کوئی ایسی بھی شرط ہے جس کا تعلق خاص نفس قرض ہی سے ہو؟	102
24	جو چیز قرض میں دینی ولینی ہے اس میں ضروری شرط	102
25	☆--مثلی وغیر مثلی کی تعریف وضاحت واحکام --☆	103
26	مثلی سے کیا مراد ہے؟	103
27	غیر مکیلی وموزونی کو قرض میں لینا ودینا کیسا؟	103
28	جس کی مثل نہیں اس کو قرض میں لینا ودینا ناجائز کیوں ہے؟	104
29	غیر مثلی شے قرض میں دے دی، تو کیا حکم ہے؟	105
30	گنتی کی اشیاء میں برابری کا اعتبار کس طرح کیا جائے گا؟	105
31	قیمی شے کا قرض میں دینا کیسا ہے؟	106

Marfat.com

32	مکان یا زمین قرض میں دینا کیسا ہے؟	107
33	☆باب سوم: افلاس، مدت ومہلت دینے کے احکام☆	107
34	مفلس کی تعریف	107
35	دیوالیہ ہونے سے کیا مراد ہے؟	108
36	آخرت کے خوف سے ادائیگی قرض کے واسطے سودی قرض لینا	108
37	گندم قرض دی، بعد میں پتہ چلا مقروض لوٹا نہیں سکتا، کیا کیا جائے؟	109
38	خریدی ہوئی شے کی قیمت ادا کرنے سے قبل مقروض کا دیوالیہ ہوگیا تو وہ شے کس کو ملے گی؟ قرض خواہ کو یا جس سے خریدی تھی؟	109
39	قرض ادائیگی کی مدت سے قبل مقروض کا دیوالیہ ہوگیا تو مدت ختم یا؟	110
40	مفلس کو مہلت دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟	110
41	مفلس سے قرض کا تقاضا کرنا جائز ہے یا نہیں؟	111
42	کچھ قرض لوٹانا اور بقیہ کی مہلت لینا، مہلت دینے کی شرعی حیثیت	112
43	تنگ دست سے قرض مانگنے میں سختی کرنا حرام ہے یا نہیں؟	112
44	مدت کی پاسداری کی شرط پر قائم نہ رہنا جائز یا ناجائز؟	113
45	قرض مؤجل میں مدت قرص خواہ کا حق ہے یا مقروض کا؟	114
46	مدت سے پہلے قرض ادا کرے، قرض خواہ کو لینا لازم ہوگا یا نہیں؟	115
47	پابندی مدت کہیں ضروری، بعض جگہ غیر ضروری لکھا ہے، وضاحت	116
48	قرض کی مقررہ مدت کے ساقط ہونے کی ایک اور صورت	117

Marfat.com

49	قرضخواہ مرگیا۔مدت اس کے ورثاء کی طرف جائے گی یا ختم؟	118
50	☆۔۔باب چوتھا: ٹال مٹول اور قرض واپس نہ کرنا۔۔☆	119
51	ٹال مٹول کرنے کی شرعی حیثیت	119
52	ٹال مٹول کرنے کی وجہ سے مقروض فاسق ہوگا یا نہیں؟	120
53	"مطل الغنی ظلم" جو حدیث میں آیا، یہاں غنی سے کیا مراد ہے؟	121
54	کروڑپتی کا کہنا: دو تین دن بعد رقم آئے گی، ٹال مٹول ہے یا نہیں؟	121
55	جو نہ دے، اس سے چھین کر لینا کیسا ہے؟	122
56	مقروض کی کوئی چیز اپنے قرض کے عوض میں اٹھالانا کیسا ہے؟	122
57	مقروض کے پاس کسی کی امانت کو قرض کے عوض چھین لینا کیسا ہے؟	123
58	زبردستی قرض لینے میں مقروض کی کس طرح کی چیز پر قبضہ کیا جائے؟	123
59	گورنمنٹ مقروض کی جائیداد نیلام کر کے قرض ادا کرے یا نہیں؟	125
60	واپس نہ کرنے کی نیت سے قرض لینا	127
61	قرض واپس نہ کرنے کی نیت سے لینے کی وجہ سے دنیاوی نقصان	128
62	بلاوجہ قرض ادا کئے بغیر مرنے والے کا عذاب	128
63	آخرت میں مقروض کے پاس نیکی نہ ہوئی، پھر کیا ملے گا؟	129
64	قرضخواہ مقروض کو کہتا ہے کہ دنیا میں نہ دو گے تو آخرت میں لوں گا۔	130
65	قرض ادا نہ کیا مر گیا بعدہ ورثاء نے ادا کیا تو اب جان چھوٹ گئی؟	130

Marfat.com

66	**پانچواں باب: مقروض کوپولیس کے حوالہ کرنے کابیان**	131
67	جس مقروض کے پاس کچھ نہیں اسے پولیس کے حوالہ کرنا کیسا؟	131
68	مقروض کوقید کرنے میں قرض کیسا ہونا چاہیے؟	132
69	کس طرح کے مقروض کوقید کر سکتے ہیں؟	133
70	قرض کی وجہ سے کس کس کوقید کر سکتے ہیں اور کسے نہیں کر سکتے؟	134
71	کون سے افراد ہیں جنہیں قرض کی وجہ سے قید نہیں کیا جا سکتا؟	135
72	باپ یا اس کے ضمانتی کو پولیس کے حوالے کرنا کیسا ہے؟	135
73	بچے کوقید کر سکتے ہیں یا نہیں؟	136
74	کافر کو مسلم اور مسلم کو کافر کے قرض کے عوض قید کرنا کیسا ہے؟	137
75	مقروض پر کتنا قرض ہو تو قید کرا سکتے ہیں؟	137
76	باپ اپنے بیٹے کو قرغ کی وجہ سے قید کروا سکتا ہے؟	138
77	رشتے دار مقروض کو پولیس کے حوالے کرا سکتے ہیں؟	138
78	عورت قرض لے، بلاوجہ واپس نہ کرے تو اسے قید کروا سکتے ہیں؟	139
79	کیا مقروض کوقید کرنے میں ایسی شرط بھی ہے جس کا قرض خواہ کی طرف سے ہونا ضروری ہے؟	139
80	قرض خواہ سفر میں مقروض کو ساتھ لے گیا۔تا کہ مقروض کہیں بھاگ نہ جائے، مقروض تابع ہوگا یا نہیں؟ نماز کے حوالے سے	140

Marfat.com

81	دوافراد کا مقروض، ایک کا زیادہ، دوسرے کا کم، جس کا قرض کم ہے اس نے مقروض کو پولیس کے حوالے کرادیا تو کیا زیادہ قرض والے کو اختیار ہے کہ وہ اسے رہا کرادے؟	140
82	پہلے دونوں نے رضامندی سے پولیس حوالے کیا، اب ایک اسے رہا کرنا چاہتا ہے؟ تو کیا اس کے کہنے پر اسے رہا کیا جاسکتا ہے؟	141
83	رہن کی آڑ میں قرض ادا نہ کرنے والے کو پولیس کے حوالہ کرنا	142
84	قید کے بعد اس کا مفلس ہونا ظاہر ہوا تو کیا اسے چھوڑ دیا جائے گا؟	142
85	مقروض نے کچھ کا قرض ادا کیا اور کچھ کا نہیں تو اسے رہا کرنا	143
86	ایک نے قید کرایا پھر رہا کرایا پھر دوسرے اسے قید کرا سکتے ہیں؟	143
87	تنگ دست کو قید نہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟	144
88	محتال علیہ کو قید کروادیا تو کیا وہ اصیل کو قید کرسکتا ہے؟	145
89	رہن یا ضمانتی کی بنیاد پر قرض لیا تو کیا اسے قید کرا سکتے ہیں؟	145
90	مقروض اور اس کے ضمانتی دونوں کو قید کیا جاسکتا ہے؟	146
91	**فصل ثانی: قرض خواہ ومقروض کے ما بین غناوفقر میں اختلاف ہونے کا بیان**	146
92	قرض خواہ: اس کے پاس پیسے ہیں۔ مقروض: میرے پاس پیسے نہیں، تو کس کی بات مانی جائے؟	146
93	عادل شخص کہے اس کے پاس پیسے نہیں تو اسے قید کیا جاسکتا ہے؟	147
94	غناوفقر میں اختلاف ہوا، گواہ کسی کے پاس نہیں تو کس کی مانیں؟	147

Marfat.com

95	**فصل ثالث:قیدی پرپابند یوں کے جواز کا بیان**	148
96	مقروض قیدی جمعہ پڑھنے جاسکتا ہے یانہیں؟	148
97	مقروض قیدی رشتہ داروں سے ملاقات کرسکتا ہے یانہیں؟	148
98	مقروض قیدی کوضروری اخراجات سے روکا جاسکتا ہے یانہیں؟	149
99	**فصل رابع:قرض خواہ ومقروض سے متعلق پولیس والوں کے لئے ضروری معلومات**	149
100	پولیس کوکہا کہ فلاں میرا قرض نہیں دے رہا تو پولیس کیا کرے؟	149
101	قید کیا، معلوم نہ ہوسکا قرض ادا کرسکتا ہے یانہیں تو پولیس کیا کرے؟	151
102	☆**چھٹاباب :قرض معاف کرنا**☆	152
103	قرض معاف کرنے کی فضیلت	152
104	قرض مکمل معاف کریں تو ثواب ہے یا جتنا بھی کریں؟	153
105	شہید کا قرض بھی معاف ہوجاتا ہے یانہیں؟	154
106	میں نے تجھے قرض معاف کیا۔معاف ہوجائے گا یانہیں؟	155
107	میں مرجاؤں تو تجھے قرض معاف ہے۔مرنے پر قرض معاف ہوگا؟	155
108	مقروض کا قرض کی معافی کوقبول کرنا ضروری ہے یانہیں؟	156
109	قرضخواہ ورثاء کوقرض معاف کرے، معاف ہوجائے گا یانہیں؟.	156

Marfat.com

110	مقروض کو مرا گمان کر کے قرض معاف کیا، وہ زندہ نکلا تو؟	157
111	سارے حقوق معاف کئے، میں قرض معاف ہوگا یا نہیں؟	157
112	دنیا میں قرض معاف کیا۔آخرت میں نہیں۔کیا حکم ہے؟	157
113	مقروض قرض معاف کرنے کی درخواست کرسکتا ہے؟	158
114	قرض معاف نہ ہونے کی صورتوں کا بیان	159
115	**☆ساتواں باب :ادائیگی قرض میں اختلاف کے احکام ☆**	159
116	ایک کہتا ہے قرض ادا کردیا، لینے والا منکر ہے۔شرعی حل کیا ہے؟	159
117	مقروض نے ادائیگی قرض پر گواہ نہ بنائے، دوبارہ تقاضا کرنا اور لینا	160
118	مال دینے کی جہت میں اختلاف ہو تو کس کی مانیں؟	161
119	قرض کی مقدار میں اختلاف ہوگیا تو اب کس کی مانیں؟	162
120	**☆آٹھواں باب :نابالغ ویتیم کا قرض دینا☆**	162
121	بچہ اپنا مال کسی کو قرض دے سکتا ہے یا نہیں؟	162
122	باپ کا نابالغ اولاد کی رقم بطور قرض اپنے استعمال میں لانا کیسا ہے؟	163
123	باپ کا وقت ضرورت بچے کا مال استعمال کرنا حرام ہے یا نہیں؟	164
124	باپ استعمال کرلے تو بچہ بالغ ہو کر معاف کرسکتا ہے؟	164
125	بچے نے قرض لیا اور خرچ کر ڈالا اب واپس کون کرے، بچہ یا؟	164
126	**☆--نواں باب :سودی قرض--☆**	165

Marfat.com

127	سودی قرض لینے والے کے بارے کیا حکم ہے؟	163
128	قرض میں سود کی پہچان کیا ہے؟	16
129	قرض دے کر زیادہ نہ لیں بلکہ قرض دینے تک اس سے نفع لیں تو	16
130	فلاحی ادارے کا قرض دینا اور واپس زیادہ چندے کے نام پر لینا	1 1
131	سودی قرض غریبوں کی مدد کی نیت سے دینا جائز ہے یا نہیں؟	1 2
132	قرض کے عوض کوئی شے لینے کی شرط جائز ہے یا نہیں؟	1 2
133	قرض خواہ کو دوکاندار کا سستی چیز دینا اور اس کا لینا جائز ہے یا نہیں؟	173
134	اپنے مقروض کے گھر سے کھانا کھا سکتے ہیں؟	173
135	قرض دار کا قرض خواہ کو رہنے کے لئے مکان دینا کیسا ہے؟	1 4
136	ہنڈی کسے کہتے ہیں۔ مروجہ ہنڈی کے بارے میری تحقیق	174
137	بنک سے سود کے جواز میں روپے کو سونے پر قیاس کرنا	187
138	بنک کو دیا ہوا سود واپس لینے لئے سودی اکاؤنٹ کھلوانا	188
139	سودی قرض حرام سے کیا مراد ہے؟	189
140	قرض کی اصل رقم بھی حرام یا نہیں، سودی قرض سے کاروبار کرنا	189
141	قرض ادا کرتے وقت اپنی طرف سے زائد ادا کرنا سود ہے یا نہیں؟	189
142	سودی قرض لیا، سود دینا نہ چاہیں، قرض خواہ مانگے تو کیا کیا جائے؟	190
143	ضرورت کے وقت سودی قرض لینے کی اجازت ہے یا نہیں؟	190

Marfat.com

144	ضرورت قرض خواہ کے حق میں بھی موثر ہے یا نہیں؟	192
145	مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نصیحت	192
146	اپنا گھر بنانے کے لئے سودی قرض لینا کیسا ہے؟	195
147	ایزی پیسہ اور اس کی فیس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے؟	198
148	☆**دسواں باب :قرض کے متفرق مسائل**☆	199
149	اللہ عزوجل کو قرض دینے سے کیا مراد ہے؟	199
150	اللہ تعالیٰ کو قرض حسن دینے سے کیا مراد ہے؟	200
151	مقروض کا حق مال میں ہے یا مالیت میں؟	201
152	ادا کرنے کی سچی نیت تھی، مر گیا، آخرت میں اس کا معاملہ کیا ہوگا؟	201
153	دوسرے کا مال قرض دینا جائز ہے یا نہیں؟	202
154	اپنے جاننے والے یا رشتہ دار کا مال بلا اجازت قرض دینا	202
155	قرض حسنہ دے کر مانگنے کی ممانعت ہے یا نہیں؟	203
156	قرض ہونے کے لئے قرض وغیرہ کے لفظ ہونا ضروری ہیں یا نہیں؟	203
157	پڑوسی سے آٹا ادھار لیا کہ کل واپس کر دیں گے تو کیا حکم ہے؟	203
158	قرض مانگنے والے کو قرض نہ دینا کیسا ہے؟	204
159	بکری، بھیڑ، گائے، یعنی جانور وغیرہ قرض لینا جائز ہے یا نہیں؟	204
160	سنن البیہقی کی حدیث میں جانور کا قرض لینا لکھا ہے، اس کا جواب	205
161	قرض اتارنے کے لئے قرض لینا کیسا ہے؟	205

Marfat.com

162	گنہ قرض لینا کیسا ہے؟	206
163	گندم قرض دینا و لینا	206
164	کپڑے قرض میں لینا و دینا کیسا ہے؟	206
165	گوشت قرض لینا و دینا کیسا ہے؟ قصائیوں کی ایک صورت، کا بیان	207
166	آٹا کا قرض دینا	207
167	گوندھا ہوا آٹا قرض لینا و دینا کیسا ہے؟	208
168	کاغذ قرض میں لینا و دینا کیسا ہے؟	208
169	روٹی قرض لینا و دینا جائز ہے یا ناجائز؟	209
170	ہوٹل والوں سے متعلق ایک صورت کا بیان	209
171	لکڑ یا اپلے (گوئے) جلانے کے لئے قرض لینا کیسا؟	210
172	سبزیاں، پھول قرض لینا درست ہے یا نہیں؟	210
173	سندھ میں بلاک اور پنجاب میں اینٹوں کو قرض میں لینے کا حکم	211
174	برف قرض میں لینا جائز ہے، یا نہیں؟	211
175	برف گرمیوں میں قرض دی تھی، گرمیوں ہی میں واپسی کی شرط لگانا	211
176	ادائیگی قرض میں قیمت کا اعتبار کریں گے یا نہیں؟	212
177	پنجاب میں گندم قرض دی واپسی کراچی میں لینا جبکہ وہاں مہنگی ہو	213
178	قرض میں مثل لوٹانی ہے، بعینہ وہی واپس لوٹانا جائز ہے یا نہیں؟	214

Marfat.com

179	قرض خواہ کا مثل کی بجائے بعینہ چیز واپس مانگنا کیسا ہے؟	215
180	قرض میں پاکستانی بادام دیئے واپسی میں امریکن کا مطالبہ کرنا	216
181	قرض تین افراد کو دیا، لیکن پکڑایا ایک کو، واپس کون کرنے آئے	217
182	قرض واپسی کے وقت بقایا دیتے ہوئے نوٹ گم ہو جائے تو؟	217
183	دوسرے کا قرض ادا کرنے والا مقروض سے مثل ہی لے، گایا کچھ اور؟	219
184	قرض وصولی میں جو خرچہ آیا وہ کس کے سر پر ہے؟	219
185	شرطِ فاسد سے قرض فاسد ہوتا ہے یا نہیں؟	219
186	ادائیگی قرض کے واسطے ناجائز طریقے سے مال حاصل کرنا	220
187	دستاویز، اسٹام لکھنا واجب ہے یا نہیں؟	221
188	بچہ نے کسی سے قرض لیا اور کھا لیا۔ واپس کس سے لیا جائے؟	221
189	بلا اجازت مقروض اس کا کوئی قرض ادا کر دے، ادا ہو گا یا نہیں؟	221
190	قبلہ کی طرف پاؤں کرنے سے مقروض ہونے کی حقیقت	222
191	مقروض کی دعا کے قبول نہ ہونے کی حقیقت	222
192	قرض لے کر سخاوت کرنی چاہیے یا نہیں؟	222
193	زانی و شرابی کو قرض دینا جبکہ معلوم ہو انہیں کاموں کے لئے لیتا ہے	223
194	زید و بکر نے عمر کو قرض دیا اور اسٹام میں زید کا نام لکھا، واپسی کیسے ہو	223
195	کسی کے کہنے پر پیسے دریا میں پھینک دیئے تو اب واپس کون کرے	223

Marfat.com

196	کافر کا سودی قرض دینا، پھر مسلمان ہونا اب اس سود کا حکم کیا ہے؟	224
197	کسی سے کہا کہ یہ رقم یا یہ مال اٹھالو۔ تو کیا یہ صدقہ ہوگا یا قرض؟	224
198	کسی سے کہا تھا کہ یہ مال استعمال کرلو یا لے لو۔ یہ قرض ہے یا تحفہ؟	225
199	لین دین کا اقرار ہے مگر کس طور پر دیا لیا یہ یاد نہیں تو اب کیا کریں؟	225
200	کسی کو پیسے دیئے کہا حج کرو یا بچوں کی ضرورت پوری کرلو تو یہ کیا ہے	226
201	مدرسے کے بچے کو پیسے دیا اور کہا بکس خرید لو یہ تحفہ ہے یا قرض؟	226
202	زید نے بکر کو کہا: عمرو کو اتنے پیسے دے دو۔ بکر نے دے دیے۔ اب بکر عمرو سے لے گا یا زید سے لے گا؟	227
203	جس کا ٹوٹل مال حرام ہو اگر وہ کوئی خیرات کرنا چاہے تو کیا کرے؟	227
204	زید بھول گیا کہ وہ مقروض ہے اور مر گیا کوئی معافی ہے یا نہیں؟	227
205	زید کا باپ مقروض تھا اور قرض ادا کرنا بھول گیا حتی کہ مر گیا جب کہ زید کو معلوم تھا کہ میرا باپ فلاں کا مقروض ہے تو اب کیا حکم ہے؟	228
206	قرض خواہ کو خبر ملی مقروض مر گیا کہا: میں نے اسے قرض معاف کیا، جبکہ وہ مرا نہیں تھا، تو کیا معاف ہو جائے گا؟	228
207	قرض خواہ مر گیا، اس کے ورثاء معلوم نہیں، تو اب کیا جائے؟	229
208	مقروض کہتا ہے کہ قرض واپس نہیں کرتا جو کرنا ہے کرلو؟	229
209	قرض کسی کا وصولی بدمعاش کر لے تو لینے و دینے کے احکام؟	229
210	بیٹے نے باپ کی کل جائیداد استعمال کر لی اور قرض ادا نہ کیا تو؟	230

Marfat.com

211	زید و بکر جارہے تھے کہ ڈاکو حملہ آور ہوئے بکر نے زید کو قرض واپس کرنا چاہا تو کیا زید اس وقت قرض واپس لینے کا پابند ہے جبکہ،،،،،	230
212	میں نے جو تم سے قرض لینا ہے اسے صدقہ کردو، اس نے کردیا تو؟	231
213	کسی کی ڈیوٹی لگائی میرے مقروض سے پیسے لے کر صدقہ کردو تو؟	231
214	☆**گیارھواں باب: مسلم وکافر کے مابین قرض کے احکام**☆	232
215	کافر شراب بیچ کر مسلمان کو قرض واپس کرے تو مسلمان کا لینا کیسا؟	232
216	کفر میں شراب فروخت کی، پیسے لینے سے پہلے مسلمان ہو گئے تو؟	233
217	کافر کا قرض دبانا کیسا ہے؟	233
218	کافر کا قرض ادا کئے بغیر مریں تو آخرت میں پکڑ ہوگی یا نہیں؟	233
219	کافر کو عمدا قرض واپس نہ کیا تو آخرت میں نیکیاں دینی ہوں گی؟	236
220	کافر مر گیا، اب قرض واپس کسے کریں گے۔ یا معاف ہو جائے گا؟	237
221	☆**بارھواں باب: قرض کے جدید مسائل**☆	237
222	**فصل اول:** قسطوں کے کاروبار میں قرض کے مسائل	237
223	قسطوں میں قرض لینا و دینا جائز ہے یا نہیں؟	237
224	قسط لیٹ ہونے پر سارا قرض (قسطیں) ایک دم لینے کی شرط لگانا	237
225	قسط وصول کرنے والے سے رقم گم ہو جائے تو کیا حکم ہے؟	238
226	قسطوں کے کاروبار میں رائج ناجائز وسودی طریقہ	238

Marfat.com

227	قسط پر سامان لینے والے سے چیک وضمانت لینا کیسا ہے؟	239
228	قسط نہ دینے پر قسطوں کی چیز کو بیچ کر رقم پوری کرنا کیسا ہے؟	241
229	قرض میعادی وغیر میعادی کے بارے جدید تحقیق	246
230	(انشورنس) بیمہ کمپنی میں جمع کئے ہوئے روپے کی شرعی حیثیت	247
231	تکافل، معنی ومفہوم، حکم شرعی کی وضاحت	256
232	**فصل دوم**: بنک اکاؤنٹ اور قرض کی مختلف شکلیں	281
233	بنک میں رکھی رقم کی شرعی حیثیت کیا ہے؟	281
234	بنک میں روپیہ جمع کرنے کی صورتیں	281
235	کیش کریڈٹ:(C.C) کیا ہے؟	283
236	اُورڈرافٹ۔(Overdraft) کیا ہے؟	284
237	آئی، آر، ڈی، پی۔(i.r.d.p) پروگرام کیا ہے؟	284
238	سیومے۔Sume کیا ہے؟	285
239	طالبعلم کا بنک سے خاص پیکج میں قرض لینا	285
240	فی زمانہ یتیم کا مال قرض دینا بہتر یا اکاؤنٹ میں رکھنا	285
241	نوکری اور قرض کے حوالے سے مروجہ مسئلہ	286
242	حج وعمرہ بذریعہ بنک کرنے کی شرعی حیثیت	288
243	بنک وایزی پیسہ وغیرہ کے ذریعے قرض دینا	290

Marfat.com

244	ٹیلی نار، جازوفری منٹس ومیسج کی سروس لینا اکاؤنٹ کھلوا کر	291
245	کریڈٹ کارڈ کیا ہے اوراس کے استعمال کا حکم	296
246	قومی بچت اسکیم، ڈاکخانہ	297
247	p.r.s.p پنجاب رورل (دیہاتی) سپورٹ پروگرام کیا ہے؟	297
248	دوسرے ملک جانے کے لئے اکاؤنٹ میں رقم شو کروانا	297
249	چیک، رسید یا پرچی کا حکم	298
250	قرض اور دوسرے ملک کا ویزہ	298
251	**فصل سوم:** سکیورٹی وایڈاونس	299
252	زرضمانت (security) سکیورٹی کی شرعی حیثیت	299
253	سکیورٹی قرض ہے یا امانت؟	299
254	سکیورٹی لینے والا مالک مکان سکیورٹی کی رقم استعمال کرسکتا ہے؟	300
255	سکیورٹی کی رقم لے کر مکان کرایہ پر دینے کی شرط باطل ہے یا نہیں؟	300
256	نوکری دینے میں ایڈوانس رقم دینے کی شرط لگانا جائز ہے یا نہیں؟	301
257	زرپیشگی (Advance) کیا ہے؟	303
258	**فصل چہارم:** ملکی معاملات اور قرض	303
259	سرکاری قرض: عالمی سطح پر قرض لینا	303
260	ملک کی فلاح وترقی کے لئے دوسرے ملک سے قرض لینا	303

Marfat.com

261	صدر یا وزیر اپنا ذاتی قرض حکومتی خزانہ سے ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟	304
262	ملک پر قرض ہو تو ادا کہاں سے کیا جائے گا؟	304
263	ملکی کرنسی: موجودہ کرنسی یعنی نوٹ قرض دینا و لینا جائز ہے یا نہیں؟	305
264	جو نوٹ قرض لئے تھے، ان کا چلن ختم ہو گیا، کیا حکم ہے؟	305
265	انعامی بانڈز: کیا انعامی بانڈز گورنمنٹ پر ہمارا قرض ہیں؟	306
266	مودودی اور دیوبندی انعامی بانڈز کو قرض کہتے ہیں	306
267	iMF سے پاکستان کا قرض لینا ۔اور iMF کس بلاء کا نام ہے؟	306
268	ٹیکس: ٹیکس ادا کئے بغیر مرا، ٹیکس کون اور کہاں سے ادا کیا جائے؟	314
269	جی پی ایف، ڈی ایس پی اور جی آئی ایس (Gis.pf.Dsp.)	313
270	ایریر کس چیز کا نام ہے، ٹیکس اور اس کا حکم شرعی کیا ہے؟	314
271	**فصل پنجم**: مروجہ کمیٹیاں	314
272	کمیٹی کی شرعی حیثیت: لکی کمیٹی، بولی والی کمیٹی کا حکم	315
273	کمیٹی کی رقم قرض قوی ہے یا متوسط یا ضعیف	317
274	کمیٹی پر زکوۃ کا حکم	317
275	تشخیص زکوۃ کے وقت تاجروں کے واجب الاداء قرض کا مسئلہ	318
276	حج وعمرہ کمیٹی	319
277	**چھٹی فصل**: متفرقات	320

Marfat.com

278	یوفون، جائز اور دیگر کمپنیوں کا LONE (قرض) دینا	320
279	تنظیموں کا قرض دینا: تنظیم کی شے کو قرض میں دے سکتے ہیں؟	321
280	گروی مکان وغیرہ: گروی کے جواز کا مشہور و معروف حیلہ	322
281	اسٹام: فی زمانہ قرض لیتے وقت اسٹام لکھوانے کی شرعی حیثیت	326
282	☆**تیرھواں باب: قرض سے حتی الامکان بچنا**☆	326
283	قرض کے متعلق ایسی سخت روایتیں ہیں، کیا قرض لینا گناہ ہے؟	327
284	قرض کے نقصانات	327
285	قرض سے حتی الامکان بچنے میں حکمتیں	327
286	❁---**کتاب الطھارۃ**---❁	328
287	وضو کرنا ہے، پانی بکتا ہے، رقم پاس نہیں، کیا قرض لینا ضروری ہے؟	328
288	ادھار لینا ضروری ہے؟ قرض لینا ضروری کیوں نہیں؟	328
289	وضو کرنے جائے گا قرض خواہ پکڑ لے گا، تیمّم کی اجازت ہے؟	329
290	❁---**کتاب الصلوۃ**---❁	330
291	قرض خواہ کی پکڑ سے بچنے کے لئے جماعت چھوڑنا	330
292	مقروض کو قید کا خوف ہو تو جمعہ فرض رہے گا یا نہیں؟	330
293	بے نماز بیوی کے مہر کا مقروض ہو کر مرنا بہتر یا اس کے ساتھ رہنا؟	331
294	نماز کا فدیہ اور قرض کا مسئلہ	331

Marfat.com

295	❁---- کتاب الجنائز ----❁	332
296	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقروض کا جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ کیا ہے؟	332
297	وارث کا قرض لے کر میت کی نمازوں کا فدیہ دینا کیسا؟	332
298	وارث پر فدیہ کی ادائیگی کے لئے قرض لینا لازم ہے یا نہیں؟	334
299	مقروض مرا، دفن کیا، کفن چوری ہو گیا تو اب قرض خواہوں کو دیا ہوا مال کفن کی قیمت برابر واپس لے سکتے ہیں؟	334
300	میت پر قرض ہو تو ادائیگی کب تک کر سکتے ہیں؟	335
301	میت کا قرض جلد ادا کرنے کا حکم ہے	335
302	جلدی کرنے کی شرعی حیثیت فرض، واجب، سنت یا مستحب؟	336
303	بہت سارے قرض خواہوں میں تقسیم قرضہ کا طریقہ	336
304	بعض جگہ لکھا ہے مقروض جس کا چاہے پہلے قرض ادا کرے اور بعض جگہ اس کے خلاف لکھا ہوتا ہے، اس کا مطلب و وضاحت	337
305	لوگ مرنے والے کا فوراً قرض ادا کریں یا جو مدت باقی رہے گی؟	338
306	میت نے کسی سے قرض لینا ہے، وہ کون لے؟	339
307	قرض خواہ اور اس کے ورثاء سب مر گئے، قرض کی ادائیگی کیسے ہو؟	340
308	چند افراد کا مقروض مر گیا، ایک کا اس کے مال سے کوئی چیز لے لینا	340
309	ترکہ پانچ لاکھ، قرض دس لاکھ، قرض خواہ کئی، تقسیم کاری کیسے ہو؟	341
310	ورثاء سے ناراض قرضخواہ مر گیا، قرض واپس کسے دیا جائے؟	342

Marfat.com

311	بیرون ملک قرض لیا، وطن آیا، مرگیا، قرضخواہ کا پتہ نہیں، کیا کریں؟	342
312	میت پر قرض ہوتو کیا قرض خواہ کفن کفایت سے منع کرسکتا ہے؟	342
313	مرض الموت میں قرض دینا کیسا ہے؟	343
314	تدفین کے بعد اعلان کرنا کہ میت کا قرض ہم دیں گے، کی حیثیت	343
315	❁---- کتاب الزکوۃ----❁	345
316	قرض کے روپیہ پر زکوۃ واجب ہوتی ہے یا نہیں؟	345
317	جو مال کس کو قرض دیا ہوا ہے اس پر زکوۃ کے تفصیلی احکام	345
318	قرض قوی، متوسط اور قرض ضعیف پر زکوۃ کے احکام	346
319	کئی سالوں کی زکوۃ کی ادائیگی کے حساب کا طریقہ	348
320	قرض مردہ کیا ہوتا ہے اور اس پر زکوۃ کا حکم کیا ہے؟	350
321	نیت زکوۃ کی، لیکن منہ سے قرض کہا، قرض ہوا یا زکوۃ؟	351
322	جس کا پورا مال قرض میں محیط ہو، اس پر زکوۃ کے احکام	351
323	مقروض منکر ہوگیا اور قرض خواہ کے پاس گواہ عادل نہیں تو؟	352
324	مقروض کا انکار کے بعد اقرار کرنا اور اس پر زکوۃ کا حکم	352
325	عدالت میں قرض کی وصولی کا کیس چلے تو فیصلہ آنے تک زکوۃ کا حکم	352
326	جو قرض زکوۃ کو واجب نہیں ہونے دیتا وہ کون سا قرض ہے؟	353
327	بیوی کا مہر وجوب زکوۃ میں مانع ہے یا نہیں؟	353

Marfat.com

328	بیوی کا کئی ماہ کا خرچہ وجوب زکوۃ میں مانع ہوگا؟	354
329	مقروض کی کفالت وجوب زکوۃ میں مانع ہوتی ہے یا نہیں؟	354
330	کروڑ کا مکان مقروض پر زکوۃ واجب ہونے میں مانع ہوگا؟	355
331	قرض خواہ نے مقروض کو قرض معاف کر دیا۔اب مانع ہوگا یا نہیں؟	356
332	وجوب زکوۃ میں مانع ہوگا۔اس سے کیا مراد ہے، مانع کب ہوگا؟	357
333	دوران سال قرض لیا، کیا وہ زکوۃ واجب ہونے میں رکاوٹ بنے گا؟	357
334	وہ کون سا قرض ہے جو زکوۃ واجب ہونے میں رکاوٹ نہیں بنتا؟	358
335	مقروض بھاگ گیا تو اس قرض کی زکوۃ کی ادائیگی کیا ہوگی؟	358
336	قرض کو معاملہ زکوۃ میں کس طرح کے سامان کی طرف پھیریں گے؟	359
337	ساری جائیداد سے قرض زیادہ ہو، اس پر زکوۃ وفطرہ کا حکم کیا ہے؟	359
338	قرض اس نیت سے معاف کرنا کہ زکوۃ ادا ہو جائے گی، کیسا ہے؟	360
339	زکوۃ کی رقم قرض دینا پھر اسے بعد میں زکوۃ کے طور پر دینا	361
340	فلاں سے میرا قرض لے لو اور نیت اپنے سونے کی زکوۃ کی ادائیگی تو	361
341	وکیلِ زکوۃ نے زکوۃ کسی کو قرض دے دی تو؟	362
342	مقروض شخص پر زکوۃ واجب ہے یا نہیں؟	362
343	مقروض نہیں مگر مقروض کا ضامن ہے۔زکوۃ کا حکم کیا ہوگا؟	362
344	جو قرض معاف کیا، اس کی زکوۃ معاف ہوگی یا نہیں؟	362

Marfat.com

345	تجارت کے واسطے جو قرض لیا جائے اس پر بھی زکوۃ بنے گی یا نہیں؟	363
346	اتنا قرض لیا کہ مالک نصاب ہو گیا تو کیا اس پر زکوۃ فرض ہو گی؟	364
347	زکوۃ کے فنڈ سے قرض حسن دینا جائز ہے یا نہیں؟	364
348	قرضخواہ سے کہا: فلاں سے میرے قرض کے عوض میں زکوۃ لے لینا	365
349	اپنی زکوۃ کسی کو کسی کے قرض کے عوض دینا کیسا تا کہ دونوں ادا ہوں؟	365
350	کرایہ دار نے مسجد کے مکان کی مرمت کرائی، ان پیسوں کی ادائیگی کون کرے اور اس پر زکوۃ کا حکم	365
351	مقروض کو زکوۃ دینا افضل ہے یا غیر مقروض فقیر شرعی کو؟	366
352	قرض خواہ زکوۃ لے سکتا ہے یا نہیں؟	366
353	مقروض قرض نہ دے تو اب قرض خواہ زکوۃ لے سکتا ہے؟	367
354	ثبوت قرض کے لئے گواہ نہیں تو کیا اب زکوۃ لے سکتا ہے؟	367
355	کسی کے پاس پانچ لاکھ کا قرض ہے۔ وہ زکوۃ لے سکتا ہے یا نہیں؟	368
356	دن معجّل ہے، مقروض تنگ دست ہے۔ قرض خواہ سخت مجبور تو اب قرض خواہ زکوۃ لے سکتا ہے یا نہیں؟	368
357	میت کا قرض اپنے سر لیا تو زکوۃ میں اس قرض کا بھی حساب ہو گا؟	368
358	☆-- باب العشر --☆	369
359	مقروض پر ادائیگی عشر واجب ہے یا نہیں؟	369
360	❁--- کتاب الصوم ---❁	370

Marfat.com

361	مقروض پہلے قرض ادا کرے یا روزے کا کفارہ ادا کرے؟	370
362	کوئی حل ہے کہ قرض بھی ادا ہو جائے اور کفارہ بھی ادا ہو جائے؟	371
363	❁---- کتاب الحج ----❁	372
364	والدین پر قرض ہو تو بیٹے پر حج فرض ہوتا ہے یا نہیں؟	372
365	حج کرنے کے لئے قرض لینا کیسا ہے؟	372
366	حج فرض تھا، نہ کیا، مال ختم ہو گیا۔ قرض لیکر حج کرنا فرض ہے یا نہیں؟	372
367	حج کے فرض نہ ہونے کے باوجود قرض لے کر حج کرنا کیسا؟	373
368	اگر کسی نے قرض لے کر حج کیا تو اسکا حج ادا ہو گا یا نہیں؟	373
369	قرض لے کر حج کرنے سے متعلق مصنف کی تحقیق	374
370	مقروض پر حج فرض ہو سکتا ہے یا نہیں؟	381
371	قرض کے بھار کو سر پر لئے حج کو جانا کیسا ہے؟	382
372	حج بدل کیلئے بھیجا اخراجات ختم ہونے کی جہ سے اسکا قرض لینا کیسا؟	382
373	سنا ہے قرض ادا کئے بغیر حج قبول نہیں ہوتا، اسکی حقیقت	382
374	جس کو حج بدل کے لئے بھیجا، وہ ان پیسوں سے قرض دے سکتا ہے؟	383
375	❁---- کتاب النکاح ----❁	384
376	رقم نہیں، نکاح فرض ہے، قرض لے کر کرنا فرض ہے یا نہیں؟	384
377	زوجین میں سے ایک دوسرے کا مقروض بن سکتا ہے؟	385

Marfat.com

378	زوجین میں سے ایک مقروض ہوتو شرعا دوسرا بھی ہوگا یا نہیں؟	385
379	☆۔۔باب اول: مہر کا بیان۔۔☆	386
380	مہر قرض ہے یا نہیں؟	386
381	مہر شوہر نہ دے تو مقدمہ کرواسکتے ہیں؟	386
382	باپ بیٹی کا مقروض تھا، جہیز بعوض قرض دینے کا دعوی۔ کیا حکم ہے؟	386
383	شوہر فوت ہوگیا، عورت کو پہلے مہر دیں، یا پہلے وراثت سے حصہ؟	387
384	فلاں پر جو میرا قرض ہے وہ تمہارا مہر ہے تو کیا یہ درست ہے؟	388
385	اس شرط پر نکاح کیا کہ فلاں پر جو تیرا قرض ہے وہ معاف کرو	388
386	مہر خرچ کر دیا، قبل دخول طلاق ہوگی، بیوی پر قرض ہوگا یا نہیں؟	389
387	شوہر کو قرض خواہ نے پکڑ کر قید کر دیا۔ قیدی کے دنوں کا خرچہ بیوی لینے کی حق دار ہے یا نہیں؟	389
388	☆۔۔باب دوم: نفقہ کا بیان۔۔☆	390
389	بیوی نے قرض لے کر گھریلو اخراجات کئے، کیا وہ شوہر دے گا؟	390
390	اگر بیوی نے بچے کی پرورش کے لئے قرض لیا تو کیا حکم ہے؟	390
391	کوٹ نے کہا شوہر کے آنے تک قرض لے کر گھر چلاو تو کیا حکم ہے	391
392	بیوی اپنا مال بچے پر خرچ کرے، وہ شوہر سے لے سکتی ہے یا نہیں؟	391
393	بیوی قرض لیتی شوہر ادا کر دیتا، اب کی بار ادا نہیں کر رہا، حکم شرعی	392

Marfat.com

394	بیوی قرض لیتی رہی، شوہر مر گیا، اب اسے کیسے ادا کیا جائے؟	393
395	مقروض شوہر بیوی کے خرچے میں کمی کر سکتا ہے یا نہیں؟	393
396	قرض کی وجہ سے قید اپنے شوہر سے نفقہ پانے کی حقدار ہے یا نہیں؟	394
397	❁---- کتاب الطلاق ----❁	395
398	اگر کل تک میں قرض وصول نہ کروں تو میری بیوی کو طلاق؟	395
399	❁---- کتاب الیمین ----❁	396
400	قسم کھائی: فلاں کو قرض نہ دوں گا، نوبت دینے کی آئی، کیا کرے؟	396
401	مقروض نے قسم دی کہ قرض ادا کئے بغیر شہر سے نہیں جائے گا، بعد میں قرض خواہ نے قرض معاف کر دیا پھر وہ چلا گیا تو؟	396
402	مقروض مالی کفارے کی بجائے روزہ رکھ کر کفارہ ادا کر سکتا ہے؟	396
403	مقروض نے جب قسم توڑی اس وقت مالی کفارہ نہیں دے سکتا تھا لیکن بعد میں قابل ہو گیا تو کس وقت کا اعتبار ہے؟	397
404	کسی سے لاکھ روپے لینے جو ابھی نہیں ملیں گے، اور ابھی مالی کفارہ کی استطاعت نہیں، تو کیا ابھی روزے رکھ کر کفارہ دیا جا سکتا ہے؟	398
405	قسم کھائی فلاں سے قرض وصول کروں گا مگر کیا وکیل نے تو؟	398
406	قرض وصولی کی قسم کھائی بعد میں معاف کر دیا تو؟	399
407	مقروض سے قرض واپس نہ لینے کی قسم کھائی بعد میں حوالہ کر دیا تو؟	400
408	قسم کھائی مقروض کو پاس رکھنے کی حتی کہ قرض دے، وہ بھاگ گیا تو؟	401

Marfat.com

409	مذکورہ صورت میں مقروض کو پاس رکھنے سے کیا مراد ہے؟	401
410	قرض خواہ ضروری کام میں مصروف ہوا، مقروض بھاگ گیا قسم ٹوٹی؟	402
411	مقروض کو بھاگتے ہوئے دیکھا تو اب قرض خواہ کیا کرے؟	402
412	قسم کھائی مقروض کو پاس رکھوں گا اس نے کوئی چیز رہن رکھ دی یا ضمانتی دے دیا تو اب اس کو چھوڑ سکتا ہے؟	403
413	مقروض کے گھر قرض لینے گئے اس نے کہا فلاں دن لے جانا، قسم کھائی جب تک نہیں دو گے ادھر ہی کھڑا رہوں گا؟	403
414	مقروض نے قسم کھائی آج قرض لازمی دوں گا مگر اسے کہیں جانا پڑ گیا جس کی وجہ سے ادائیگی میں تاخیر، اب قسم کیسے بچے؟	404
415	قسم کھائی فلاں دن قرض ادا کروں گا، نہ کر سکا مگر اس کے دوست نے بن بتائے ادا کر دیا تو قسم ٹوٹی یا نہیں؟	404
416	مقروض نے قسم کھائی خود قرض ادا کروں گا، کسی کے ذریعے نہ کروں گا اب کسی کے ذریعے کیا تو؟	404
417	قسم کھائی قرض واپس نہیں کرنا، کسی کے ذریعے کر دیا تو قسم ٹوٹی؟	405
418	اللہ کی قسم آج قرض لئے بغیر نہ جاوں گا مگر قرض برابر چیز لے لی تو؟	406
419	قسم کھائی قرض لئے بغیر نہ جاؤں گا، مقروض نے قرض کے بدلے کسی کا موبائل دے دیا، قرض ادا ہوا یا نہیں اور قسم کا کیا بنا؟	406
420	قسم کھائی قرض لئے بغیر نہ جاؤں گا، مقروض نے قرض کے عوض کچھ بیچ دیا اور اس میں تین دن کا خیار رکھا تو؟	407

Marfat.com

421	مقروض عورت سے کہا آج قرض لئے بغیر نہ جاؤں گا، عورت نے کہا قرض کے عوض مجھ سے نکاح کرلوتو کیا حکم ہے؟	407
422	مقروض نے قسم کھائی کہ تمہارے قرض میں سے ایک روپیہ بھی نہیں رکھوں گا۔اب قرض فوراادا کرناواجب ہے یانہیں؟	408
423	قسم قرض ادائیگی میں تاخیر نہیں ہوگی، مگر ہوگئی تواب کیا ہوگا؟	408
424	قسم تھی مہینے کے شروع میں قرض ادا کروں گا، نہ کرسکا تو؟	408
425	قسم یہ تھی مہینہ شروع ہوتے ہی قرض واپس کروں گا نہ کرسکا تو؟	408
426	ظہر، عصر کے وقت قرض ادائیگی کی قسم تھی تو وقت کون سامراد؟	409
427	کہا ظہر کی نماز پڑھ کر قرض واپس کردوں گا۔تواس کی مراد کیا ہے؟	409
428	جس وقت قرض واپسی کی قسم کھائی، اس سے پہلے مرگیا تو؟	410
429	قسم کھائی قرض ادا کئے بغیر شہر سے باہر نہ جاؤں گا، گھر نہ جاؤں گا۔تو کیا تھوڑا بہت قرض دئے بغیر شہر سے باہر یا گھر جاسکتا ہے؟	411
430	قسم کھائی اس کا قرض ادانہیں کروں گا، بعد میں آدھاواپس کردیا تو؟	411
431	کہا جمعرات تک آپ کوقرض واپس کروں گا اس پر قسم کھائی، اب جمعرات سے پہلے کرے یا جمعرات کادن بھی شامل ہے؟	412
432	پانچ دن کے اندر قرض واپس کرنے کی قسم کھائی، کب تک واپس کرے توقسم نہ ٹوٹے گی؟	412
433.	﴿---- کتاب السیر ----﴾	413
434	مرتد سے قرض لینا اوراسے دینا کیسا ہے؟	413

Marfat.com

435	مقروض مرتد ہو جائے تو احکام شرع	413
436	حالت کفر کے قرضے ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟	414
437	کافر امان لے کر دارالاسلام آیا، اور یہاں آ کر کسی کو قرض دیا، وصولی سے پہلے پھر دارالحرب چلا گیا، اس قرض کا حکم کیا ہوگا؟	415
438	اور اگر کافر مقروض ہو اور قرض رہن رکھ کر لیا ہو، پھر واپس چلا جائے اپنے وطن کو، تو کیا حکم ہوگا؟	416
439	❁--- کتاب الجهاد ---❁	417
440	جس پر لوگوں کے قرض ہوں، وہ جہاد پر جا سکتا ہے یا نہیں؟	417
441	فوجی مقروض ہے اور ملک حالت جنگ میں تو فوجی کیا کرے؟	417
442	مقروض جہاد کو جانا چاہے تو اسلامی احکامات کیا ہیں؟	417
443	مقروض کفیل کی اجازت کے بغیر جہاد کو جا سکتا ہے؟	418
444	❁--- کتاب اللقطه ---❁	419
445	لقطے کا مالک نہ ملے تو کیا اسے قرض میں دے سکتے ہیں؟	419
446	لقطہ کا مالک نہیں مل رہا تو قرض میں دینے کا کسے اختیار ہے؟	419
447	لقطہ کو قرض دینے میں کیا حکمت ہے؟	420
448	❁--- کتاب المفقود ---❁	421
449	مفقود کی تعریف	421
450	قرضخواہ کا کچھ پتہ نہیں کہاں چلا گیا، قرض کیسے ادا ہو؟	421

Marfat.com

451	کسی نے دعوی کیا کہ مفقود میرا مقروض ہے، اس کی شرعی حیثیت	422
452	گمشدہ کے اہل خانہ کو قرض واپس کیا، بعد میں وہ خود آ کر مانگے تو؟	422
453	بیوی بوقت ضرورت شوہر کا دیا ہوا قرض وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟	423
454	❁--- کتاب الشرکۃ ---❁	424
455	☆--باب اول: شرکت ملک کا بیان--☆	424
456	شرکت ملک کی تعریف	424
457	شرکت ملک میں شریک کی اجازت کے بغیر قرض دے سکتے ہیں؟	424
458	☆--باب دوم: شرکت مفاوضہ کا بیان--☆	425
459	کاروبار میں بلا اجازت شریک قرض دینا جائز ہے یا نہیں؟	425
460	شرکت مفاوضہ کسے کہتے ہیں؟	425
461	شرکت ختم ہونے کے بعد قرض خواہ کس سے قرض وصول کرے گا؟	426
462	شریک کی اجازت کے بغیر کاروبار کے لئے قرض لینا کیسا؟	426
463	دونوں نے قرض لیا تھا، ایک نے معاف کروالیا، دوسرے کا حکم	427
464	شریک کی اجازت کے بغیر مقروض کی مہلت میں اضافہ کرنا کیسا؟	427
465	معاملہ قرض میں ایک شریک کا کرنا دوسرے کے حق میں بھی ہوگا؟	428
466	شرکت مفاوضہ ایک فوت ہو گیا قرض کی ادائیگی کی صورت کیا ہوگی؟	429
467	قرض خواہ مہلت نہ دے مال شرکت کو رہن رکھوانا کیسا؟	429

Marfat.com

468	شرکت مفاوضہ میں ذاتی قرض ،شرکت کے قرض کے عوض شرکت مفاوضہ کے مال کو رہن میں رکھ سکتا ہے یا نہیں؟	429
469	شرکت مفاوضہ کا مال اپنے ذاتی قرض کے عوض رہن رکھنا کیسا؟	429
470	شرکت مفاوضہ میں قرض چڑھ گیا،ایک نے اپنا ذاتی سامان رہن رکھ دیا، جو ضائع ہو گیا۔کیا یہ رہن اس کا تبرع سمجھا جائے گا یا نہیں؟	430
471	پارٹنرشپ ختم کی،ان پر قرض ہو قرضخواہ کس سے وصول کریں؟	431
472	☆--باب سوم: شرکت عنان کا بیان--☆	431
473	شرکت عنان کی تعریف	431
474	شرکت عنان میں دوسرے کی رضا کے بغیر قرض دینا	432
475	مذکورہ قسم کی شرکت میں کاروبار کے لئے قرض لینا جائز ہے یا نہیں؟	432
476	ایک ادھار مال لایا، دوسرا انکاری ہے، ادھار رقم کون ادا کرے؟	433
477	شرکت عنان میں ذاتی قرض کے عوض مال کو رہن رکھنا کیسا ہے؟	433
478	دونوں پر کاروباری قرض تھا، مال شرکت عنان کو رہن کیسا ہے؟	434
479	شرکت عنان میں ادھار مال سیل کر کے کوئی چیز بطور گروی رکھ لینا؟	434
480	ایک کہتا ہے کہ ہم نے اتنا ادھار مال خریدا دوسرا انکار کر دے تو؟	435
481	دونوں کا ادھار مال بیچنے کی مدت میں اختلاف ہو جائے تو؟	436
482	شرکت عنان میں ادھار مال سیل کر کے اس کی رقم معاف کرنا کیسا؟	436

Marfat.com

483	پارٹنرشپ ختم کی، ایک کا کہنا کہ آدھا مال مجھے دے دو اور مارکیٹ میں جو پیسے دینے ہیں وہ تم دو، بعد میں کرلیں گے تو کیسا ہے؟	
484	☆--باب چہارم: شرکت کے متفرق مسائل--☆	
485	ہزار کا نوٹ دیتے ہوئے کہنا آدھے قرض، آدھے شرکت کے لئے	
486	کسی کا قرض اتارنا اور بعد میں مطالبہ کرنے کی تین صورتیں	
487	کسی نے کاروبار کے لئے قرض مانگا، دیا اور کہا: اپنا شریک سمجھنا؟	
488	دین (قرض) مشترک سے کیا مراد ہے؟	
489	دین مشترک کا حکم	438
490	دوستوں نے کہا: قرض لے کر کاروبار کو بڑھاؤ، مقروض کون ہوگا؟	440
491	دو افراد نے مل کر کسی کا قرض اتارا، ایک کے ہاتھ مقروض کی کوئی چیز لگی تو کیا اس میں دوسرا بھی حصہ دار ہوگا؟	441
492	مذکور میں کسی نے اس سے اپنے قرض کے عوض کچھ خرید لیا تو؟	
493	دونوں کا مقروض کی کوئی چیز بیچ کر پیسے بانٹ لینا کیسا ہے؟	
494	مقروض سے قرض کے عوض موبائل یا کچھ اور لے لینا کیسا ہے؟	
495	دو افراد کا مقروض، مدت متعین تھی، مدت سے قبل آدھا قرض دے دیا تو یہ کون لے یا دونوں اس میں حصہ دار ہوں گے؟	
496	عورت دو کی مقروض تھی، ایک نے قرض کے عوض نکاح شرعی کرلیا تو اب دوسرا کیا کرے، وہ کس سے قرض وصول کرے گا؟	
497	مال مشترک سے قرض ادا کرنے کے باوجود دوسرے کا حصہ نہ ہونا	

Marfat.com

498	ہزار روپے قرض دو، فلاں چیز خرید کر بیچوں گا، نفع آدھا آدھا، کیسا؟	
499	دوسرے کو پیسے دیئے آدھے قرض اور آدھے شرکت کے لئے، اس نے مال خریدا ابھی فروخت ہی نہیں ہوا کہ اس نے واپسی کا تقاضا کر دیا؟	
500	مقروض سے قرض کے عوض شرکت کرنا کیسا ہے؟	
501	**کتاب الوقف**	
502	متولی وقف کی ضرورت کے پیش نظر قرض لے سکتا ہے یا نہیں؟	
503	ایک وقف کا مال دوسرے وقف میں بطور قرض صرف کرنا	
504	ایک مسجد کا چندہ دوسری مسجد میں قرض کے طور پر خرچ کرنا	
506	ضرورت مند مسلمان کو مسجد و مدرسہ کے مال سے قرض دینا کیسا؟	
507	امام مسجد و موذن کو مسجد کے مال سے قرض دینا جائز ہے یا نہیں؟	450
508	انتظامیہ کا چندہ کو قرض دینا جائز ہے یا نہیں؟	450
509	مسجد کا چندہ کسی کو قرض دیا، وہ واپس نہیں کرتا تو؟	450
510	مسجد و مدرسہ کی انتظامیہ کا چندہ کو بطور قرض خود استعمال کرنا	450
511	مدرسہ کے مال سے مسجد کا قرضہ ادا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟	
512	مقروض کا اپنی جائیداد وقف کرنا شرعاً کیسا ہے؟	
513	جائیداد وقف کی، قرض واپس کئے بغیر مر گیا، کیا حکم ہے؟	
514	جائیداد اسی نیت سے وقف کرنا کہ قرض نہ دینا پڑے کیسا ہے؟	
515	مقروض کا مرض الموت میں ساری جائیداد وقف کرنا	

Marfat.com

516	تندرست مقروض کا ساری جائیداد وقف کرنا کیسا ہے؟	454
517	کوئی صورت ہے کہ مسجد کے مال کو بطور قرض دے سکیں؟	454
518	اس شرط پر وقف کرنا کہ پہلے میرا قرض ادا ہو پھر فقراء کو، کیسا ہے؟	459
519	وقف زمین کو کاشت کرنے کے لئے قرض لینا	460
520	وقف زمین کو کاشت کرنے کے لئے قرض کون لے گا؟	460
521	صدر یا انتظامیہ چندہ یا وقف مال کو اپنے لئے قرض لے سکتا ہے؟	462
522	کرایہ دار نے وقف کی ضروری مرمت کروائی وہ رقم کون دے گا؟	462
523	مسجد، مدرسہ کی آمدن زیادہ ہونے پر لوگوں کو دینا اور مسجد و مدرسہ کو ضرورت کے وقت واپس لینا کیسا ہے؟	463
524	❁--- کتاب البیوع ---❁	464
525	جس نے قرض لیا۔ کیا وہ قرض خواہ کو وہی شے بیچ سکتا ہے؟	464
526	قرض کا ادل بدل معاف ہو کر ساقط ہونے کا مسئلہ	464
527	ایک نے زیادہ دوسرے نے کم لینا ہو ادل بدل کی صورت کیا ہوگی؟	464
528	ادلہ بدلہ میں رضامندی ضروری ہے یا نہیں؟	464
529	زید نے بکر سے دس روپے اور بکر نے اس سے دس ڈالر لینے ہو تو؟	465
530	کسان کو قرض گندم بیچنے کے وعدہ پر ادھار دینا جائز ہے یا نہیں؟	466
531	فصل بکنے سے قبل کسان کا آڑھتی سے پیسے لے کر جانا	467
532	گندم یا چاول پرانے دینا اور نئے وعمدہ واپس لینا کیسا ہے؟	469

Marfat.com

533	بیع عینہ کیا ہوتی ہے؟	470
534	پانچ ہزار قرض دیا شرط لگائی کہ دو ہزار نقد اور بقیہ کی گندم دینا	471
535	قرض خواہوں سے قرض خریدنے کی شرعی حیثیت	472
536	قرض خواہوں سے قرض خریدنے کا طریقہ	472
537	بائع کے پاس بیچی ہوئی چیز کو قرض خواہ لے سکتے ہیں؟	473
538	قرض کے عوض مقروض کی دوکان سے سودا لینا اور قرض میں کٹوا دینا	473
539	دودھ کے کاروبار کرنے والوں کا پہلے کچھ ایڈوانس لینا کیسا ہے؟	474
540	قرض کے عوض فلاں شے مارکیٹ سے خرید کر لے آؤ	476
541	❁---- کتاب الکفالت ----❁	477
542	کفالت کا مطلب کا کیا ہے؟	477
543	قرض خواہ اور مقروض کے درمیاں ضمانتی بنانا	477
544	جس کو قرض کا ضمانتی بنانا ہو وہ کیسے اوصاف کا حامل ہو؟	478
545	ضمانتی بنانے کا فائدہ	479
546	قرض کے معاملے میں کفیل بنانے کا طریقہ کیا ہے؟	480
547	کفالت کا حکم	480
548	کفالت یعنی ضمانتی کی شرط پر قرض دینا کیسا	481
549	جس چیز کی ضمانت دینی ہو اس کی شرط کا بیان	481

Marfat.com

550	کس طرح کے قرض کا کفیل بنا اور بنایا جا سکتا ہے؟	482
551	دین صحیح وقائم سے کیا مراد ہے	482
552	کفالت کی اقسام کی تفصیل	482
553	ضمانت صرف قرض کی ہوتی ہے یا مقروض کی بھی ہوتی ہے؟	483
554	کفالت کے وقت مقروض موجود نہیں، اس کا اتا پتہ بھی معلوم نہیں تو	484
555	ضمانت کے لئے ضروری الفاظ کا بیان	484
556	میری گارنٹی پر اسے قرض دو، تو کیا اب قرض خواہ اس سے لے گا؟	485
557	قرض واپسی کی ذمہ داری لینے والے سے قرض کا مطالبہ کرنا کیسا؟	485
558	فلاں کا قرض میں دوں گا۔ دینا واجب ہوا یا نہیں؟	485
559	ضمانتی کی طرف سے التزام والے الفاظ ہونا ضروری ہے	485
560	قرض خواہ کا کہنا کہ قرض آپ ہی سے لوں گا، مقروض سے نہیں تو؟	486
561	قرض نہ دے تو دلوانا میری ذمہ داری ہے، اب مقروض نہ دے تو؟	487
562	مریض کا کفیل بننا: مرض الموت میں کفیل بننا کیسا ہے؟	487
563	مقروض مریض کی کفالت کا حکم کیا ہے؟	488
564	ضمانت میں مدت وخیار کا بیان، ضمانت میں مدت رکھی جا سکتی ہے؟	489
565	ضمانتی کے مقروض پر اختیارات کا بیان	490
566	ضمانتی کو قرض خواہ سفر سے روک سکتا ہے یا نہیں؟	490
567	قرض خواہ کا ضمانتی کو قرض ہبہ کرنا	490

Marfat.com

568	قرض خواہ نے ضمانتی کو ہبہ کیا اب ضمانتی کا مقروض سے لینا	490
569	اپنی ضمانت کو ختم کرنا اور کہنا کہ تم جانو اور اصل مقروض، کیسا ہے؟	491
570	ضمانتی کو قرض کی مقدار کا معلوم ہونا ضروری ہے یا نہیں؟	491
571	مقروض اور قرض دونوں کی ضمانت لینا کیسا ہے؟	492
572	قرض میں ملازمہ کیا ہے؟ اور ملازمہ کے مسائل	492
573	ہر وقت ضمانتی کے ساتھ رہنا حتی کہ قرض واپس کرے کیسا ہے؟	492
574	مقروض عورت کا ملازمہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟	494
575	❁ــــ کتاب الحوالة ــــ❁	495
576	حوالہ کسے کہتے ہیں	495
577	اصطلاحی تعریف، وحکم	495
578	حوالہ وکفالہ میں فرق	496
579	حوالہ کا طریقہ	496
580	کوئی خود محتالہ علیہ بن سکتا ہے؟ اصل مقروض کا راضی ہونے کا حکم	497
581	آج کے بعد میرے بیٹے سے قرض نہ مانگنا، میں دوں گا تو حکم	498
582	فون پر کہا کہ فلاں سے پیسے لے لو تو یہ حوالہ ہو گا یا نہیں اور اس کا حکم	498
583	حوالہ میں اصل مقروض سے مطالبہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟	499
584	حوالہ میں محتال علیہ محیل کا مقروض ہو، یہ ضروری ہے یا نہیں؟	500

Marfat.com

585	محتال علیہ آگے حوالہ کرسکتا ہے یعنی آگے کسی کو محتال علیہ بنا سکتا ہے؟	500
586	محتال علیہ حوالہ سے انکار کردے تو کیا حکم ہے؟	502
587	محتال علیہ کے پاس مال نہیں یا مرگیا تو اب قرض کس سے لیا جائے؟	502
588	بکر زید کا زید عمر کا مقروض، بکر کا زید کی بجائے عمر کو حیمنٹ دینا کیسا	502
589	بعد از حوالہ بکر نے زید کو قرض معاف کردیا تو کیا معاف ہوجائے گا	503
590	محیل خود قرض ادا کرسکتا ہے؟	503
591	محتال لہ محتال علیہ کا اور محتال علیہ محیل کا ملازمہ کرسکتا ہے؟	504
592	محتال لہ اگر محتال علیہ کو قید کرادے تو محتال علیہ محیل کو قید کرسکتا ہے؟	504
593	محتال علیہ قرض دینے سے پہلے محیل سے قرض لے سکتا ہے یا نہیں؟	505
594	محتال علیہ کن صورتوں میں محیل سے قرض لے سکتا ہے؟	505
595	محتال علیہ کن صورتوں میں محیل یعنی مقروض سے قرض نہیں لے سکتا؟	505
596	❁ــــ کتاب القضاء ــــ❁	506
597	عدالت قسطوں میں قرض واپسی کا فیصلہ کرسکتی ہے۔اس کا حکم	506
598	یتیم اور نابالغ کے مال کو قرض میں دینے سے متعلق چند ایک مسائل	507
599	❁ــــ کتاب الشهادة ــــ❁	510
600	مریض نے بکر پر قرض بتایا اور مرگیا، بکر منکر ہے، اب کیا کیا جائے؟	510
601	مقروض کہتا ہے کہ قرض ادا کردیا، اور گواہ بھی ہیں، قرضخواہ منکر، تو؟	510

Marfat.com

602	شوہر لاپتہ ہوگیا، لوگوں کے پاس اس کی امانتیں اور قرض ہے، بیوی وہ امانت وقرض وصول کرسکتی ہے یا نہیں؟	510
603	❁--- کتاب الوکالة ---❁	511
604	قرض دینے ولینے کا کسی کو وکیل بنانا جائز ہے یا نہیں؟	511
605	قرض لینے ودینے کا وکیل بنانے سے کیا مراد ہے؟	511
606	زید کی عدم موجودگی میں اس کے ملازم کا قرض وصول کرنا	512
607	کیا قرض لینے کا کسی کو قاصد بنانا بھی جائز نہیں؟	512
608	وکیل کا ادھار بیچنا کیسا ہے؟	513
609	جو مقروض نہیں اس کے علاوہ کسی اور کو قرض کا مالک بنا سکتے ہیں؟	514
610	وکیل سے قرض کی رقم چوری یا گم ہوجائے تو حکم شرعی کی نوعیت	514
611	وصولی قرض کے اختیار کا حامل قرض معاف کرسکتا ہے؟	515
612	وکیل مقروض سے قرض لے کر آرہا تھا، چھن گیا قرض ادا ہوا یا نہیں؟	515
613	بواسطہ وکیل قرض دیا، مقروض نہ دے، وکیل سے مطالبہ ہوسکتا ہے؟	515
614	❁--- کتاب المضاربة ---❁	517
615	مضاربت کسے کہتے ہیں؟	517
616	مضاربت میں مضارب قرض دے سکتا ہے یا نہیں؟	517
617	مضارب کس صورت میں قرض لے سکتا ہے؟	517
618	تمام نفع مضارب کے لئے ہونے کی شرط لگانا	518

Marfat.com

619	مسئلہ کا پتہ نہ ہونیکی وجہ سے مضارب نے قرض لے لیا تو؟	519
620	رب المال مرجائے، سب سے مقدم کون سا قرض خواہ ہے؟	520
621	❁--- کتاب الودیعت ---❁	523
622	امانت بصورت قرض ہو اور گم ہو جائے تو کیا حکم شرعی ہے؟	523
623	پچاس روپیہ قرض مانگا، دس زیادہ آئے، اور گم ہو گئے تو کیا کریں؟	523
624	امانت کو استعمال کرنے کی اجازت دینا	524
625	امانت قرض میں تبدیل ہو جائے تو مالک کو فائدہ کیسے ہوتا ہے؟	525
626	امانت واپسی کی نیت سے استعمال کر لینا کیسا؟	525
627	مجبوراً امانت کی چیز کو قرض میں دے دینا جائز ہے یا نہیں؟	525
628	کسی کی چیز کو بلا مجبوری کے دوسرے کو دینا	525
629	دینے و لینے کی جہت میں اختلاف ہو گیا، کس کی مانیں گے؟	526
630	امین مر گیا، امانت نہیں مل رہی، یہ اس پر قرض ہو گا یا نہیں؟	527
631	❁--- کتاب العاریت ---❁	529
632	عاریۃ سے کیا مراد ہے؟	529
633	عاریت سے نفع ہلاک کر کے اٹھایا تو اب قرض تصور ہو گا یا نہیں؟	529
634	قرض اور عاریت کے حکم میں فرق ہے یا نہیں؟	530
635	جس کا قرض لینا جائز ہے اسے عاریتاً لینا جائز ہے یا نہیں؟	531

Marfat.com

636	ہمسائیوں کا ایک دوسرے کو کھانے پینے کی اشیاء دینا	532
637	کپڑے استعمال کے لئے لینا، قرض ہے یا نہیں؟	532
638	منفعت کو قرض میں لینا و دینا جائز ہے یا نہیں؟	532
639	قرض لینے کی خاطر عاریت پر لی ہوئی چیز کو رہن رکھ سکتے ہیں؟	533
640	**کتاب الدعوی**	534
641	میت پر قرض کا دعوی کرنے کی ایک صورت کا جواب	534
642	زید کا بکر کو مقروض ثابت کرنا مگر گواہی میں اختلاف ہو جانا	534
643	**کتاب الاقرار**	535
644	اقرار قرض سے قرض لازم ہوگا یا نہیں؟	535
645	کرنسی میں اختلاف ہوا ایک کہتا ہے روپیہ تھا دوسرا کہے ڈالر تھا تو؟	536
646	مرض الموت میں قرض کا اقرار درست ہے یا نہیں؟	537
647	اسٹام میں قرض اور گواہ کہیں مضاربت کی رقم تھی تو کس کی مانیں؟	538
648	**کتاب الھبة**	543
649	حالت قرض میں جائیداد کا ہبہ (تحفہ) کرنا کیسا ہے؟	543
650	مقروض پر جائیداد کو ہبہ کرنے کی پابندی لگانا کیسا؟	543
651	قرض کا ہبہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟	543
652	غیر مقروض کو قرض کا مالک بنانے کی شرعی حیثیت	544

Marfat.com

653	غیر مقروض کو قرض کا مالک بنانے کے تین شرعی طریقے	544
654	مقروض کو قرض تحفہ کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟	545
655	مقروض کو موہوب قرض قبول کرنے کا اختیار ہے یا نہیں؟	545
656	مقروض کا قرض خواہ کو تحفے دینا کیسا ہے؟	546
657	معلوم نہیں کہ ہبہ قرض کی وجہ سے ہے یا سخاوت کی بنا پر تو کیا کریں؟	546
658	بھائی کی بیٹی کی شادی پر اسے کوئی چیز سامان جہیز کی دینا	548
659	**کتاب الاجارۃ**	549
660	قرض وصول کرنے میں جو خرچہ ہو وہ مقروض سے لینا کیسا ہے؟	549
661	قرض کی وصولی کے لئے کمیشن پر ملازم رکھنے کا حکم؟	550
662	ملازم نے کمپنی سے قرض لیا اور کہا: میری تنخواہ سے کاٹ لینا	550
663	دس سال کا کرایہ پیشگی لیا اور مر گیا، قرض خواہ و کرایہ دار دونوں ہیں۔ تو اب کیا کریں، کرایہ دار اور دیگر قرضخواہوں کا کیا بنے گا؟	551
664	اپنے مقروض کے مکان کو کرایہ کے عوض میں استعمال کرنا کیسا ہے؟	551
665	مالک مکان مقروض اور رینٹ کے مکان کے سوا کچھ نہیں تو؟	552
666	کرایہ دار کا تقاضا مقدم ہے یا قرضخواہوں کا تقاضا مقدم ہے؟	552
667	میں نے اتنے پیسے لینے ہیں، تو لے دے تو تجھے اتنے دوں گا؟	553
668	**کتاب الاکراہ**	554
669	گن پوائنٹ پر قرض معافی نامہ لکھوایا گیا، معاف ہوا یا نہیں؟	554

Marfat.com

670	شوہر کا زبردستی مہر معاف کروانا کیسا ہے؟	554
671	❁---- کتاب الحجر ----❁	554
672	حجر سے کیا مراد ہے؟	554
673	مقروض پر ہبہ، صدقہ، خرید وفروخت کرنے پر پابندی لگا سکتے ہیں؟	555
674	❁---- کتاب الغصب ----❁	555
675	مال غیر سے اپنے لئے خرید وفروخت کرنا کیسا ہے؟	555
676	مقروض سے بمقدار قرض مال چھیننا جائز ہے یا غصب ہی ہے؟	556
677	مقروض کی کسی چیز کو چھین لینا کیسا ہے؟	556
678	حیلے بہانے سے کسی کا قرض نکلوانا کیسا ہے؟	557
679	❁---- کتاب المزارعت ----❁	557
680	بیج قرض دینا جائز ہے یا نہیں؟	557
681	❁---- کتاب الاضحیۃ ----❁	558
682	قربانی کا جانور بیچ کر قرض ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟	558
683	قربانی وفطرہ قرض لے کر ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟	559
684	غریب کا جانور مر گیا، تو کیا اب قرض لیکر قربانی کرنا ضروری ہے؟	559
685	بہت زیادہ مقروض شخص قربانی کرے یا قرض ادا کرے؟	560
686	مقروض کی قربانی قبول ہوتی ہے یا نہیں؟	560

Marfat.com

687	مقروض پیسے نہیں دے رہا تو کیا قرض لے کر قربانی کرنا ضروری ہے	561
688	❁---- کتاب الحظر والاباحة ----❁	563
689	☆--باب اول: کھانے پینے کا بیان--☆	563
690	دھوم دھام سے شادی کرنی ہے، سودی قرض کے سوا ملتا نہیں تو؟	563
691	☆--باب دوم: ولیمہ وضیافت کا بیان--☆	563
692	قرض لے کر ولیمہ کرنا کیسا ہے؟	563
693	☆--باب سوم: خبر کا بیان--☆	563
694	خبر ملی: فلاں نے تمہارے والد سے قرض لیا تھا، اس کا حکم	562
695	☆--باب چہارم: انگوٹھی وزیورات کا بیان--☆	567
696	سونے وچاندی کے زیورات یا کوئی بھی شے قرض دینا کیسا ہے؟	567
697	☆--باب پنجم: خرید وفروخت کا بیان--☆	567
698	کچھ قرض واپس کرنا اور کچھ کے بدلے کوئی چیز لینا ودینا کیسا ہے؟	567
699	شے خریدی، رقم دیے بغیر مر گیا، وہ چیز کون لے، بائع یا قرضخواہ؟	567
700	☆--باب ششم: آداب مسجد کا بیان--☆	568
701	مسجد میں اپنے مقروض سے قرض کا مطالبہ کر سکتے ہیں؟	568
702	☆--باب ہفتم: ظلم کا بیان--☆	568
703	قرض بیٹے نے لیا، قرض خواہ کا مقروض کے باپ سے مطالبہ کرنا	568

Marfat.com

704	وصولی قرض پر کیا ہوا خرچہ لینا جائز ہے یا ناجائز؟	568
705	☆--باب ہشتم: سلوک کرنے کا بیان--☆	568
706	کچھ قرض معاف کرنا اور باقی واپس لینا کیسا ہے؟	568
707	غریب جو واپس قرض کی استطاعت نہیں رکھتا، اس کا کیا کریں؟	568
708	جو ہٹ دھرمی کی وجہ سے قرض نہ دے اس کے ساتھ کیا رویہ ہو؟	569
709	میاں بیوی کا ایک دوسرے کو قرض لینا دینا جائز ہے یا نہیں؟	569
710	شرابی وزانی وجواری کو قرض دینا کیسا ہے؟	569
711	☆--باب نہم: ایصال ثواب کا بیان--☆	570
712	ایصال ثواب کرنے کے لئے قرض لینا جائز ہے یا نہیں؟	571
713	قرض خواہ کے ایصال ثواب میں قرض کی رقم خرچ کرنا	571
714	☆--دسواں باب: رسم ورواج کا بیان--☆	571
715	نیوتا جسے نیوندرا بھی کہتے ہیں، کی شرعی حیثیت کیا ہے؟	571
716	نیوتا سے زائد لینا ودینا کیسا ہے؟	572
717	ذی رحم محرم، والدین، استاد کو کچھ رقم دی تو وہ قرض ہوگی یا نہیں؟	572
718	بعض جگہ والدین کو دینا قرض شمار نہیں کرتے وہاں کا حکم کیا ہے؟	573
719	شادی کی عجیب وغریب خرافات پوری کرنے کے لئے قرض لینا	573
720	ملفوظات امجدیہ	574

Marfat.com

721	☆۔۔گیارہواں باب: کسب کا بیان۔۔☆	578
722	نوجوان کا لوگوں سے مانگ کر قرض ادا کرنا کیسا ہے؟	578
723	۞۔۔۔ کتاب الرھن ۔۔۔۔۞	579
724	☆۔۔فصل اول: رہن کی تعریف وفائدہ جواز۔۔☆	579
725	رہن کا لغوی وشرعی معنی	579
726	راہن، مرتہن، مرہون کی تعریف	579
727	رہن یعنی گروی رکھنے کا فائدہ	580
728	☆۔۔فصل دوم: رہن میں مسائلِ قرض۔۔☆	580
729	عرف میں جائیداد پر قرض ہونے کا مطلب کیا ہے؟	581
730	رہن رکھ کر قرض لینے کا طریقہ کیا ہے؟	581
731	گروی کے مقابل طے شدہ رقم میں کم بیشی کرنا جائز ہے یا ناجائز؟	581
732	دین میں زیادتی ناجائز ہے۔کا مطلب	582
733	گروی رکھ کر قرض لینے میں واپسی مقروض کی مرضی پر ہے یا نہیں؟	582
734	مرتہن مقروض سے جب چاہے قرض کا مطالبہ کرسکتا ہے یا نہیں؟	582
735	گروی رکھی ہوئی شے کی حفاظت کس کے ذمہ ہے؟	583
736	گروی رکھی شے کی حفاظت پر خرچہ آتا ہے۔وہ کس کے ذمہ ہے؟	583
737	راہن یعنی مقروض کا گروی رکھی شے کو بیچنا جائز ہے یا نہیں؟	584

Marfat.com

738	گروی رکھی شے کو بیچنے میں مرتہن کی رضا شرط ہے یا نہیں؟	585
739	ادائیگی قرض کی مدت ختم، مرتہن گروی کو بیچ سکتا ہے یا نہیں؟	586
740	وہ کون سا قرض خواہ ہے جس کا حق تمام قرضخواہوں سے مقدم ہے؟	586
741	چند ایک قرضخواہ ہوں تو سب سے اول کس کا حق ہے؟	586
742	گروی شے کو مقروض وقف کردے تو کیا وہ وقف ہو جائے گی؟	587
743	☆۔۔فصل سوم: رہن میں سود کی آمیزش۔۔☆	587
744	قرض کے عوض دوسرے کا مکان یا زمین استعمال کرنا	587
745	مقروض اپنا مکان خود استعمال کے لئے دینے پر راضی ہو تو؟	588
746	بلا مشروط قرض دئے دوسرے کا مکان استعمال کرنا کیسا ہے؟	589
747	گروی پر لئے ہوئے مکان کو کرایہ پر دینا جائز ہے یا نہیں؟	590
748	قرضخواہ مکان استعمال کرے تو مقروض کا قرض کی رقم استعمال کرنا	591
749	کسانوں اور کاشتکاروں سے متعلق ایک ضروری سوال کا جواب	591
750	مقروض سے ہر طرح کا نفع لینا حرام ہے یا کوئی خاص ہے؟	591
751	قرضخواہ کو کرایہ پر مکان دے کر قرض کرایہ میں کٹوانا کیسا؟	592
752	قرض خواہ کو دس ہزار والا مکان ایک سو کرایہ میں دینا	593
753	مروجہ گروی کو ناجائز کہنے والے علماء پر اعتراض کا جواب	593
754	مقروض سے نفع لینے کی خاص صورت	594

Marfat.com

755	☆۔فصل چہارم: رہن کا ضائع ہونا اور مسائل قرض۔☆	595
756	گروی رکھا سونا ضائع ہوا، سونا اور قرض کا حکم	596
757	ادائیگی قرض کے بعد گروی وصولی سے پہلے ضائع ہو جائے تو؟	597
758	قرض معاف کیا، گروی شے کل لینی تھی کہ ضائع ہوگئی تو؟	597
759	پہلے گروی پھر قرض دینا طے ہوا اور لینے سے پہلے گروی ضائع ہونا	598
760	گروی ضائع ہونے میں قیمت کون سی لگائیں؟	599
761	گروی رکھنے والا بغیر قرض ادا کئے مر گیا تو اب کیا کیا جائے گا؟	599
762	مکفول عنہ کا کفیل (ضمانتی) کے پاس رہن رکھنا جائز ہے یا نہیں؟	600
763	گروی رکھی تو قرض ملا پھر قرض کا حوالہ کیا تا کہ گروی واپس ملے تو؟	600
764	کیا قرض کا حوالہ کرنے کے بعد رہن رکھنا صحیح ہے؟	600
765	**كتاب الديت**	601
766	مقتول پر قرض ہو، دیت ملی، دیت سے قرض ادا کرنا	601
767	**كتاب الوصيت**	602
768	ادائیگی قرض مقدم ہے یا وصیت پر عمل مقدم؟	602
769	قرض خواہ معاف کر دیں تو اب وصیت پر عمل جائز ہوگا؟	603
770	وہ کون سا قرض ہے جس کی ادائیگی وصیت پر مقدم ہے؟	603
771	تقسیم وراثت اور وصیت سے قرض کی ادائیگی مقدم کیوں؟	603

Marfat.com

772	تجہیز و تکفین قرض کی ادائیگی سے مقدم، اس کی وجہ کیا ہے؟	603
773	قرض ادا کئے جانے کی وصیت کرنا واجب ہے یا نہیں؟	603
774	کیا وصی پر قرض ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے؟	604
775	فدیہ کی وصیت کر کے مرا، پہلے فدیہ دیں یا پہلے قرض ادا کریں؟	605
776	قرض سارے مال کو محیط ہو تو وصیت پر عمل کیسے ہو؟	605
777	اجنبی نے میت کی تجہیز و تکفین پر خرچہ کیا، وہ کون واپس کرے؟	605
778	باپ کے کہنے کو بچوں کا مال قرض دینے میں دلیل بنایا جا سکتا ہے؟	607
779	**کتاب المیراث**	612
780	ادائے قرض مقدم یا تقسیم وراثت؟	612
781	قرض تمام مال کو محیط ہو تو ورثاء کو کیا ملے گا؟	613
782	میت کے مال سے پہلے بیوی کا مہر دیں یا پہلے ورثاء کو دیں؟	613
783	بیٹا باپ کے مرنے پر خرچہ کرے، وہ واپس لے سکتا ہے؟	614
784	قرضہ اپنی جیب سے ادا کرنا اور ترکہ سارا خود رکھنا جائز ہے یا نہیں؟	614
785	بیوی نے شوہر کا قرض ادا کیا، اسے شوہر کے ترکہ سے لے سکتی ہے؟	615
786	بچوں کی پرورش کے لئے لیا ہوا قرض بچے کے مال سے لینا	615
787	میت کا قرض مردہ جو وصول کرے، وہ اکیلا مالک ہوگا یا نہیں؟	616
788	باپ نے جو کاروبار چھوڑا اس پر قرضہ تھا، وہ کون ادا کرے؟	617

Marfat.com

789	وراثت تقسیم ہو چکی، قرض خواہ آتا ہے اور اپنا قرض ثابت کرتا ہے تو	618
790	میت کے ورثاء ایک کہتا ہے میت پر قرض تھا باقی انکاری ہیں تو؟	618
791	میت کے ورثاء سے کسی نے میت کا قرض ادا کر دیا تو؟	619
792	**کتاب الحیل**	620
793	مقروض سے نفع لینے کی جوازی صورتیں ہیں یا نہیں؟	620
794	**کتاب الوظائف**	622
795	مقروض ہونے سے بچنے کی دعا	622
796	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عطا کردہ وظیفہ	623
797	امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان	624
798	بانی دعوت اسلامی کا، اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ وظیفہ	624
799	امام نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان کردہ مجرب وظیفہ	624
800	امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ایک اور کرم نوازی	625
801	حرف آخر	625
802	مصادر و مراجع	626

Marfat.com

اِنتساب

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے نام۔ انہی کی کتاب مستطاب بہارشریعت کے مطالعہ کے دوران راقم الحروف کا اس موضوع پر مسائل اکٹھے کرنے اور انہیں فقہی ترتیب کے مطابق ابواب بندی کرنے کا ذہن بنا۔

پھر

اُس عظیم محسن و شفیق و محترم استاد کے نام جن کی دواء و دعا کی بدولت فقیر آج اس قابل ہوا، دینی مقام و خدمات کی ہزاروں سیڑھیاں بھی طے کرلوں تو میری کامیابی کی ابتداء وانتہاء میں ایک نام ضرور جڑا ہوگا اور وہ ہے

حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث مفتی محمد سجاد دُرقادری صاحب

اللہ عزوجل صدرالشریعہ بدارالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے مزار پرانوار پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے اور ہمیں ان کی فقیدالمثال کتاب ''بہار شریعت'' سے برکتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور میرے استادمحترم کو شاد و آباد رکھے۔ آمین۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْمِ ط

پیش لفظ

ہر دور میں تقریباً ہر انسان کو قرض کے ساتھ واسطہ پڑتا رہا ہے، رہتا ہے اور رہے گا۔ زمانہ جاہلیت میں نوحہ اور پیٹنے کا بھی قرض ہوتا تھا اگر ایک عورت دوسرے کے ہاں موت پر پیٹ آتی تھی تو یہ اس کے ہاں موت کے وقت پیٹنے ضرور جاتی تھی۔ اسلام کیونکہ دین فطرت ہے اس نے جہاں جاہلیت کی فضول رسم ورواج کا خاتمہ کیا وہی قرض کے متعلق بھی بہترین احکامات وضع فرمائے تا کہ معاشرہ فتنہ وفساد سے محفوظ رہے۔

قرض کی تعریف

قرض کا لغوی معنی: اردو میں ادھار، مانگا ہوا، مستعار چیز کو قرض کہتے ہیں۔

(فیروز اللغات، ق، ر، صفحہ 954، فیروز سنز، اردو بازار لاہور)

مغنی المحتاج میں لکھا ہے کہ اہل حجاز اسے ادھار کا نام دیا کرتے تھے" و تسمیه أهل الحجاز سلفًا۔" ترجمہ: اہل حجاز اسے سلف کا نام دیتے تھے۔ (سلف یعنی ادھار۔)

(مغنی المحتاج، جلد2، صفحہ 153، دار المعرفة، بیروت، محمد بن خطیب)

اہل عرب بھلائی واحسان پر بھی قرض ہی کا اطلاق کرتے تھے۔" والعرب تقول لكل من فُعل إليه خيرًا قد أحسنت قرضی وقد أقرضتنی قرضًا حسنًا" ترجمہ: عرب میں جس کے ساتھ کوئی بھلائی کی جاتی تو وہ کہتا تو نے مجھے قرض حسن دیا۔

(تاج العروس من جواہر القاموس، جلد8، صفحہ 75، الطبعة الخيرية، مصر)

اصطلاحی تعریف:۔ کسی سے کوئی شے لینا اور واپسی میں اس کی مثل دینا قرض کہلا

Marfat.com

تا ہے۔القاموس المحیط میں ہے"أوَ لا:القرض لغة :القطع، قرضتَ الشیء أَقرِضُهُ بالکسر قَرضاً:قطعتهُ،والقرض:ما تعطیه من المال لُتقضاهُ" ترجمہ:قرض کا لغوی معنی کاٹنا ہے۔اور اصطلاح میں قرض اس مال کو کہتے ہیں جس کی ادائیگی کے بعد واپسی کا تقاضا کیا جائے۔

(القاموس المحیط،مجدالدین بن احمدفیروزآبادی،جلد3،صفحہ 840،بیروت)

قرض کا مقصد

قرض کا مقصد لوگوں کی حاجتوں کو پوار کرنا ہے جیسا کہ فتاوی کبری میں ہے" فإن مقصود القرض إرفاق المقترض" ایک اور مقام پر ہے "شرع عقد البیع لنقل الملك بالعوض،وعقد القرض لإرفاق المقترض " ترجمہ:خرید وفروخت کے جواز کا مقصد عوض کے بدلے ملک کو دوسرے کی طرف منتقل کرنا ہے اور قرض سے مقصود قرض لینے والے کے لئے آسانی پیدا کرنا ہے۔

(فتاوی کبری، کتاب الاقرار،الطریق الاول بطلان الحیل،جلد08 ،صفحہ494 ،مکتبہ شاملہ)

قرض کو قرض کیوں کہتے ہیں؟

قرض کا ایک معنی کاٹنا بھی ہے جو تخریج کے ساتھ آگے مذکور ہوگا،قرض خواہ اپنے مال سے کچھ مال کاٹ کر یعنی مال کا ایک ٹکرا دیتا ہے،اس لئے قرض کو قرض کہتے ہیں۔خلیل میں ہے"سمی القرض قرضًا لأنه قطعة من المال المُقرض"

(خلیل علی الخرشی،الخرشی علی مختصرخلیل،جلد5،صفحہ 299،بیروت)

قرض کے لئے استعمال ہونے والے دیگر الفاظ

عربی زبان میں لفظ قرض کے علاوہ مزید اور ایسے الفاظ بھی ہیں جو بعض مقامات

Marfat.com

پر عقد و معنی قرض کے لئے استعمال ہوتے۔ جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:۔

(1) سلف: جیسا کہ لسان العرب 158/9 پر ہے۔

(2) دین: جیسا کہ کشاف القناع 313/3 پر ہے۔

(3) القراض: فِعال کے وزن پر ہے۔ اس کے اور قرض کے استعمال میں فرق ہے۔ ہاں! معنی لغوی میں مشارکت ہے۔ الصحاح 1102/3 پر ہے۔ سلف اور دین عام ہیں جبکہ قرض خاص ہے۔

قرض سے پناہ

اسلامی تعلیمات یہی ہیں کہ حتی الامکان قرض لینے سے بچا جائے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قرض سے پناہ مانگتے تھے۔ چنانچہ بخاری میں ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یوں دعا کیا کرتے "اللھم إنی أعوذ بك من المأثم والمغرم" ترجمہ: الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور قرض سے۔

(صحیح بخاری، کتاب صفة الصلوة، باب الدعاء قبل السلام، جلد 1، صفحہ 286، بیروت)

جب عرض کی گئی کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قرض سے اتنی زیادہ پناہ مانگتے ہیں تو اس کی وجہ کچھ یوں ارشاد فرمائی" إن الرجل إذا غرم حدث فكذب ووعد فأخلف" ترجمہ: آدمی جب مقروض ہوتا ہے بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف کرتا ہے۔ (جیسا کہ آج کل اس کی کثرت ہے)

(صحیح بخاری، کتاب صفة الصلوة، باب الدعاء قبل السلام، جلد 01، صفحہ 286، دار ابن کثیر، الیمامة، بیروت)

قرض برائیوں کی جڑ ہے

قرض کی وجہ سے کئی ایک گناہوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ قرض

Marfat.com

رات کا غم اور دن کی ذلت ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”قرض بہت سے گناہوں کا ذریعہ ہے عموماً مقروض قرض خواہ کے تقاضے کے وقت جھوٹ بھی بولتے ہیں کہ گھر میں چھپ کر کہلوا دیتا ہے کہ وہ گھر پر نہیں اور اگر پکڑے گئے تو کہہ دیا ہمارا مال آنے والا ہے، جلدی دیں گے۔ وعدہ خلافی بھی کرتے ہیں کہ کل لے جانا مگر دیتے نہیں“ (مراۃ المناجیح، جلد2، صفحہ109، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

قرض بربادی آخرت کا سبب

ایک حدیث میں کفر کو قرض کے برابر کہا گیا کہ مقروض کبھی قرض کے دباؤ میں اسلام چھوڑ دیتا ہے چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے ”عن أبی سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یقول أعوذ باللہ من الکفر والدین فقال رجل یا رسول اللہ أتعدل الکفر بالدین ؟ قال نعم“ ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوسعید سے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ کہتے سنا: میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں کفر اور قرض سے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ قرض کو کفر کے برابر سمجھتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

(مشکاۃ، کتاب اسماء اللہ تعالیٰ، باب الا ستعاذۃ، جلد1، صفحہ221، مطبوعہ، لاہور)

اعتراض: حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خود بھی تو قرض لیا تھا اس کے باوجود اس کو کفر کے برابر کیوں قرار دیا؟

جواب: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جس قرض کی مذمت بیان فرمائی اس سے مراد وہ قرض ہے جو مقروض پر غالب آجائے اور اسے ادا کرنے کی کوئی سبیل نہ رکھے اور اس کی وجہ سے ذلیل و رسوا ہو جیسا کہ مراۃ میں اسی حدیث کی شرح مفتی

Marfat.com

احمد یار خان بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''قرض سے وہ قرض مراد ہے جو مقروض پر غالب آجائے جسے مقروض ادا نہ کر سکے اور اس کی وجہ سے وہ ذلیل اور رسواء ہو، لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قرض تو لیا ہے کیونکہ جس قرض سے پناہ مانگی ہے، وہ اور قرض ہے، اور جو لیا وہ اور ہے۔ الخ

اس حدیث سے ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ قرض کو کفر جیسی بلا کے برابر کیوں قرار دیا؟ تو اس کا جواب بھی مفتی احمد یار خان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''مجبور مقروض اکثر جھوٹے وعدے کرتے ہیں، جھوٹے وعدے منافق کی علامت ہیں، نیز کافر کا مسلمان مقروض کبھی قرض کے دباؤ میں اسلام چھوڑ دیتا ہے، جیسا کہ صلح ستھرا اور ضلع آگرہ کے ملکھانہ راجپوتوں میں دیکھا گیا، شدھی کا فتنہ زیادہ تر قرض سے پھیلا، کیونکہ فقیر بے صبرے عموماً چوری، جھوٹی گواہی دے کر گناہ تو کیا ہی کرتے ہیں مگر کبھی رب تعالیٰ کی ایسی شکایتیں کر ڈالتے ہیں جو صریح کفر ہوتیں ہیں، یہاں وہی فقر مراد ہے، جس کے ساتھ بے صبری ہو۔'' الخ

ہجرت سے پہلے اہل مدینہ قرض لینے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے کیونکہ اس کے وہ عادی تھے۔ حضور انور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان سے قرض کی عادت نکالنے کے لئے مقروض کی نماز جنازہ نہ پڑھی دوسروں سے پڑھوادی تا کہ لوگ عبرت پکڑیں اور قرض حتی الامکان نہ لیں۔

قرض کی تاریخ

قرض کی تاریخ بہت پرانی ہے پچھلی امتوں میں بھی اس کا وجود تھا۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے'' قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم تلقت الملائکۃ روح رجل

Marfat.com

ممن كان قبلكم فقالوا أعملت من الخير شيئا ؟ قال لا قالوا تذكر قال كنت أداين الناس فآمر فتياني أن ينظروا المعسر ويتجوزوا عن الموسر قال قال الله عز و جل تجوزوا عنه " ترجمہ: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں کے ایک شخص کی فرشتے روح قبض کرنے آئے تو اس سے کہا: کیا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: یاد کرو۔ اس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے نوکروں کو کہتا تھا کہ تنگدست کو رخصت اور غریب آدمی سے درگزر کرو، پس اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: آج تم اِس سے درگزر کرو۔

(مسلم، کتاب المساقاة والمزارعة، باب فضل انظار المعسر، جلد 3، صفحہ 1194، بیروت)

جائز قرض

قرض لینا جائز ہے جبکہ سودی وغیرہ نہ ہو "أما المعاملات المشروعة التى هى حلال ومباحة فهى البيع والشراء بصدق وأمانة، والقرض بدون فائدة" ترجمہ: وہ معاملات جو حلال اور جائز ہیں ان میں دیانتداری سے خرید وفروخت اور بغیر سودی قرض شامل ہیں۔

(الاحكام الفقه الاسلامى وماجاء فى المعاملات الربوية، الاقتصادفى النفقات، صفحه 14)

قرض لینا کبھی مستحب، سنت اور کبھی فرض وواجب بھی ہے

بلکہ بعض قرض کی شرعی حیثیت سنت ومستحب کی سی ہے بلکہ فرض واجب کی سی ہے۔ جیسے نکاح ودوسری دینی اور گھریلو ضرورتوں کے لیے قرض لینا جبکہ ادا کی پوری نیت ہو۔ خود حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قرض لے کر اسکے جائز ہونے کو ثابت کیا۔ بخاری میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے " رهن النبى صلى الله عليه وسلم درعا له

Marfat.com

بالمدینة عند یھودی" ترجمہ: نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مدینہ میں یہودی کے پاس قرض لینے کی غرض سے ذرہ گروی رکھی۔

(صحیح بخاری ، کتاب البیوع،باب شراء النبی ،جلد02،صفحہ 729، بیروت)

ناپسندیدہ وناجائز قرض

بلاضرورت قرض لینا ناپسندیدہ عمل ہے اور اگر فضول رسم ورواج کے لئے لیا جائے تو اور زیادہ بُرا ہے۔اگر سودی قرض لیا جائے تو ناجائز وحرام ہے۔لوگ بے ضرورت باتوں کو ضرورت ٹھہرا لیتے ہیں مثلاً شادی میں کثیر خرچ درکار ہے، کچے مکان میں رہتے ہیں پختہ مکان بنانا منظور ہے، گزر کے لائق تجارت کررہے ہیں اور بڑا سوداگر بننا مقصود ہے، ان اغراض کے لئے سودی قرض لیتے ہیں، یہ حرام ہے۔اس کا اور سود دینے کا ایک حکم ہے۔ البتہ اگر سخت ضرورت ہو تو سودی قرض لینا جائز ہے۔

سودی قرض لینے کے لئے ضرورت کی حد

سودی قرض لینے کی ضرورت ایسی ہو کہ بے اس کے گزر نہ ہوتا ہو۔مثلاً:۔

(1) کھانے پینے کے لئے پاس کچھ نہیں اور نہ ہی کسب پر قادر ہے۔

(2) نہ حاجاتِ ضروریہ سے زائد کوئی چیز قابل بیع پاس ہے کہ جسے بیچ کر ضرورت پوری کرلی جائے۔

(3) یا ایسا مقروض ہے کہ اب قرض ادا نہ کرے گا تو رہنے کا مکان یا ذریعہ معاش کی دکان نیلام کردی جائے گی۔

(4) قرض خواہ مزید مہلت نہیں دیتا اور عزت خراب ہونے کا یا پولیس کیس کردے گا اور سوائے سودی قرض کے اور کوئی راہ نہ ہو تو بھی لے سکتے ہیں۔

Marfat.com

(5)یا قرض خواہ (مکان یا دوکان) چھین لے گا تو ایسی مجبوریوں میں سودی قرض لے سکتا ہے۔الاشباہ والنظائر میں ہے "یجوز للمحتاج الاستقراض بالربا" ترجمہ: ضرورت منداور مجبور کو سودی قرض لینا جائز ہے۔

(الاشباہ والنظائر ،الفن الاول،القاعدۃ الخامسۃ، جلد1، صفحہ126،ادارۃ القرآن ،کراچی)

قرض ادا کرنے کے لئے سوال کرنا یعنی بھیک مانگنا

اگر قرض خواہ مہلت نہ دے اور حالات بھی قرض چکانے کے نہ ہوں اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ہو جسے بیچ کر قرض ادا کر سکیں تو سوال کرنے کی اجازت ہے۔مشکوٰۃ میں ہے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا" ان المسئلة لاتصلح الا لثلثة لذی فقر مدقع او لذی عزم مفظع او لذی دم موجع "ترجمہ: تین شخصوں کے سوا کسی کو مانگنا جائز نہیں۔

(1) کمر توڑ فقیری

(2)یا رسوا کن قرض

(3)یا تکلیف دہ خون سے (یعنی دیت لازم ہو اور مال نہ ہو۔)

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الزکوٰۃ، باب من لاتحل لہ المسئلۃ و من تحل لہ، جلد 1،صفحہ165،رحمانیہ ،لاہور)

قرض دینے کے فضائل

امام اعظم وشافعی ومالک واحمد (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قرض دینا نیکی وباعث ثواب ہے۔اختلاف آئمۃ العلماء میں باتصریح ہے "واتفقوا علی أن القرض قربة ومثوبة" ترجمہ: آئمہ کا قرض دینے کے نیکی وقربت ہونے پر اتفاق ہے۔

(اختلاف الائمۃ العلماء، کتاب البیوع،باب القرض،جلد01،صفحہ402،دار الکتب العلمیۃ -لبنان،بیروت)

Marfat.com

قرض دینے کی فضیلت کے متعلق حلیۃ الاولیاء و سنن ابن ماجہ میں انس

بن مالک سے مروی ہے "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت لیلۃ أسری بی علی باب الجنۃ مکتوبا الصدقۃ بعشر أمثالھا والقرض بثمانیۃ عشر فقلت یا جبریل ما بال القرض أفضل من الصدقۃ قال لأن السائل یسأل وعندہ والمستقرض لا یستقرض إلا من حاجۃ" ترجمہ: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میں نے معراج کی رات جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا، کہ صدقے کا ثواب دس گناہ ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ گناہ۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا: قرض صدقے سے افضل کیسے ہوا؟ اس نے عرض کیا: سوال کرنے والا جس سے سوال کرتا ہے اس کے پاس کچھ نہ کچھ مال ہوتا ہے جبکہ قرض مانگنے والا قرض اس وقت مانگتا ہے جب اسے ضرورت ہوتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، باب یزید بن عبدالملک، جلد 08، صفحہ 333، دار الکتاب عربی، بیروت)

قرض بھی صدقہ ہی ہے

ہر قرض صدقہ ہے۔ معجم اوسط لطبرانی میں "عن عبد اللہ بن مسعود، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل قرض صدقۃ" ترجمہ: عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ہر قرض صدقہ ہے۔

(معجم اوسط لطبرانی، باب الھاء من اسمہ الحسین، جلد 04، صفحہ 17، دار الحرمین، القاہرۃ)

قرض صدقہ سے افضل ہے

قرض دینا صدقہ دینے سے افضل ہے۔ السنن الکبری للبیہقی میں ثابت

Marfat.com

بن انس سے مرفوعا روایت ہے کہ "قرض الشیء خیر من صدقته۔"کوئی شے قرض میں دینا صدقہ میں دینے سے بہتر ہے۔

،مکتبة دار الباز،مکة المکرمة)354،صفحه05(السنن الکبری للبیهقی، کتاب البیوع،باب فی فضل الاقراض،جلد

مفتی احمد یار خان نعیمی (رحمة الله تعالیٰ علیه)

نورالعرفان حاشیه کنزالایمان میں لکھتے ہیں" بزرگان دین فرماتے ہیں کہ حاجت مند کو بوقت ضرورت قرض دینا بھی ثواب ہے بلکہ بعض صورتوں میں قرض دینا صدقے سے بہتر ہے کیونکہ صدقہ غیر ضرورت مند بھی لے لیتا ہے مگر قرض ہمیشہ حاجت مند ہی لیتا ہے۔

(نورالعرفان)

ایک روپیہ قرض دینے کا ثواب دوروپے صدقہ کرنے سے زیادہ

الترغیب والترھیب میں ابن مسعود سے مروی" ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال مامن مسلم یقرض مسلماقرضامرة الاکان کصدقتها مرتین" یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ (صلی الله علیه وآله وسلم) نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ قرض دینے کا ثواب دومرتبہ صدقہ دینے کی طرح ہے۔

(الترغیب والترہیب،الترغیب فی القرض،جلد01،صفحه230،وحیدی کتب خانه، پشاور)

بلکہ اوپر حلیہ کی حدیث میں گزرا کہ قرض کا ثواب صدقہ سے اٹھارہ گناہ زیادہ ہے۔نیز مسند ابی داؤد طیالسی میں ابوامامہ سے مروی" قال النبی صلی الله علیه و سلم انطلق برجل الی باب الجنة فرفع رأسه فإذا علی باب الجنة مکتوب" الصدقة بعشر امثالها والقرض الواحد بثمانیة عشر" لأن صاحب القرض لا یأتیك الا وهو محتاج وان الصدقة وضعت فی غنا" ترجمہ: نبی (صلی الله علیه وآله وسلم) نے فرمایا: ایک شخص جنت کے دروازے کے پاس آیا،اس نے اپنا سر اٹھایا تو جنت

Marfat.com

کے دروازے پر یہ لکھا پایا کہ صدقہ کا ثواب دس گنہ ہے اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنہ ہے۔ کیونکہ قرض وہی لیتا ہے جسے ضرورت ہوتی ہے اور صدقہ بعض دفعہ غیر محتاج کو بھی چلا جاتا ہے۔

(مسند ابی داؤد طیالسی، حدیث ابی امامة، جلد 01، صفحہ 155، دار المعرفة، بیروت)

قرض میں رخصت اور درگزر کرنے کی فضیلت

تنگ دست مقروض کو قرض لوٹانے کی مزید مہلت دینا صدقہ کرنے کے برابر ثواب اور روز حشر نجات کا سبب ہے۔ سنن ابن ماجہ میں بریدہ اسلمی سے روایت ہے

"عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من أنظره بعد حله كان له مثله يوم صدقة" ترجمہ: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جو تنگدست مقروض کو مہلت دے تو ہر روز اُتنا مال (جتنا قرض دیا ہے) صدقہ کر دینے کا ثواب پائے گا۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الصدقات، باب إنظار المعسر، جلد 02، صفحه 808، دار الفكر، بيروت)

حدیث میں تنگ دستی سے بچنے کا نسخہ

یہ ہے کہ مقروض کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا جائے۔ روایت ابو ہریرہ سے ہے

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من يسر على معسر يسر الله عليه في الدنيا والآخرة" ترجمہ: جس نے تنگ دست کے لئے آسانی پیدا کی اللہ دنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے گا۔ (موارد الظمأن، جلد 1، صفحہ 281)

قیامت کی سختیوں سے نجات کا نسخہ

مسلم میں ہے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا "من سره أن ينجيه الله من كرب يوم القيامة فلينفس عن معسر أو يضع عنه" ترجمہ: جو چاہے کہ اللہ

Marfat.com

عزوجل اسے قیامت کی سختیوں سے نجات دے، تو اسے چاہئے کہ وہ تنگدست کو مہلت دے یا معافی دے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ والمزارعۃ، باب فضل انظار المعسر، جلد 03، صفحہ 1196، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

دوسری حدیث راوی ابن مسعود "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوسب رجل ممن کان قبلکم فلم یوجد لہ من الخیر شیء إلا أنہ کان یخالط الناس و کان موسرا فکان یأمر غلمانہ أن یتجاوزوا عن المعسر قال قال اللہ عز وجل نحن أحق بذلک منہ تجاوزوا عنہ" ترجمہ: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں کے ایک شخص کا حساب لیا گیا، اس کے پاس کوئی نیکی نہیں پائی گئی ماسواء اس کے کہ وہ لوگوں سے گھل مل کر رہتا تھا، وہ امیر شخص تھا اور اس نے اپنے نوکروں کو یہ حکم دیا تھا کہ غریب مقروض سے نرمی و درگزر کریں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس سے زیادہ درگزر کرنے کا حقدار ہوں، (آج تم) اس سے درگزر کرو۔

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، جلد 03، صفحہ 1195، بیروت)

قرض دینے میں اولیاء اللہ کا طریقہ

اس طرح کی احادیث کے پیش نظر بزرگانِ دین جب کسی کو کچھ دیتے تو بطور قرض دیتے تاکہ قرض دینے، رخصت و معاف کرنے کی فضیلت حاصل ہو جائے۔ سیدی امام احمد رضا خان (علیہ رحمۃ الرحمن) سے کسی نے عرض کیا: حضور میرے کچھ روپے ایک شخص پر ہیں، وہ نہیں دیتے۔

ارشاد فرمایا: اس زمانہ میں قرض دینا اور یہ خیال کرنا کہ وصول ہو جائے گا، ایک مشکل خیال ہے۔ میرے پندرہ سو روپے لوگوں پر قرض ہیں۔ جب قرض دیا، یہ خیال کر لیا

Marfat.com

کہ دے دے، تو خیر ورنہ طلب نہ کروں گا۔ جن صاحبوں نے قرض لیا، دینے کا نام نہ لیا۔ (پھر خود ہی فرمایا) جب یوں قرض دیتا ہوں تو ہبہ کیوں نہیں کر دیتا؟ (یعنی تحفہ کیوں نہیں دے دیتا) اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا: جب کسی کا دوسرے پر دین (یعنی قرض) ہو اور اس کی میعاد گزر جائے تو ہر روز اسی قدر روپیہ کی خیرات کا ثواب ملتا ہے جتنا دین (یعنی قرض) ہے۔ اس ثواب عظیم کے لئے میں نے قرض دیئے، ہبہ نہ کئے کہ پندرہ سو روپے روز میں کہاں سے خیرات کروں گا۔

(ملفوظات، صفحہ 92، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بزرگوں کے قرض معاف کرنے کا عجیب طریقہ

حضرت سیدنا شقیق بلخی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں: میں حضرت سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ جا رہا تھا۔ ایک شخص آپ کو دیکھ کر چھپ گیا اور دوسرا راستہ اختیار کیا۔ جب آپ کو معلوم ہوا، تو آپ نے اسے پکارا، وہ آیا تو پوچھا کہ تم نے راستہ کیوں بدل دیا؟ اور کیوں چھپ گئے؟ اس نے عرض کی: "میں آپ کا مقروض ہوں، میں نے آپ کو دس ہزار دینے ہیں جس کو کافی عرصہ ہو چکا ہے اور میں تنگ دست ہوں، آپ سے شرماتا ہوں"

امام اعظم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے فرمایا: سبحان اللہ! میری وجہ سے تمہاری یہ حالت ہے، جاؤ! میں نے سارا قرض تمہیں معاف کر دیا۔ اور میں نے اپنے آپ کو اپنے نفس پر گواہ کیا۔ اب آئندہ مجھ سے نہ چھپنا اور سنو! جو خوف تمہارے دل میں میری وجہ سے پیدا ہوا مجھے معاف کر دو۔" (مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ، جلد 01، صفحہ 260)

مہلت دینا اور قرض حسنہ کا تقاضہ کرنا

Marfat.com

اگر مقروض کے پاس ماں ہیں تو مہلت دینا فرض ہے۔امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''قرض حسنہ دے کر مانگنے کی ممانعت نہیں، ہاں مانگنے میں بے جا سختی نہ ہو۔(قرآن پاک میں ہے)﴿وان کان ذوعسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ﴾ ترجمہ: اگر مقروض تنگدست (اورنادار) ہوتو اسے آسانی تک مہلت دو۔

اوراگر مدیون نادار (تنگ دست مقروض) ہے جب تو اسے مہلت دینا فرض ہے یہاں تک کہ اس کا ہاتھ پہنچے۔اور جو دے سکتا ہے اور بلاوجہ لیت ولعل (ٹال مٹول) کرے وہ ظالم ہے اوراس پر تشنیع وملامت جائز''قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطل الغنی ظلم، ولیّ الواجد یحل ماله وعرضه''ترجمہ: حضوراکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: مالدار کا ادائیگی قرض میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، اور پانے والے کا کترانا اور پہلو بچانا اس کے مال اور عزت کو مباح کردیتا ہے (یعنی جو قرض واپس کرسکتا ہے مگر نہیں کرتا تو اسے ذلیل کیا جاسکتا ہے)۔'' (فتاوٰی رضویہ، جلد23، صفحہ585، رضافائونڈیشن، لاہور)

قرض دینے سے قبل اپنے گھر والوں کے اخراجات کا لحاظ رکھا جائے

حکم ہے کہ اولا اپنے گھر والوں کے لئے بقدر کفایت چھوڑا جائے پھر قرض دیا جائے بلکہ یہ حکم صدقہ خیرات ومہمان نوازی وبھلائی تمام امور میں ہے کہ پہلے گھر کے لئے بقدر کفایت چھوڑے پھر کسی اور جگہ خرچ کرے۔صحیح حدیث میں یہ حکم موجود ہے۔راوی عبدالرحمٰن بن عوف عن ابیہ "عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال يا ابن عوف،إنك من الأغنياء ، ولن تدخل الجنة إلا زحفا ، فأقرض الله يطلق قدميك قال فما أقرض الله قال: تتبرأ مما أنت فيه قال:يا رسول الله من كله أجمع ،قال:نعم،فخرج ابن عوف وهو يهم بذلك،فأرسل إليه رسول الله صلى الله

Marfat.com

علیہ وسلم فقال:أتانی جبریل،فقال:مر ابن عوف فلیضف الضیف،ولیطعم المسکین،ولیعط السائل،ولیبدأ بمن یعول،فإنه إذا فعل ذلك كان تزكية ما هو فیه ۔ هذا حدیث صحیح الإسناد" ترجمہ:رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے ارشادفرمایا:اے ابن عوف!بے شک تو مالدار ہے اورتو جنت میں بھی جائے گا لیکن گھسٹتا ہوا ۔اگرتو چاہتا ہے کہ اپنے پاؤں پر چل کر جنت میں داخل ہوتو اللہ کوقرض دے۔حضرت عبد اللہ بن عوف نے عرض کی:یارسول اللہ!میں اللہ کو کیا قرض دوں؟حضور نے فرمایا:جو کچھ تیرے پاس ہے سب اس کی راہ میں خیرات کردے۔ابن عوف نے عرض کی:یارسول اللہ! اپنی تمام پونجی؟فرمایا:ہاں۔پس ابن عوف اپنا تمام مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے قصد سے چل پڑے۔رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے ان کوواپس بلوایا اورفرمایا:میرے پاس جبریل آئے اورکہا:ابن عوف کوحکم دیں کہ وہ مہمان نوازی کرے،غریبوں کوکھانا کھلائے،سائل کوخالی نہ لوٹائے اورسب سے پہلے اپنے گھروالوں کے خرچے کی فکر کرے۔پس جب یہ ان امور کو بجالائیں گے تو یہ اس کے مال کو پاک کردیں گے۔یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(مسندالبزار،جلد01،مسندعبدالرحمن بن عوف،جلد02،صفحہ67،بیروت)

مفتی شریف الحق امجدی(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) لکھتے ہیں"وہ صدقہ پسند نہیں کہ اس کے ذمہ قرض رہے یانان ونفقہ کی حاجت رہے اورصدقہ کر کے مقروض رہ جائے۔خود بھوکا رہے یاخوداس کے اہل وعیال بھوکے رہیں۔اس لئے کہ اس صورت میں صدقہ نفل ہوگا اورقرض کی ادائیگی یااپنا اوراپنے اہل وعیال کا نان ونفقہ واجب اورواجب کی ادائیگی مقدم ہے۔اس کوحکیم بن حزم کی حدیث میں واضح فرمایا کہ اپنی آمدنی کوسب سے پہلے

Marfat.com

اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو۔ یہ عقلمندی نہیں کہ خود اور اس کے اہل وعیال بھوکے مریں اور دوسروں کو کھلایا جائے۔ ہاں اگر کوئی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا توکل رکھنے والا ہو تو الگ بات ہے۔"

(تزہۃ القاری شرح بخاری، کتاب الزکوۃ جلد 02 صفحہ 15-914 فرید بک سٹال، لاہور)

بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ گھر میں بیوی بچوں کو ضروری کھانا و کپڑا مہیا نہیں کرتے اور باہر لوگوں میں حاتم طائی بننے کے چکر میں ہوتے ہیں۔ اللہ انہیں عقل عطا فرمائے۔

استطاعت ہونے کے باوجود بلاوجہ قرض نہ دینے کا نقصان

بغیۃ الحارث میں ہے "ومن احتاج إليه اخوه المسلم فی قرض فلم يقرضه وهو عنده حرم الله عليه الجنة يوم يجزى المحسنين۔" ترجمہ: جس سے اس کے مسلمان بھائی نے قرض مانگا اور اس نے استطاعت ہونے کے باوجود قرض نہ دیا تو اللہ تعالیٰ اسے نیکوکاروں کو جزا دینے کے دن جنت سے محروم کردے گا۔

(بغیۃ الحارث، جلد 01 صفحہ 75 مکتبہ شاملہ)

قرض دیتے وقت دستاویز بنانا

قرض دیتے وقت قرض خواہ و مقروض دونوں کے لئے دستاویز یعنی اسٹام لکھ لینا بہتر و مستحب ہے تاکہ مقروض کے انکاری ہونے کی صورت میں قرض خواہ کے کام آسکے۔

دستاویز یعنی اسٹام لکھنے کا اسلامی طریقہ

جس کا طریقہ کچھ یوں ہو کہ قرض دو گواہوں کے سامنے دیا جائے، دینے و لینے

Marfat.com

والے اور گواہوں کے دستخط ہوں۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْیَكْتُبْ بَّیْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے۔

(سورۃ البقرۃ، سورۃ نمبر 02، آیت 282)

قرض دینے کے بعد احتیاطیں

عموماً لوگ قرض دینے والے کو تحفے تحائف دینا شروع ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں اس سے بچنے کا حکم دیا گیا چنانچہ بیہقی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا أقرض أحدكم قرضا فأهدى له أو حمله على الدابة فلا يركبها ولا يقبله إلا أن يكون جرى بينه وبينه قبل ذالك۔" ترجمہ: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب کوئی قرض دے اور اس کے پاس وہ ہدیہ کرے تو قبول نہ کرے اور اپنی سواری پر سوار کرے تو سوار نہ ہو ہاں اگر پہلے سے ان دونوں میں (ہدیہ وغیرہ) جاری تھا تو لینے دینے میں حرج نہیں۔

(السنن الکبری للبیہقی، کتاب البیوع، باب کل قرض ۔۔۔ جلد 5، صفحہ 350، مکتبۃ دار الباز، مکۃ المکرمۃ)

قرض پر نفع

قرض دے کر نفع لینا سود ہے جس پر قرآن و حدیث میں شدید ممانعت آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! سود دونا دون نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے۔

(سورۃ آل عمران، سورۃ نمبر 3، آیت 130)

Marfat.com

دوسری آیت میں سود لینے کو خدا سے جنگ قرار دیا گیا چنانچہ فرمایا﴿فَإِن لَّمْ تَفْعَلُواْ فَأْذَنُواْ بِحَرْبٍ مِّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُونَ وَلاَ تُظْلَمُونَ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو، پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو، نہ تم کسی کو نقصان پہچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو۔

(سورۃ البقرہ، سورت 2، آیت ، 279)

سود بد سے بدترین گناہ ہے

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا "الربوا سبعون جزء ا ایسرھا ان ینکح الرجل امہ" ترجمہ: سود ستر گناہوں کے برابر ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ یہ کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے۔

(مشکوۃ شریف، کتاب البیوع، باب الربا، جلد 01، صفحہ 251، رحمانیہ کتب خانہ، لاہو)

سود اور عصر حاضر

عصر حاضر میں سود اس طرح لوگوں میں رچ بس گیا ہے کہ اب تو کئی لوگ اسے حلال سمجھنا شروع ہو چکے ہیں۔ سودی نوکری کرنے والے کہتے ہیں کہ ہم محنت کا کھاتے ہیں اس لئے حلال ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد پینشن کو بینک میں رکھ کر سود لیا جاتا ہے اور بہانہ یہ ہوتا ہے کہ اب کمانے کے قابل نہیں۔ کاروبار اگر لاکھوں میں ہے تو اسے کروڑوں میں کرنے کے لئے سودی قرض لئے جا رہے ہیں۔ بیمہ پالیسی والے لوگوں کی غلط رہنمائی کر کے سودی پالیسی پر لگا رہے ہیں۔ کئی بینک والے کہتے ہیں کہ ہم آپ کو نفع دیں گے جو فکس نہ ہوگا، ہم آپ کے پیسے کو آگے کاروبار میں لگاتے ہیں، جس حساب سے نفع ہوگا اس

Marfat.com

حساب سے آپ کو نفع دے گے۔لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ سود نہیں جبکہ یہ بھی سود ہی ہے۔الغرض لوگوں نے جہاں اور ناجائز وحرام کاموں کو جائز سمجھ لیا وہیں سود کو بھی حلال سمجھنا شروع ہو گئے ہیں۔اسی کے متعلق حدیث میں پیشین گوئی فرمائی گئی چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے "اذا استحلت هذه الامة الخمر بالنبيذ والربا بالبيع والسحت بالهدية واتجروا بالزكوٰة فعند ذلك هلاكهم ليزدادوا اثما۔" ترجمہ اس امت کا شراب کو اور سود کو کاروبار میں حلال بنالینا، رشوت کو تحفہ اور زکوۃ کے مال سے تجارت کرنا ان کی ہلاکت کا سبب بن جائے گا کیونکہ (ان کے سبب) وہ دن بدن گناہ میں بڑھتے ہی چلے جائیں گے۔

(کنز العمال، کتاب القیامة،قسم الاول، حرف قاف ،جلد14،صفحه 102،بیروت)

قرض پر جس انداز سے جتنا بھی نفع ملے وہ سود ہوتا ہے چنانچہ حضور (صلی الله علیه وآله وسلم) نے ارشاد فرمایا "كل قرض جر منفعة فهو ربا" ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع کھینچے وہ سود ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبه ، کتاب البیوع ،باب کل قرض --جلد06،صفحه 180،دار سلفیة، ہند)

جس طرح سود لینا حرام ہے اسی طرح سود دینا بھی حرام ہے۔ صحیح مسلم میں ہے "لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل الربوا و موكله و كاتبه و قال هم سواء" ترجمہ: رسول اللہ نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور اس کے لکھنے والے پر لعنت فرمائی اور فرمایا وہ سب برابر ہیں۔

(مسلم شریف، کتاب المساقاة والمزارعة،باب الربا،جلد 03،صفحه1219،بیروت)

سود کی حرمت قبل از اسلام

دین عیسوی وموسوی میں بھی سود کی حرمت موجود تھی۔لیکن وہ لوگ باز نہ آئے۔

Marfat.com

کتاب الربا میں ہے۔ فھو محرم فی التوراۃ والانجیل والقرآن لافی القرآن وحدہ" ترجمہ: سود کی حرمت فقط قرآن ہی میں نہیں بلکہ تورات اور انجیل میں بھی ہے۔

(کتاب الربا، صفحہ 3، دار الفکر العربی، القاہرۃ)

افلاطون سود کے خلاف تھا جبکہ ارسطو نے لوگوں میں جو کاروبار کے طرق جاری کئے ان میں سے تیسرا سودی نظام تھا۔ جس کی تفصیل مذکورہ کتاب "الربا" میں موجود ہے۔

اولیاء اللہ کا سود سے بچنے کا ذہن

سیدنا امام اعظم امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ایک جنازہ پڑھنے تشریف لے گئے، دھوپ کی بڑی شدت تھی اور وہاں کوئی سایہ نہ تھا، ساتھ ہی ایک شخص کا مکان تھا، جس کی دیوار کا سایہ دیکھ کر لوگوں نے امام اعظم سے عرض کی: حضور! اس مکان کے سایہ میں کھڑے ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا: اس مکان کا مالک میرا مقروض ہے اور اگر میں نے اس کی دیوار سے کچھ نفع حاصل کیا تو میں ڈرتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے نزدیک کہیں سود لینے والوں میں شمار نہ ہو جاؤں۔ کیونکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جس قرض سے نفع لیا جائے وہ سود ہے۔ چنانچہ آپ دھوپ ہی میں کھڑے رہے۔

(تذکرۃ الاولیاء، صفحہ 188)

قرض سے تنگدستی کیسے آتی ہے؟

قرض لیتے ہوئے اگر یہ نیت ہے کہ بعد میں قرض خواہ کو ذلیل کروں گا، اسے واپس نہ کروں گا تو یہ قرض آدمی کے کاروبار و مال وغیرہ کی تباہی و بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔ سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ سے مروی حدیث کہ "أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من أخذ أموال الناس یرید إتلافھا أتلفہ اللہ۔" ترجمہ: حضور نے فرمایا: جو

Marfat.com

کسی سے مال لے کہ ضائع کرے گا یعنی واپس نہیں کرے گا اللہ عزوجل اس کا مال ضائع کرے گا۔

(سنن ابن ماجه ، كتاب الصدقات، باب من ادان دينا، جلد 02، صفحه 806 ، بيروت)

قرض اور نیت

قرض لینے میں یہ نیت ہونی چاہئے کہ بروقت بلکہ وقت سے پہلے لوٹانے کی پوری کوشش کروں گا۔ اگر اچھی نیتیں کی جائیں تو مدد باری تعالیٰ بھی شامل حال رہتی ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا "مامن مسلم يدان دينا يعلم الله منه أنه يريد أداء ه إلا أداه الله عنه في الدنيا۔" ترجمہ: جو مسلمان قرض لے اور اللہ عزوجل کو پتہ ہے کہ یہ لوٹانے کی نیت رکھتا ہے تو اللہ عزوجل دنیا میں اس کے قرض کو ادا کروا دے گا۔

(سنن ابن ماجه ، كتاب الصدقات، باب من ادان دينا، جلد 02، صفحه 805، بيروت)

قرض اور نیک لوگ

نیک آدمی کا قرض ادا ہو ہی جاتا ہے، خواہ زندگی میں خود ادا کرے یا بعد موت اس کے وارث ادا کریں۔ ظاہر ہے کہ ایسا آدمی بغیر ضرورت قرض لے گا ہی نہیں۔ رب تعالیٰ کا خوف رکھنے والا قرض سے حتی الامکان بچتا ہے۔

مقروض بروز قیامت چوروں کی صف میں

اگر قرض لیتے وقت لوٹانے کی نیت نہ ہو تو دنیا میں بھی اس کا نقصان اُٹھائے گا آخرت میں بھی۔ ایسا آدمی بے ضرورت بھی قرض لے لیتا ہے اور ناجائز طور پر بھی۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا "أيما رجل يدين دينا وهو مجمع أن لا يوفيه إياه لقي الله سارقا" ترجمہ: جو قرض لے اور اس کی نیت لوٹانے کی نہ ہو تو وہ اللہ عزوجل سے

Marfat.com

بحالت چور ملے گا۔

(سنن ابن ماجه ، کتاب الصدقات، باب من ادان دینا،جلد02،صفحه805،بیروت)

آخرت میں رسوائی

قرض حق العبد ہے، بغیر ادا کیے یا قرض خواہ کے معاف کیے ساقط نہیں ہوتا اور اللہ بچائے کسی کا مال دبانے سے کہ کتب میں تصریح ہے کہ کسی کے تین پیسے دبا لینے کے عوض سات سو باجماعت نمازیں دینا ہوں گی۔ چنانچہ امام احمد رضا خان (علیہ رحمۃ الرحمن) فرماتے ہیں: ''اگر اس حالت میں مر گیا اور دَین (قرض) لوگوں کا اس پر باقی رہا، اس کی نیکیاں ان کے مطالبہ میں دی جائیں گی اور کیونکر (کس طرح) دی جائیں گی تقریباً تین پیسہ دَین (قرض) کے عوض سات سو نمازیں باجماعت "کما فی الدرالمختار وغیرہ من معتمدات الاسفار والعیاذباللّٰہ العزیز الغفار۔" (جیسا کہ درمختار وغیرہ معتمد کتب میں ہے۔ اللہ عزیز غفار کی پناہ۔) جب اس کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی ان کے گناہ ان کے سر پر رکھے جائیں گے " ویلقی فی النّار" اور آگ میں پھینک دیا جائے گا، یہ حکم عدل ہے، اور اللہ تعالیٰ حقوق العباد معاف نہیں کرتا جب تک بندے خود معاف نہ کریں۔

(فتاوٰی رضویه، جلد25،صفحه69،رضا فائونڈیشن،لاہور)

قرض لوٹانے کے احکام

موجودہ دور میں لوگ مصیبت کے وقت عاجزی کرتے ہوئے قرض لے لیتے ہیں لیکن جب دینے کا وقت آتا ہے تو قرض خواہ کو عاجز کر دیتے ہیں۔ قرض خواہ عدالتوں اور پنچائیتوں کے ذریعے اپنا قرض واپس لیتا ہے اور جو بے چارہ کوٹ کے ذریعہ قرض واپس لیتا ہے اگر اسے قرض مل بھی جائے پھر بھی پچھتاتا ہے کیونکہ اتنا قرض نہیں ہوتا

Marfat.com

جتنا بذریعہ کوٹ لینے میں خرچہ ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اب مسلمان ایک دوسرے کو قرض نہیں دیتے۔ اسلامی تعلیمات یہی ہیں کہ قرض بروقت اور اچھے طریقے سے لوٹایا جائے ۔ابن ماجہ میں ابو ہریرہ سے مروی" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن خير كم أو من خير كم احسنكم قضاء۔ " ترجمہ: رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا :تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرض کو اچھے طریقے سے لوٹائے۔

(سنن ابن ماجه ، كتاب الصدقات، باب حسن القضاء ،جلد02،صفحه809،بيروت)

قرض لوٹانے کا اچھا طریقہ

(1) قرض لوٹانے کا اچھا طریقہ یہ ہے کہ قرض جلد واپس کیا جائے۔

(2) واپس کرتے وقت قرض خواہ کے جان و مال میں برکت کی دعا کرے.

(3) اس کا شکریہ ادا کیا جائے.

(4) بلا مشروط و بلا نیت سود کچھ اپنے پاس سے زیادہ دیا جائے۔

نسائی شریف میں اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں: مجھ سے حضور اقدس(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قرض لیا تھا جب حضور کے پاس مال آیا، ادا فرما دیا اور دعا دی کہ ((بارك الله لك فى أهلك ومالك إنما جزاء السلف الحمد والأداء صحيح)) ترجمہ: اللہ تعالیٰ تیرے اہل و مال میں برکت کرے اور فرمایا: قرض کا بدلہ شکریہ ہے اور ادا کر دینا۔

(سنن نسائی، كتاب البيوع،با ب استقراض،جلد7،صفحه314،مطبوعه ،حلب)

مصنف عبد الرزاق میں ہے "عن شعبة قال سألت الحكم و حمادا عن الرجل يقبض الرجل الدراهم فيرد عليه خيرا منها قالا إذا كان ليس من نيته فلا

Marfat.com

یسألکس۔ "ترجمہ: حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حکم وحماد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو دراہم قرض لے کر بعد میں زیادہ لوٹاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں جبکہ قرض دینے والے نے قرض سے زیادہ لینے کی نیت سے نہ دیا ہو۔

((مصنف عبد الرزاق، کتاب البیوع، باب قرض جر منفعۃ، جلد 8، صفحہ 147، المکتب الإسلامی بیروت)

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی سے قرض لیا پھر اس سے بہتر واپس کیا، وہ شخص کہنے لگا آپ کے دراہم میرے دیئے ہوئے سے عمدہ ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہے۔" ولکن تقسی بذلك طیبة۔ ترجمہ: لیکن قرض اچھے انداز سے لوٹانے میں مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے۔((موطأ الإمام مالك، صفحہ 367، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

قرض دینے میں قرضخواہ کے مقاصد

مصنف عبد الرزاق میں بروایت امام مالک ہے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر عرض کی: میں نے ایک شخص کو قرض دیا ہے اور روئے سے نفیس لینے کی شرط رکھی ہے۔ اُنہوں نے کہا: یہ سود ہے۔ اُس نے پوچھا تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: قرض کی تین صورتیں ہیں "سألت تریدبه وجه الله فلك وجه الله وسلف تربد به وجه صاحبه فلیس لك إلا وجهه وسلف اسلفته لتأخذ به خبیثا بطیب قال فكیف تأمرنی قال أری أن تشق صكك فإن أعطاك مثل الذی أسلفته قبلته وإن أعطاك دون الذی أسلفته فأخذته أجرت وإن أعطاك أفضل مما أسلفته طیبة بها نفسه فتلك لك شكر شكره لك وهو أجر ما أنتظرته۔"

(1) ایک وہ قرض ہے جس سے مقصود اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنا ہے، اس

Marfat.com

میں تجھے اللہ عزوجل کی رضا ملے گی۔

(2) دوسرا وہ قرض ہے جس سے مقصود کسی شخص کی خوشنودی ہے اس قرض میں صرف اُس کی خوشنودی حاصل ہوگی۔

(3) اور تیسرا وہ قرض ہے جو تو نے اس لئے دیا ہے کہ طیب دیکر خبیث حاصل کرے، اُس شخص نے عرض کی: اب مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: سودی دستاویز پھاڑ ڈال پھر اگر وہ قرضدار ویسا ہی ادا کرے جیسا تو نے اُسے دیا تو قبول کر اور اگر اُس سے کم ادا کرے اور تو نے لے لیا تو تجھے ثواب ملے گا اور اگر اُس نے اپنی خوشی سے بہتر ادا کیا تو یہ شکریہ ہے۔

(مصنف عبد الرزاق، کتاب البیوع، باب قرض جر منفعة، جلد8، صفحہ146، المکتب الإسلامی، بیروت)

قرض واپس کرتے وقت کی دعا

جب کسی کو قرض واپس کریں تو اسے یہ دعا دیں "بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِی أَهْلِكَ وَمَالِكَ" ترجمہ: اللہ تعالیٰ تیرے گھر اور مال میں برکت دے جیسا کہ حدیث میں ہے: عبداللہ بن ربیع اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے چالیس ہزار روپے قرض لئے پھر جب آپ کے پاس مال آیا تو آپ نے مجھے قرض لوٹا دیا اور یوں دعا دی "بارك الله لك فی أهلك و مالك"

(سنن کبری للنسائی، کتاب البیوع، باب الاستقراض، جلد04، صفحہ57، دار الکتب العلمیة، بیروت)

مقروض ہونے کی حالت میں مرنا

مقروض کو چاہئے کہ جتنی جلدی ہو سکے قرض سے آزاد ہو جائے خصوصاً بیماری کی حالت میں کیونکہ بیماری موت کا پیغام ہوتی ہے۔ تکبر، غرور اور قرض سے بری مرنے پر

Marfat.com

جنت کی بشارت ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں ہے "من فارق الروح الجسد وھو بریء من ثلاث دخل الجنة من الکبر والغلول والدین" ترجمہ: جس کی روح جسم سے اس حالت میں جدا ہوئی کہ وہ تکبر، غرور اور قرض سے بری ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔

(سنن ابن ماجه ، کتاب الصدقات، باب التشدید فی الدین، جلد02، صفحه806، دار الفکر، بیروت)

ریاض الصالحین میں ابو ہریرہ سے حدیث مروی ہے کہ " قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نفس المؤمن معلقة بدینه حتی یقضی عنه" ترجمہ: رسول اللہ نے فرمایا: مومن کی جان اس کے قرض کے ساتھ معلق رہتی ہے جب تک اس کی طرف سے قرض ادا نہ کر دیا جائے۔

(ریاض الصالحین ،باب تعجیل قضاء الدین--جلد02، صفحه30، الفاروق فاؤنڈیشن، لاہور)

نسائی میں ہے حضور (صلی الله علیه وآله وسلم) نے فرمایا "و الذی نفسی بیده لو أن رجلا قتل فی سبیل الله ثم أحیی ثم قتل ثم أحیی ثم قتل وعلیه دین ما دخل الجنة حتی یقضی عنه دینه حسن۔" ترجمہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر بندہ راہ خدا میں شہید ہو پھر زندہ کیا جائے پھر شہید ہو پھر زندہ کیا جائے پھر شہید ہو اور اس پر قرض ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا جب تک اس کی طرف سے اچھی طرح قرض ادا نہ کر دیا جائے۔

(سنن نسائی، کتاب البیوع، باب التغلیظ فی الدین، جلد7، صفحه314، حلب)

لہٰذا ورثہ کو چاہئے کہ اپنے والدین اور عزیز و اقارب کا فورا قرض اتاریں، او راچھی طرح اتاریں بلکہ شریعت میں تو مرنے والے کے مال سے کفن دفن کے بعد قرض نکالنے کا حکم ہے پھر تہائی وصیت پر عمل ہے جو بچ جائے اس کی ورثہ میں تقسیم ہوگی۔

Marfat.com

موضوع اختیار کرنے کا سبب

ایک عرصہ سے ذہن میں یہ بات تھی کہ کتاب فقط ایسے موضوع پر لکھوں گا جس پر پہلے مارکیٹ میں کوئی کتاب نہ ہو، لیکن ایسی صورت حال کسی بھی موضوع سے متعلق نظر نہ آئی فقہ کے ابواب پر کئی ایک فتاوی جن میں فتاوی رضویہ سرفہرست ۔اور کتب کی طرف جائیں تو بہار شریعت سے بڑھ کر فقہی احکام پر مشتمل اس سے زیادہ کوئی جامع کتاب نہیں وعلی ھذا القیاس ۔بہر کیف ایک دن میں بہار شریعت کی فہرست دیکھ رہا تھا کہ اچانک میری نظر قرض کے مسائل کے بیان پر پڑی تو ذہن میں آیا کہ اس موضوع پر باقاعدہ طور پر مارکیٹ میں کوئی کتاب نہیں فتاوی وکتب میں بھی ایک جگہ اس کے گنتی کے ناکافی مسائل مذکور ہوتے ہیں حالانکہ قرض کے مسائل کی حالت یہ ہے کہ طہارت سے لے کر وراثت تک جگہ جگہ اس کی ضرورت پڑتی ہے، ذہن بنا کہ قرض کے مسائل جو ہر باب میں یقینی طور پر استعمال ہوتے ہیں کیوں نہ ہو کہ انہیں ایک جگہ اکٹھا کردوں اور مثل ''احکام الصغار'' بنادوں تا کہ قرض سے متعلق اکثر درپیش مسائل کو جگہ جگہ ڈھونڈنے کی بجائے محتاج کو ایک جگہ باسانی مل سکیں، چنانچہ میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ اب مجھے یہ کرنا ہے چاہے کتنا ہی وقت لگے۔جس دن مفتی امجد علی اعظمی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی فقید المثال کتاب ''بہار شریعت'' سے قرض کے مسائل پر لکھنے کا ذہن بنا اسی دن سے میں نے دوران مطالعہ قرض کے مسائل کو ہائی لائٹ کرنا شروع کردیا۔سب سے پہلے تو میں نے بہار شریعت میں جہاں جہاں قرض کے مسائل پھیلے ہوئے تھے ان کو ایک جگہ پر اکٹھا کیا، بعدہ فتاوی رضویہ اور تمام اہل سنت کے اردو فتاوی جو شائع ہو چکے ان کا بغور مطالعہ کیا، فتاوی عالمگیری کی تمام جلدوں میں قرض کے احکام کو تلاش کیا، جو مناسب لگا اسے اس کتاب کا

Marfat.com

حصہ بنایا نیز اس کے علاوہ سینکڑوں متداول ومعروف وغیر معروف کتب فقہ وحدیث وشروح حدیث میں جہاں بھی قرض ودین سے متعلق کوئی مسئلہ ملتا اس پر نشان لگاتا اور اگر وقت ہوتا تو فوراً اسے پاس لکھ لیتا۔ یہ سلسلہ کئی ماہ بلکہ ایک سال تک ایسے ہی جاری رہا جب میں نے محسوس کیا کہ اب قرض سے متعلق مسائل کا اچھا خاصہ مواد میرے پاس اکٹھا ہو چکا ہے تو پھر ان کو سوال و جواب کی شکل دینا شروع کر دی۔ سب سے پہلے بہار شریعت کی طرز پر ایک فہرست تیار کی جیسے کتاب الطہارۃ، کتاب الصلوۃ، کتاب البیوع وغیرہ تو جو مسئلہ جس باب سے تعلق رکھتا تھا اسے اس باب میں ڈال دیا تا کہ قاری کو اگر خرید وفروخت میں قرض کے مسئلہ کی ضرورت پڑے تو وہ اس کتاب کے کتاب البیوع یعنی خرید وفروخت کے باب میں دیکھے اور جسے زکوۃ وقربانی وصدقہ فطر کے موقعہ پر قرض سے متعلق مسئلہ کی ضرورت ہو کہ آیا مجھ پر زکوۃ قربانی وفطرہ لازم ہے یا نہیں وہ اپنے مسئلہ کو اسی باب میں دیکھے۔

موضوع کی اہمیت

اس کی اہمیت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ فقہی موضوع ہے۔ فقہی کتب میں ہر موضوع پر الگ الگ کتاب ہے جیسے کتاب الطہارت، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ، حج، بیوع وغیرہ اور ہر موضوع میں کسی نہ کسی صورت میں قرض کے احکام مذکور ہیں، اس لئے فقہ کے کئی موضوعات کو نقل کر کے اس میں قرض کے احکام کو لکھا ہے۔ قرض کے موضوع پر اس انداز میں لکھی گئی یہ پہلی کتاب ہے۔ اب قرض کے ان مسائل کو بیان کیا جاتا ہے کہ جو فقہ کے ابواب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ راقم الحروف اللہ عزوجل کی بارگاہ میں انبیاء وصحابہ واولیاء کے وسیلہ سے دعا گو ہے کہ وہ عزوجل میری اس دینی خدمت کو اپنی بلند بارگاہ میں قبول

Marfat.com

فرمائے اور اسے مقبول ومفیدِ ہر عام وخاص بنائے ۔آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسلم وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

اظہار تشکر

الحمداللہ یہ الفاظ لکھتے وقت میں سرور کی ایک کیفیت کو محسوس کر رہا ہوں اور ایک نظر اپنی طرف کرتے ہوئے سوچ رہا ہوں کہ کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ میں بھی کوئی دین کی ایسی خدمت کرسکوں گا۔ یہ اللہ عزوجل اور پیارے حبیب(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)کا خاص کرم ہے۔اور میں اللہ عزوجل کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علماء ومفتیان کرام کی صحبت سے نوازا جن کی برکتوں اور فیض سے آج میں اس مقام پر ہوں۔اس حدیث کہ " من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ"جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ عزوجل کا بھی شکر ادا نہ کیا۔ کے تحت میں سب سے پہلے اپنے پیارے بھائی مولوی مبارک علی عطاری کا شکریہ ادا کروں گا کہ جن کی کوششوں سے میں پنجاب کے شہر گوجرانوالہ کے ایک گاؤں سے اٹھ کر کراچی درس نظامی عالم کورس کرنے کے واسطے گیا اور وہاں جا کر بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولینا محمد الیاس عطار قادری رضوی کے بنائے ہوئے گلشن جامعہ المدینہ گلستان جوہر کراچی میں داخل ہوا، چند دن وہاں ابتدائی کتب پڑھنے کے بعد کثیر تعداد کی وجہ سے ہمیں قریبی شاخ جامعۃ المدینہ جیلانی گلشن اقبال میں منتقل کر دیا گیا۔میں سمجھتا ہوں یہی میری کامیابی کی شاہراہ تھی۔

عظیم محسن شیخ الحدیث مفتی محمد سجاد عطاری آف تونسہ شریف

ابتدائی تین سال کی جملہ کتب میں نے مفتی سجاد عطاری المدنی سے پڑھیں

Marfat.com

اور میں برملا کہتا ہوں کہ درس نظامی کے دوران علمی فیضان جو میں نے ان سے پایا کسی سے نہ پایا اسی لئے میں انہیں اپنا سب سے بڑا استاد سمجھتا ہوں۔

ضروری نوٹ

چونکہ پوری کتاب فقہی مسائل وانداز فقہی پر مشتمل ہے جس کی وجہ سے جگہ جگہ فقہی اصطلاحات کا استعمال کیا گیا ہے جیسے مثلی ،عددی، دین، مستقرض، مقرض، دین حالی ،معجّل، میعادی، حوالہ، کفالہ وغیرہ۔لہٰذا قارئین کی آسانی کے پیش نظر حتی المقدور کتاب میں موجود فقہی اصطلاحات کو ایک جگہ اکٹھا کر کے ان کی آسان تعریف ومعانی لکھ دیئے گئے. تا کہ قاری کو کتاب سمجھنے اور سمجھ کر مسائل کو یاد رکھنے میں آسانی ہو اور مقصود کتاب پورا ہو۔ جیسے ایک ہی سوال میں محیل محتال اور محتال الیہ اور مقرض ومستقرض کے لفظ استعمال ہوں اور پڑھنے والا سوچتا رہے کہ یہ کیا چیزیں ہیں، انہی کے چکر میں وہ نفس مسئلہ کو نہ سمجھ پائے اور کتاب کو بند کر کے رکھ دے اور مقصود پورا نہ ہو لہٰذا میرا ہر وہ بھائی جو اس کتاب کا مطالعہ کرے وہ ان اصطلاحات کے پڑھے بغیر آگے نہ چلے ،معذرت کے ساتھ درس نظامی پڑھنے والے، مفتی کورس کرنے والے بھی خود کو ان اصطلاحات کے مطالعہ سے مستغنی نہ سمجھیں۔ان شاء اللہ عزوجل میں پرامید ہوں کہ جو ان اصطلاحات کو سمجھ کر کتاب پڑھے گا وہ خود محسوس کرے گا کہ میں نے قرض کے احکام پر کچھ پڑھا ہے اور سمجھ کر پڑھا ہے۔علماء بالخصوص اپنے اساتذہ سے عرض کروں گا کہ میری اس کتاب میں کوئی غلطی دیکھیں تو میری رہنمائی ضرور بضرور فرمائیں۔

Marfat.com

۞...فقہی اصطلاحات کا بیان...۞

اس کے ضمن میں کتاب میں استعمال ہونے والی فقہی اصطلاحات کے فقہی معانی اور بعض جو آسان ہیں کہ عموی طور پر لوگوں میں استعمال ہوتے رہتے ہیں ان کے آسان معانی کو بیان کیا گیا ہے۔

قرض کی تعریف

مقاییس اللغۃ میں ہے"(قرض)وھو یدل علی القطع .یقال:قرضت الشیء بالمقراض،والقرض:ما تعطیه الإنسان من مالك لتقضاه۔" ترجمہ:قرض کاٹنے پر دلالت کرتا ہے۔کہا جاتا ہے میں نے قینچی سے اس شے کو کاٹا۔انسان کا اپنے مال سے کسی کو کچھ دینا اور بعد میں واپس لینا قرض کہلاتا ہے۔

(مقاییس اللغۃ،باب القاف والراء،قرض،جلد05،صفحہ71،دارالفکر،بیروت)

سودی قرض

تھذیب اللغۃ میں ہے"فالحرامُ کُلّ قَرْض یُؤخذ بِهِ أکثر مِنْهُ، أو تجر بِهِ مَنْفعة، فَحَرَام۔" ترجمہ:ہر وہ قرض سودی و ناجائز ہے جس میں دئے سے زیادہ لیا جائے یا اس کے ذریعے سے کوئی منفعت حاصل کی جائے۔

(تہذیب اللغۃ،باب الراء والباء،جلد15،صفحہ196،داراحیاء التراث العربی)

مقرض

موسوعہ فقھیہ کویتیہ میں ہے"اگر"ز" پر زیر پڑھیں تو قرض دینے والا اور جہاں"ز" پر زبر لکھی ہو اس وقت اس کا معنی جس کو قرض دیا جائے یعنی مقروض۔

مستقرض

Marfat.com

مقروض کو کہتے ہیں۔ جو شے دی جائے اس کو بھی قرض کہتے ہیں۔ جو قرض دیتا ہے اسے قرض خواہ، مُقرِض کہتے ہیں۔ اور جو قرض لیتا ہے اسے مقروض، مُقتَرِض، مُستَقرِض کہتے ہیں۔ (موسوعہ فقہیہ کویتیہ، جلد 33، صفحہ 111، مطابع دار الصفوۃ -مصر)

اِستسلاف اور اِسلاف

"اِستِسلاف" کا معنی قرض لینا ہوتا ہے اور اِسلاف قرض دینے کو کہتے ہیں اور ان کا معنی ادھار دینا بھی ہے۔

قرض اور دَین میں فرق

امام نسفی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) لکھتے ہیں "دَیْنٌ وَالدَّیْنُ غَیْرُ الْقَرْضِ ذَاكَ اسْمٌ لِمَا یُقْرَضُ فَیُقْبَضُ وَهَذَا اسْمٌ لِمَالٍ یَصِیرُ فِی الذِّمَّةِ بِالْعَقْدِ۔" یعنی دین کسی شے کا عوض ہوتا ہے مثلاً کوئی شے آپ نے ادھار خریدی تو اس کا ثمن گویا آپ پر قرض ہے۔ جسے شرع میں دَین کہا جاتا ہے اور ایک یہ کہ آپ نے زید سے ہزار روپے بوجہ ضرورت لئے یہ دین نہیں حقیقت میں قرض ہے۔ (طلبة الطلبة فی الاصطلاحات الفقهية، كتاب المكاتب، صفحه 64)

أحكام القرآن میں ہے "أن الدين عبارة عن كل معاملة كان أحد العوضين فيها نقدًا والآخر فی الذمة، فإن العين عند العرب ما كان حاضرًا، والدين ما كان غائبًا۔" ترجمہ: دین سے مراد ہر وہ معاملہ جس میں ایک طرف سے نقد اور دوسری طرف سے ادھار ہو۔ عربیوں کے نزدیک عین وہ جو موجود ہو اور دین وہ جو موجود نہ ہو۔ (ابن العربی، أبو بكر محمد بن عبد الله :أحكام القرآن، دار الفكر، بيروت، جلد 1، صفحه 327)

دائن، مدیون

Marfat.com

دَین کی تعریف دیکھیں ۔جس نے لینے ہوتے ہیں یعنی قرض خواہ وہ دائن کہلاتا ہے اور جس سے لینے ہوتے ہیں یا جس نے دینے ہوتے ہیں وہ مدیون یعنی (مقروض) کہلاتا ہے۔دوسروں لفظوں میں مدیون مقروض کو کہتے ہیں اور دائن قرض خواہ کو کہتے ہیں۔

دارالاسلام، دارالحرب

دارالاسلام وہ ملک ہے کہ جس میں اسلامی سلطنت ہو، اور دارالحرب وہ ہے جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو جیسے یورپ ۔دارالاسلام میں اور بھی تفصیل ہے جیسے کوئی پہلے تھا اب نہیں اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائر اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان واقامت وجماعت باقی رکھے اور اگر شعائر کفر جاری کئے اور شعائر اسلام یک لخت اٹھادئے اور اس میں کوئی شخص امان اول پر باقی نہ رہا، اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام سے گھری ہوئی نہیں تو دار الحرب ہوجائے گا، جب تک یہ تینوں شرطیں جمع نہ ہوں کوئی دارالاسلام دارالحرب نہیں ہوسکتا۔

سفاتج، ہنڈی

کسی کو لاہور میں قرض دینا اور یہ شرط لگانا کہ واپس کراچی میں لوں گا تاکہ راستے میں اس کا مال چوری وغصب سے بچ جائے۔کتاب التعریفات میں لکھا ہے "وھی اقراض لسقوط خطر الطریق ۔ " ترجمہ: راستہ کے خطرے سے بچنے کے لئے قرض دینا۔ (کتاب التعریفات، السفاتج، صفحہ 86، مکتبۃ رحمانیہ، اردو، بازار، لاہور)

میعاد، قرض میعادی اور غیر میعادی

میعاد کا معنی مدت مقرر کرنا ہے۔قرض غیر معیادی وہ جس کا مطالبہ ہر وقت کیا

Marfat.com

جاسکتا ہے جیسے عام طور پر کسی ضرورت کے لیے قرض لیتے ہیں اور کچھ دن بعد واپس کر دیتے ہیں یہ قرض غیر میعادی ہے یعنی جسے قرض خواہ جب چاہے جس وقت چاہے کہہ دے کہ میرا قرض واپس کرو اگر چہ مدت مقرر کی ہو۔ اور دین یعنی قرض میعادی جس کا مطالبہ ہر وقت نہیں کیا جاسکتا بلکہ طے شدہ مدت کے بعد ہی کیا جاتا ہے۔

(ملخص از وقارالفتاوی، جلد 02، صفحہ 395، بزم وقارالدین، کراچی)

استدانۃ: اس کا معنی بھی قرض لینا ہے۔

ثمن اور قیمت

مارکیٹ ولوگوں کے مابین ایک شے کی جو ویلیو ہوا سے قیمت کہتے ہیں اور جو بائع ومشتری یعنی خریدنے و بیچنے والے کے درمیان رقم طے ہو جائے کہ اتنے میں لینی ودینی ہے وہ ثمن کہلاتا ہے۔ قیمت چیز کے معیار کے مطابق ہوتی ہے جبکہ ثمن برابر، کم یا زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ الفروق اللغویہ للعسکری میں ہے "أن القيمة هى المساوية لمقدار المثمن من غير نقصان ولا زيادة والثمن قد يكون بخسا وقد يكون وفقا وزائدا والملك لا يدل على الثمن فكل ما له ثمن مملوك وليس كل مملوك له ثمن۔" یعنی قیمت وہ ہوتی ہے جو کسی چیز کی مقدار کے برابر ہو۔ کم زیادہ نہ ہو۔ جبکہ ثمن کم برابر، کبھی کم تو کبھی زیادہ ہوتا رہتا ہے۔

(الفروق اللغویہ للعسکری، الباب التاسع عشر، الفرق بین القیمة والثمن، جلد 01، صفحہ 238، مصر)

عاریت

"وقد عرفها الفقهاء بأنها إباحة المالك منافع ملكه لغيره بلا عوض۔" ترجمہ: فقہاء نے عاریت کی تعریف یہ کی ہے کہ اپنی شے بلاعوض کسی کو نفع حاصل

Marfat.com

کرنے کے لئے دے دینا عاریت کہلاتا ہے۔(جیسے کسی کو کتاب پڑھنے کے لئے دینا، گاڑی تھوڑی دیر کے لئے بوقت ضرورت دینا اور کرایہ نہ لینا)

(فقه السنة،جلد03،صفحه293،دار الكتاب العربی، بيروت،لبنان)

حوالہ

مجمع الضمانات میں ہے:"الحوالة:نقل الدين،أو المطالبة من ذمة إلى ذمة ۔"ترجمہ:قرض کا ذمہ دوسرے پر ڈالنا۔

(مجمع الضمانات الباب الحادی والعشرون،جلد01،صفحه282،دار الكتاب الاسلامی)

اسے عام زبان میں قرضہ کی اترائی بھی کہتے ہیں کہ جب کوئی دوسرے کے قرض کی ادائیگی کی ذمہ داری لے لیتا ہے تو اصل قرض دار قرض سے بری ہو جاتا ہے اب ذمہ داری لینے والے نے ہی ادا کرنا ہوتا ہے اسے حوالہ کہتے ہیں۔

محیل: مقروض کو کہتے ہیں۔

محتال علیہ: جو قرض ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے۔

محتال اور محتال لہ: قرض خواہ کو کہتے ہیں۔

کفالہ

مکلة الاحکام العدلیة میں ہے"الكفالة ضم ذمة إلى ذمة فی المطالبة بشیء یعنی أن یضم أحد ذمة آخر ویلتزم أیضا المطالبة التی لزمت فی حق ذلك۔"یعنی کفالت کا لفظی معنی ملانا ہے۔اور شرع میں اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ملا دے۔ اور آسان لفظوں میں کسی معاملے میں جو ضمانتی بنایا جاتا ہے تو اس معاملہ کو کفالت کہتے ہیں۔

Marfat.com

(مکملة الاحکام العدلیه،الکتاب الثالث،المقدمة فی اصطلاح۔۔۔، جلد01،صفحه115،نورمحمد کتب خانه،آرام باغ کراچی)

طالب یا مکفول له: قرض خواه کو کہتے ہیں۔

اصیل یا مکفول عنہ: مقروض کو کہتے ہیں۔

کفیل: ضمانتی کو کہتے ہیں۔

مکفول بہ: جس شے کی ضمانت لی جائے۔

ودیعت

ملتقی الابحر میں ہے "الإیداع تسلیط المالك غیره علی حفظ ماله، والودیعة ما یترك عند الأمین للحفظ وهی امانة۔" ترجمہ: کسی کو اپنے مال کی حفاظت کی ذمہ داری دینا ایداع کہلاتا ہے اور کسی امانت دار کے پاس اپنے مال کو حفاظت کے لئے رکھوانا ودیعت ہے جسے ہم امانت بھی کہتے ہیں۔

(ملتقی الابحر، کتاب الودیعة،جلد01،صفحه466،دار الکتب العلمیة،بیروت)

یعنی جس مال کو حفاظت میں رکھوایا اسے بھی ودیعت کہتے ہیں جسے عام طور پر امانت کہا جاتا ہے۔

مودِع: جو امانت رکھواتا ہے اسے مودِع کہتے ہیں۔

مودَع: اور جس کے پاس رکھی جاتی ہے اسے مودَع کہتے ہیں۔

حج بدل

جس شخص پر حج فرض ہوا لیکن وہ کسی وجہ سے نہ کر سکا حتی کہ اس حال کو پہنچ گیا کہ اب خود حج کو نہیں جا سکتا تو اس پر فرض ہوتا ہے کہ وہ کسی کو اپنی طرف سے حج کرنے کے

Marfat.com

لئے بھیجے اسے حج بدل کہتے ہیں۔ملاعلی قاری(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) لکھتے ہیں"اعلم ان کل من وجب علیہ الحج وعجزعن الاداء بنفسہ یجب علیہ الاحجاج۔" ترجمہ:یادرہے کہ جس پرحج فرض ہوامگروہ خوداداسے عاجزہوگیاتواس پرواجب ہے کہ کسی سے حج کروائے۔

(مناسك ملاعلی قاری،باب الحج عن الغیر،صفحہ 476،مکتبۃ فاروقیہ، کوئٹہ)

بیع سلم

کتاب التعریفات میں ہے:"السلم:هوفی اللغة: التقدیم والتسلیم۔فی الشرع:اسم لعقدیوجب الملك للبائع فی الثمن عاجلاوللمشتری فی المثمن آجلا،فالمبیع یسمی مسلم فیه والثمن یسمی رأس المال والبائع یسمی مسلماالیه والمشتری یسمی رب السلم۔" ترجمہ:سلم کالغوی معنی کسی شےکواور پہلے سپردکرناہے۔اورفقہ میں بیع سلم سے مرادیہ ہے کہ وہ خریدوفروخت کہ جس میں بیچنے والے کو پہلے تمام کاتمام ثمن (رقم) دیناضروری ہواورمبیع یعنی جس چیزکوخریداہے وہ کم ازکم ایک ماہ بعددینی ہو۔اس میں جوبیچتاہے اسے مسلم الیہ اور جوخریدتاہے اسے رب السلم اور رقم کوراس المال کہتے ہیں۔

(کتاب التعریفات،سلم،صفحہ 87،مکتبہ رحمانیہ،اردوبازارلاہور)

مسلم فیہ:مبیع کوکہتے ہیں یعنی جس چیزکوخریداجارہاہے۔

بیع عینہ

قرض سے نفع حاصل کرنے کاجائزمعاملہ۔اس بیع کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کسی سے قرض لیناچاہتاہے وہ اسے بغیرنفع حاصل کئے قرض دینے پرتیارنہیں۔تو قرض خواہ

Marfat.com

کچھ نفع حاصل کرنے کے لئے یوں کرتا ہے کہ قرض مانگنے والے سے کہتا ہے کہ تم میرا یہ سامان مجھ سے خرید لو پھر اسے بازار میں بیچ کر اپنا کام چلاؤ۔اب چیز سو روپے کی تھی تو یہ اسے ایک مقررہ میعاد تک کے لئے ایک سو دس روپے کی بیچتا ہے پھر جسے رقم کی حاجت تھی وہ اسے جا کر مارکیٹ میں سو روپے کی بیچ کر اپنی ضرورت پوری کرتا ہے اس طرح مقروض کا کام بھی نکل آتا ہے اور جو بلا نفع قرض دینے پر تیار نہیں ہوتے ان کے نفع کمانے کی جائز صورت بھی نکل آتی ہے۔اسے بیع عینہ کہتے ہیں۔امام محمد (رحمة الله تعالیٰ علیه) کے نزدیک یہ مکروہ ہے جبکہ امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے۔

مبیع: یہ بیع سے ماخوذ ہے اور اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے وہ چیز جو بیچی و خریدی جائے۔ (معجم تصحیح لغة الاعلام العربی،مبیع،جلد01،صفحه212،مکتبه شامله)

بائع: بیچنے والا

مشتری: خریدنے والا

مثلی: عمومی طور پر مکیلی و موزونی کو کہتے ہیں۔مکیلی سے مراد جسے ناپا جائے اور موزونی سے مراد جس کا وزن کیا جائے۔معجم میں ہے"(مثلی)فهو ما تماثلت آحاده أو أجزاؤه ،بحيث يمكن أن يقوم بعضها مقام بعض دون فرق يُعتد به ، و كان له نظير فى الأسواق ، وهو فى العادة إما مكيل أو موزون أو مذروع أو.معدود۔"ترجمہ:مثلی وہ جس کے افراد تقریبا ایک جیسے ہوں اور تھوڑا بہت فرق ہو جسے لوگ نظر انداز کرتے ہوں جیسے اخروٹ۔عام طور پر مثلی ناپ والی،وزن والی،گزوں والی یا جسے گن کر بیچا جائے اسے کہتے ہیں۔ (حماد،معجم الاصطلاحات الاقتصادية،صفحه 298)

Marfat.com

عددی: جو گن کر بیچی جائے جیسے انڈے۔

عددی متقارب: وہ چیزیں جو وزن سے نہیں بلکہ گن کر بکتی ہیں اور اس کے افراد میں کوئی زیادہ فرق نہ ہو بلکہ سائز میں ایک جیسی ہوتی ہوں جیسے انڈے کہ سائز میں عموماً ایک جیسے ہوتے ہیں۔

عددی غیر متقارب: جو ایک جیسے نہ ہو، بڑے چھوٹے ہوں۔

عموم خصوص مطلق

ایسی دو کلیاں کہ جن میں سے ایک دوسری کے تمام افراد پر صادق آئے اور دوسری پہلی کے تمام پر نہیں بلکہ بعض پر صادق آئے۔ جیسے ہر انسان حیوان ہے لیکن ہر حیوان انسان ہو یہ ضروری نہیں۔ (تسہیل المنطق)

ایجاب وقبول

کسی بھی عقد کو کرتے وقت پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ جیسے کوئی کہے: میں نے بیچی تو یہ ایجاب ہے اور دوسرا کہے: میں نے خریدی، یہ قبول ہے۔

عرف

کتاب التعریفات میں ہے: "مـا استقرت النفوس علیه بشهادة العقول وتـلـقتـه الـطبائع بالقبول وهو حجة ایضا۔" یعنی عقل کے تسلیم کرنے کی وجہ سے جس پر لوگ قائم ہوں اور لوگوں کی طبیعتیں اسے قبول کرتی ہوں اسے عرف کہتے ہیں۔

(کتاب التعریفات، العرف، صفحہ 106، مکتبۃ رحمانیہ، اردو بازار لاہور)

Marfat.com

تبرع: احسان کرنا

اجل: مدت

حال یا حالی: فورا

ہبہ: تحفہ

خلع: عورت مال کے عوض جو طلاق لے اسے خلع کہتے ہیں۔

عتق: آزاد کرنا

رہن: گروی

مضاربت: جس کاروبار میں ایک روپیہ لگائے اور دوسرا کام کرے۔

قضا: حکمران کا فیصلے کرنا۔

قاضی: قرآن وحدیث کے مطابق فیصلے کرنے والا۔جج

وصی: مرنے والا جس شخص کو وصیت کرے اسے وصی کہتے ہیں۔

وارث اور مورث: وارث جس کا میت کے مال میں حصہ ہو۔اور مورث وہ جو ترکہ چھوڑ کر مرا ہو۔دوسرے آسان لفظوں میں مورث میت کو سمجھ لیں جو جائیداد وغیرہ چھوڑ کر مرا ہو ۔اور ترکہ جائیداد کو کہتے ہیں۔

خیار: اس کا مطلب ہوتا ہے اختیار حاصل کرنا، جیسے کسی نے کوئی چیز خریدی اور کہا کہ مجھے تین دن تک خیار حاصل ہے یعنی تین دن میں واپس کرنا چاہوں تو کرسکتا ہوں اور تمہیں واپس لے کر میری رقم دینی ہوگی۔

Marfat.com

مشاع: مشاع کا معنی ہے کہ مشترک، یا غیر تقسیم شدہ۔

ضروری نوٹ نمبر 2

کتاب کی طرز فقہی کتب کے انداز میں بنائی گئی ہے۔ابتدا میں پہلے کتاب الطہارۃ، پھر کتاب الصلوۃ وعلی ہذا القیاس۔لیکن بعد دوستوں کے مشورہ سے یہ طے پایا کہ ''کتاب القرض'' کو سب سے پہلے رکھا جائے تا کہ قرض کے اصول وضوابط اول مطالعہ میں ذہن میں بیٹھ جائیں، پھر دوسرے مسائل کو سمجھنا سہل ہوگا۔لہٰذا اس صورت حال کے پیش نظر ''کتاب القرض'' کو پہلے لایا گیا۔

Marfat.com

۞---- کتاب القرض ----۞

☆-- باب اول:قرض کی تعریف،حکم اور اقسام--☆

سوال: قرض کی تعریف کیا ہے؟

جواب: کسی سے کوئی شے لینا اور واپسی میں اس کی مثل دینا قرض کہلاتا ہے۔ درمختار میں ہے "ھو لغة:ما تعطیه لتتقاضاه ، و شرعا:ما تعطیه من مثلی لتتقا ضاه" ترجمہ: قرض کا لغوی معنی کہ جسے واپس لینے کے لئے دیا جائے۔ اور شرعی معنی جسے دے کر واپس اس کی مثل لی جائے۔

(ردالمحتار، کتاب البیوع،فصل فی القرض،جلد 07،صفحہ 406،مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار میں قرض کی تعریف ایک مثال میں یوں بیان کی گئی کہ "کقوله اعطنی درهما لارد علیك مثله " ترجمہ: جیسے کسی کا دوسرے کو کہنا: تم مجھے درہم دے دو میں تمہیں اتنے ہی درہم لوٹا دوں گا۔

سوال: قرض حسنہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کی ادائیگی بالکل آسان ہو۔ کوئی مشکل شرط نہ ہو، اسی طرح قسطوں میں واپس کرنا، خواہ دو ہوں یا تین یا اس سے زائد۔ اور بعض نے کہا: جو سود سے پاک ہو وہ قرض حسنہ کہلاتا ہے۔ اور بعض علماء نے اس کی تعریف یہ بھی کی ہے کہ جس کا مقروض سے واپسی کا تقاضا نہ ہو دے تو ٹھیک ورنہ معاف جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نور العرفان میں لکھتے ہیں "قرض حسن وہ کہلاتا ہے جس کا مقروض پر تقاضا نہ ہو۔ دیدے بہتر ورنہ معاف۔ اس میں چند شرطیں ہیں۔ دینے والے میں اخلاص ہو۔ خوشدلی سے دیا جاوے۔ مال حلال خرچ کرے۔ اس کے بدلہ میں جلدی نہ کرے۔ کبھی ہر صدقہ کو قرض

Marfat.com

حسن کہہ دیتے ہیں۔" (نورالعرفان)

بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ قرض حسن سے مراد یہ ہے کہ جس کی کتابت ہواور گواہوں کی موجودگی میں دیالیا جائے تا کہ بوقت واپسی کتنالینا ہے کتنادینا ہےاور کیا لینا و دینا ہےاس میں کوئی جھگڑا پیدانہ ہوسکے۔جبکہ بعض کا فرمانا ہے کہ جس قرض سے مقصود فقط اللہ عزوجل کی رضا ہووہ قرض حسن ہے۔تفسیر قشیری میں ہے"القرض الحسن ما یکون من وجه حلال ثم عن طیب قلب ، و صاحبه مخلص فیه ، بلا ریاء یشوبه ، و بلا منّ علی الفقیر ، و لا یکدره تطویل الوعد و لا ینتظر علیه کثرة الأعواض ، و المضاعفة۔" یعنی قرض حسن وہ ہے کہ جوحلال مال سے ہو، مجبور ہوکر نہ دے بلکہ خوشی سے دے، محض اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر دیا جائے، مقروض کو دے کر احسان نہ جتلایا جائے، مقروض کی طرف سے واپسی کے لمبے لمبے وعدے نہ ہوں (یعنی یوں نہ ہو کہ جس طرح آج کل مقروض کہتا ہے کل دے دوں گا، کل آئی پرسوں دے دوں، پرسوں آئی فلاں دن دے دوں گا، ایسی صورتحال نہ ہو۔) اور قرضخواہ قرض دے کر زیادہ نہ لے اور نہ ہی اس کی حرص رکھے۔ (تفسیر القشیری (لطائف الإشارات)، جلد 1،صفحه 90-287)

سوال: کسی کے قرض مانگنے کے اعتبار سے شرع کا حکم کیا ہے کہ دینا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: کسی کو قرض دینا ضروری بمعنی فرض واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔مغنی میں ہے "لا خلاف بین الفقهاء (حسب قول الإمام ابن قدامة) فی أن الأصل فی القرض فی حق المقرض أنه قربة من القرب لما فیه من إیصال النفع للمقترض وقضاء حاجته وتفریج کربته،وأن حکمه من حیث ذاته (القرض الحسن) الندب۔" ابن قدامہ کے کہے کے مطابق قرض دینے کے قربت ہونے میں فقہاء کا کوئی

Marfat.com

اختلاف نہیں کیونکہ اس میں دوسرے مسلمان کوفائدہ پہنچایا جارہا ہے اور اس کی پریشانی کودور کیا جارہا ہے جوکہ مستحب ہے۔(او راس کے بارے احادیث بھی مقدمہ میں گزر چکیں ہیں۔)

(ابن قدامة،المغنی، جلد 6، صفحه 429)

سوال: مشاع (غیر تقسیم شدہ) قرض سے کیا مراد ہے اور ایسا قرض لینا ودینا کیسا ہے؟

جواب: مشاع قرض لینا جائز ہے۔اور مراد اس سے یہ ہے کہ ایک چیز کے دو شخص مالک ہوں۔درمختار میں ہے "أو ينتفع باللبن بمقدار معلوم استقراضا لنصيب صاحبه اذقرض المشاع جائز" یعنی دو شخص ایک دودھ دینے والی بکری کے مالک تھے۔چند دن بکری کا دودھ ایک استعمال کرے اور چند دن دوسرا استعمال کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جس کے پاس رہے وہ روزانہ دودھ کو وزن کرلے اور شریک کے حصہ کا جتنا دودھ ہو اس سے قرض لے لے، جب مدت پوری ہو جائے اور جانور دوسرے کے پاس جائے اس زمانہ میں جو کچھ دودھ اس کے حصہ کا ہو، قرض میں ادا کرتا رہے یہاں تک کہ جتنا قرض لیا تھا وہ مقدار پوری ہو جائے ،اس طرح کرنا جائز ہے کہ مشاع کو قرض دینا ہے جوکہ جائز ہے۔ (درمختار، کتاب القسمة،مطلب لکل من الشرکاء،جلد9،صفحه40، مطبوعه کوئٹه)

اور ایک مشاع کی صورت یہ بھی ہے کہ کسی نے پانچ سو روپے قرض مانگے اس نے ہزار کا نوٹ دیا اور کہا کہ پانچ سو قرض میں رکھ لینا اور پانچ سو میرے اپنے کاروبار میں لگالینا۔مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "مشاع کو قرض دے سکتا ہے مثلاً ہزار روپے دئے اور کہہ دیا ان میں سے پانچ سو قرض ہیں پانچ سو شرکت کے طور پر یہ جائز ہے۔

(بہارشریعت،هبه کابیان،حصه 14،جلد3،صفحه 73،مکتبة المدینه، کراچی)

سوال: قرض کا حکم بیان فرمادیں۔

Marfat.com

جواب: قرض کا حکم یہ ہے کہ مقروض قرض کی رقم کا مالک بن جاتا ہے، اب جیسے، جہاں چاہے خرچ کرے اور اُس پر مثل (یعنی اس طرح کی شے اسی قدر واپس کرنا) لازم ہو جاتی ہے۔ علامہ علاء الدین ابی بکر بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "واما حكم القرض فهو ثبوت الملك للمستقرض فى المقرض للحال ،و ثبوت مثله فى ذمة المستقرض للمقرض للحال ، و هذا جواب ظاهر الرواية۔" ترجمہ: قرض کا حکم یہ ہے کہ اس پر قرض لینے والے کی ملکیت فوراً ثابت ہو جاتی ہے اور اسکے ذمے اس کا مثل لوٹانا لازم ہو جاتا ہے، اور یہ ظاہر الروایہ کا جواب ہے۔

(بدائع الصنائع ، کتاب القرض، جلد نمبر 6، صفحہ 519، مطبوعہ، کوئٹہ)

سوال: قرض اور دَین میں فرق بیان کر دیں۔

جواب: قرض اور دین میں فرق عموم خصوص مطلق کا ہے یعنی جو دین ہوگا اسے قرض کہا جا سکتا ہے لیکن جو قرض ہوا سے دَین کہا جائے یہ ضروری نہیں کہ دین کسی شے کا عوض ہوتا ہے مثلاً کوئی شے آپ نے ادھار خریدی تو اس کا ثمن گویا آپ پر قرض ہے جسے شرع میں دین کہا جاتا ہے اور ایک یہ کہ آپ نے زید سے ہزار روپے بوجہ ضرورت لئے یہ دین نہیں حقیقت میں قرض ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 577، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

تفسیر رازی میں ہے "أهل اللغة:القرض غير الدين،لأن القرض أن يقرض الإنسان دراهم،أو دنانير ،أو حباً،أو تمراً، أو ما أشبه ذلك ،ولا يجوز فيه الأجل والدين يجوز فيه الأجل،ويقال من الدين أدان إذا باع سلعته بثمن إلى أجل،ودان يدين إذا أقرض ، ودان إذا استقرض وأنشد الأحمر" یعنی اہل لغت کہتے ہیں کہ قرض دین کا غیر ہے کیونکہ قرض یہ ہے کہ انسان کسی کو درہم و دنانیر دے اور اس

Marfat.com

میں مدت مقرر نہ کرے کہ اس میں مدت کی تعیین جائز نہیں۔ جبکہ دین میں تعیین مدت کا جواز ہے اور دین کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جیسے ہم کسی کو کوئی شے فروخت کریں اور اس کے دام بعد میں لیں یعنی ادھار خرید وفروخت کریں اور دام لینے کی کوئی مدت مقرر کر دیں تو اسے دَین کہا جائے گا۔ (تفسیر رازی ،فی التفسیر،سورۃ البقرۃ،آیت نمبر282)

سوال: قرض کی کیا اقسام ہیں؟

جواب: قرض کی تین اقسام ہیں:۔

(1) قرض قوی

(2) قرض متوسط

(3) قرض ضعیف

امام علاء الدین أبی بکر بن سعود کاسانی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"جملة الكلام فی الديون أنهاعلى ثلاث مراتب فی قول أبی حنيفه رحمة الله تعالى عليه :"دين قوی ،ودين ضعيف،ودين وسط۔" یعنی قرض کی تین اقسام ہیں: (1) قوی (2) متوسط (3) ضعیف (قوی وہ قرض ہے جسے عرف میں دست گردان کہتے ہیں یا تجارتی مال کا ثمن یا کرایہ وغیرہ ، دوم متوسط جو کسی مال غیر تجارتی کا بدل ہو، تیسرا ضعیف جو کسی مال کا بدل نہ ہو جیسے عورت کا مہر)

(بدائع الصنائع، كتاب الزكوة، جلد02،صفحه 90 ،مكتبه رشيديه، كوئٹه)

اس کی تفصیل کتاب الزکوۃ میں آئے گئی۔

یہاں پر قرض قوی کی تین مثال بیان ہوئیں ہیں ،یعنی کیش، کرایہ اور کسی چیز کو خرد ینے کی وجہ سے جو ادائیگی لازم ہو، اب ان تین میں سے زیادہ قوی کون سا ہے یعنی

Marfat.com

پہلے کس کو ادا کرنا مقدم ہے اس کی تفصیل بھی اس کتاب میں موجود ہے۔

سوال: دین حقیقی اور حکمی سے کیا مراد ہے؟

جواب: دین حقیقی تو یہی ہے جو اوپر دین کی تعریف میں لکھ آئے (جیسے ہم کسی کو کوئی شے فروخت کریں اور اس کے دام بعد میں لیں یعنی ادھار خرید و فروخت کریں اور دام لینے کی کوئی مدت مقرر کر دیں تو اسے دَین کہا جائے گا) اور جب کسی عین شے کا ضمان مثل یا قیمت سے دینا پڑے تو اسے دَین حکمی کہتے ہیں: ''مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ''اگر حقیقۃً دَین نہ ہو حکماً دین ہو تو اس کے مقابل میں بھی رہن صحیح ہے جیسے اعیان مضمونہ بنفسہا یعنی جہاں مثل یا قیمت سے تاوان دینا پڑے جیسے مغصوب شے کہ غاصب پر واجب یہ ہے کہ جو چیز غصب کی ہے بعینہ وہی چیز مالک کو دے اور وہ نہ ہو تو مثل (یعنی اس طرح کی) یا قیمت تاوان دے۔'' (دین حکمی کو مزید آسان یوں سمجھیں کہ جیسے ہم کسی کا نقصان کریں تو اس نقصان کو پورا کرنا ہم پر لازم ہوتا ہے، اس کو دین حکمی کہتے ہیں)

(بہار شریعت، رہن کا بیان، جلد 03، حصہ 17، صفحہ 696، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

☆...باب دوم: قرض کے ارکان وشرائط...☆

سوال: قرض کے ارکان کیا ہیں؟

جواب: قرض کے دو رکن ہیں:۔(1) ایجاب (2) قبول۔ بدائع میں ہے۔''(أما) رکنه فهو الإيجاب والقبول'' ترجمہ: قرض کے دو رکن ہیں:۔ایجاب اور قبول۔

(بدائع الصنائع، کتاب القرض، جلد 06، صفحہ 517، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

سوال: نکاح و بیع وغیرہ میں کوئی بھی ایجاب وقبول کے لئے متعین نہیں، جو پہل کرے اس کی طرف سے ایجاب ہوتا ہے کیا یہی حال قرض کا بھی ہے یا یہاں جس نے ایجاب کرنا

Marfat.com

ہے وہ متعین ہے؟

جواب: قرض میں ایجاب کرنے والا متعین ہے اور وہ قرض دینے والا ہے۔ لہٰذا ایجاب کرنے والا قرض دینے والا ہوگا۔ قرض لینے والا ہرگز ایجاب نہیں کرسکتا بلکہ وہ صرف قرض قبول کرے گا۔ بدائع میں ہے: "والإيجاب قول المقرض---و القبول هو أن يقول المستقرض ۔" ترجمہ: ایجاب قرض دینے والا کرے گا اور قبول قرض لینے والا۔

(بدائع الصنائع، كتاب القرض، جلد 06، صفحہ 517، مكتبہ رشيديہ كوئٹہ)

سوال: قرض میں ایجاب وقبول کی کوئی مثال بیان کردیں تا کہ اچھی طرح سمجھ آجائے۔

جواب: قرض دینے والا کہے: میں نے یہ شے تجھے قرض دی یا تم یہ شے مجھ سے قرض لے لو۔ قرض لینے والا کہے: میں نے قرض لیا یا میں نے آپ کا دیا ہوا قرض قبول کیا یا میں اسے لینے پر راضی ہوں۔ مختصر یہ کہ ایسا کرے کہ معلوم ہو کہ وہ قرض دے رہا ہے اور یہ لے رہا ہے۔ بدائع میں ہے "والإيجاب قول المقرض أقرضتك هذا الشيء ،أو خذ هذا الشيء قرضا،ونحو ذلك۔والقبول هو أن يقول المستقرض استقرضت، أو قبلت،أو رضيت، أو ما يجرى هذا المجرى۔" عبارت کا مفہوم وہی ہے جو اوپر جواب میں لکھ دیا گیا۔

(بدائع الصنائع ، كتاب القرض ،جلد 06،صفحہ 517،مكتبہ رشيديہ كوئٹہ)

اس میں لیتے ودیتے وقت زبان سے یوں کہنا جیسا اوپر مذکور ہوا کوئی ضروری نہیں بلکہ اگر یہ دے اور دوسرا لے اور دونوں کو معلوم ہو کہ قرض لیا دیا جارہا ہے تو پھر بھی مطلوب ومقصود حاصل ہے۔

سوال: کیا ہر کوئی قرض دینا چاہے تو دے سکتا ہے یا دینے والے میں کسی شرط کا ہونا

Marfat.com

ضروری ہے؟

جواب: ہر کوئی قرض نہیں دے سکتا بلکہ قرض دینے والے کے لئے شرط ہے کہ وہ تبرع یعنی احسان کرنے کا اہل ہو۔ بدائع میں ہے" أما الذی یرجع إلی المقرض فهو أهلیته للتبرع فلا یملکه من لا یملك التبرع "ترجمہ وہی ہے جو جواب ہے۔

(بدائع الصنائع ، کتاب القرض ،جلد 06،صفحہ 517،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

نہایۃ المحتاج میں ہے"لا وجود للخلاف بین الفقهاء فی أنه یُشترط فی المُقرض أن یکون من أهل التبرع"ترجمہ: قرض دینے والے کا اہل تبرع میں سے ہونا ضروری ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ فقہاء کا اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

(نهایة المحتاج إلی شرح المنهاج، مکتبة البابی الحلبی، ج 4، ص 219،القاهرة)

سوال: باپ اپنے بچے کا مال کسی کو قرض دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: باپ اپنے بچے کا مال قرض نہیں دے سکتا، ناجائز و گناہ ہے۔ بدائع میں ہے"(أماالذی یرجع إلی المقرض فهوا أهلیته للتبرع؛فلا یملکه من لا یملك التبرع من الأب۔۔۔الخ "ترجمہ: قرض دینے والے کے لئے ضروری ہے کہ تبرع کا اہل ہو لہٰذا جو تبرع کی اہلیت نہیں رکھتا، اسے قرض دینے کی بھی اجازت نہیں جیسے کہ باپ (کا اپنے بچے کے مال کو قرض دینا) کیونکہ تبرع احسان ہے اور احسان اپنے مال سے کیا جا سکتا ہے، دوسرے کے پیسے سے نہیں۔

(بدائع الصنائع ، کتاب القرض ،جلد 06،صفحہ 517،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

سوال: قرض لینے والے میں کسی شرط کا ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: قرض لینے والے کا قولی تصرفات کا اہل ہونا ضروری ہے۔ یعنی عاقل، بالغ،

Marfat.com

آزاد ہونا۔اور قولی تصرفات کا عام فہم مطلب یہ ہے کہ جو وہ کہے وہ شرعاً نافذ ہو جیسے بالغ طلاق دے تو ہو جاتی ہے اور نابالغ اپنی بیوی کو طلاق دے تو طلاق نہیں ہوتی کہ شریعت اس کے کہے کا اعتبار نہیں کرتی۔علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں ہیں "أما بالنسبة للحنفية فلم ينصوا على شروط خاصة للمُقترض،والذى يُستفاد من فروعهم الفقهية اشتراطهم أهلية التصرفات القولية فيه، بأن يكون حراً بالغاً عاقلاً۔"یعنی فقہ حنفی میں اس کی شرائط کے بارے کوئی تصریح موجود نہیں،ہاں البتہ فروعات فقہیہ سے یہ سمجھ آتی ہے کہ قرض لینے والے کا تصرفات قولیہ کا اہل ہونا ضروری ہے۔یعنی اس کا عاقل ،بالغ،آزاد ہونا ضروری ہے۔

(موسوعه فقهيه كويتيه،جلد33،صفحه 117،الطبعة الأولى، مطابع دار الصفوة ،مصر)

سوال: جو چیز قرض میں دینی و لینی ہے اس میں کسی شرط کا ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: جو چیز قرض میں دی، لی جا رہی ہے اس میں بھی ایک شرط کا ہونا ضروری ہے اور وہ ہے اُس شے کا مثلی ہونا۔بدائع میں ہے "ومنها أن يكون مما له مثل "ترجمہ:قرض میں وہ چیز دی جائے جو مثلی ہو۔

(بدائع الصنائع ،كتاب القرض ،جلد 06،صفحه517،مكتبه رشيديه كوئٹه)

ذخیرہ میں ہے" القرض فإن من شرطه التماثل "ترجمہ:قرض کی شرائط میں سے ایک شرط مثلی ہونا ہے۔ (الذخيرة،جلد05،صفحه 97،الناشر:دار الغرب)

سوال: کوئی ایسی بھی شرط ہے جس کا تعلق خاص نفس قرض ہی سے ہو؟

جواب: جی ہاں!ایسی شرط بھی ہے کہ جس کا تعلق خاص قرض سے ہی ہے اور وہ یہ کہ قرض سودی نہ ہو۔بدائع صنائع میں ہے "(وأما)الذى يرجع إلى نفس القرض:فهو أن لا

Marfat.com

یکون فیه جر منفعة "ترجمہ:وہ شرط جس کا تعلق خاص نفس قرض سے ہے وہ یہ ہے کہ قرض منفعت لانے والا نہ ہو۔

(البدائع الصنائع ،کتاب القرض ،جلد 06،صفحہ518،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

سوال: جو چیز قرض میں لینی ودینی ہے،اس پر قبضہ کرنا شرط بھی ہے یا نہیں؟

جواب: جو چیز قرض میں لینی ودینی ہے اس کا مثلی ہونا اور اس پر قبضہ کرنا شرط ہے کہ عقد قرض اسی صورت میں مکمل ہوگا جب قرض لینے والا اس شے پر قبضہ کرلے جس کو قرض میں لینا ہے۔بدائع میں ہے"(وأما)الذی یرجع إلی المقرض:فمنها القبض "ترجمہ:قرض کی شرائط میں سے قبضہ کرنا بھی ہے۔

(بدائع الصنائع ،کتاب القرض ،جلد 06،صفحہ517،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

☆۔۔ مثلی وغیرمثلی کی تعریف وضاحت واحکام ۔۔☆

سوال: معاملہ قرض میں مثلی سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو چیز مکیلی وموزونی وعددی متقارب میں سے ہو،باب قرض میں اسے مثلی کہتے ہیں۔چنانچہ بدائع صنائع میں ہے"کالمکیلات،والموزونات،والعددیات المتقاربة." (بدائع الصنائع ،کتاب القرض ،جلد 06،صفحہ517،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مکیلی سے مراد جس کو ماپ کر دیا جائے (جیسے دودھ گڑوی کے ساتھ)۔موزونی سے مراد جسے وزن وتول کر دیا جائے۔اور عددی سے مراد جن کو گن کر دیا جاتا ہو۔اور متقارب سے مراد جس میں زیادہ تفاوت نہ ہو اور زیادہ تفاوت نہ ہو سے مراد کہ ان میں زیادہ چھوٹے بڑے پیس نہ ہو،اکثر متوسط ہوں۔جیسے اخروٹ اور انڈے ہوتے ہیں۔

سوال: کیا اگر وہ شے مکیلی وموزونی وغیرہ نہ ہوئی تو اس کا قرض میں دینا ولینا کیسا؟

Marfat.com

جواب: جی ہاں! اگر وہ شے مکیلی وموزونی نہیں اور نہ ہی عددی متقارب سے ہے تو اس کو قرض میں دینا ولینا جائز نہیں۔ بدائع صنائع میں ہے "فلا یجوز قرض ما لا مثل له۔" جس کی مثل نہیں، اس کا قرض جائز نہیں۔

(بدائع الصنائع ، کتاب القرض ،جلد 06،صفحہ 517،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

سوال: جس کی مثل نہیں اس کو قرض میں لینا ودینا ناجائز کیوں ہے؟

جواب: جو شے مثلی نہیں اس کا قرض میں دینا اور لینا ناجائز اس وجہ سے ہے کہ قرض میں مثل لوٹانے کا حکم ہے تو جب اس کی مثل (اس طرح کی کوئی چیز) ہی نہیں تو مثل کیسے واپس کی جائے۔ مثلاً بھینس ہی کو لیجئے کہ ہر بھینس ایک طرح کی نہیں ہوتی کوئی موٹی ہوتی ہے تو کوئی دبلی پتلی) قرض خواہ کہے گا: میں نے یہ بھینس لینی ہے، مقروض کہے گا: نہیں! آپ کی اس طرح کی تھی، اسی طرح قیمت بھی واپس کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ قرض خواہ کہے گا: میری بھینس کی قیمت ایک لاکھ تھی جبکہ مقروض کہے گا: نہیں! وہ تو اسی ہزار کی تھی۔ نتیجہ: دونوں میں جھگڑا جو شریعت کو سخت ناپسند ہے، اس وجہ سے ناجائز ہے۔ بدائع صنائع میں ہے "لأنه لا سبيل إلى إيجاب رد العين ولا إلى إيجاب رد القيمة ؛ لأنه يؤدي إلى المنازعة لاختلاف القيمة باختلاف تقويم المقومين ؛ فتعين أن يكون الواجب فيه رد المثل: فيختص جوازه بما له مثل۔"

(بدائع الصنائع ، کتاب القرض ،جلد 06،صفحہ 517،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

نوٹ: اگر کوئی کہے کہ ہم جھگڑا نہیں کریں گے، پھر بھی ان کے لئے جائز نہیں ہوگا کہ اس کو ہماری شریعت نے جب ناجائز کہہ دیا تو وہ ناجائز ہی رہے گا۔ اور پھر جھگڑا اس کی ایک حکمت تھی اگر کسی ایک جگہ حکمت نہ پائی جائے تو حکم جواز نہیں ہو جاتا، اسی طرح

Marfat.com

تو جو شراب کا عادی ہے وہ کہے گا: شراب نشہ کی وجہ سے حرام ہے اور مجھے نشہ نہیں آتا، تو کیا اس کے لئے جائز ہو جائے گی؟ معاذ اللہ۔ آج کل جہال ایک حکم کی حکمت یا علت کہیں سے پڑھ یا سن لیں تو اپنی جہالت کی وجہ سے کئی ایک ناجائز تاویلیں کرنے لگ جاتے ہیں اور حرام کاموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اللہ عزوجل عقل عطا فرمائے۔

سوال: جو شے مثلی نہیں اس کا قرض دینا صحیح نہیں۔ اگر کسی نے لے لیا، تو کیا حکم شرعی ہے؟

جواب: جس نے غیر مثلی شے قرض لی تو لینے والا اس کا مالک ہو جائے گا، لیکن اسے استعمال کرنا حرام ہے۔ لینے والے پر لازم ہے کہ فوراً واپس کرے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے "ولا يجوز فيما ليس من ذوات الأمثال۔۔۔ ويملك المقبوض بالقرض الفاسد لأن الإقراض الفاسد تمليك بمثل مجهول فيفسد وملكه بالقبض كالمقبوض فى البيع الفاسد والمقبوض بحكم قرض فاسد يتعين للرد" غیر مثلی کا قرض جائز نہیں (اگر اُس کو کسی نے قرض لیا) تو قبضہ کرنے سے قرض فاسد کا مالک ہوگا۔ کیونکہ قرض مثل مجہول کی تملیک ہونے کی وجہ سے فاسد ہو جاتا ہے اور اس پر قبضہ بیع فاسد پر قبضہ کرنے کی طرح ہوتا ہے جسے رد کرنا لازم ہو جاتا ہے لہٰذا اس پر بھی ضروری ہوتا ہے کہ قرض واپس کرے۔ (اسے استعمال کرنا حرام ہے۔)

(فتاوی ہندیہ، کتاب البیوع، الباب التاسع، جلد 03، صفحہ 201، مطبوعہ کوئٹہ)

سوال: ماپنے وتولنے میں تو چیز برابر برابر جتنی لی اتنی دینا ممکن ہے، جبکہ جو اشیاء گن کر دی جاتیں ہیں، ان میں بعض چھوٹی بعض بڑی ہوتی ہیں۔ ان میں برابری کا حساب کس طرح لگائیں گے؟

جواب: ان میں برابری کا حساب نہیں لگائیں گے کہ گن کر لینے ودینے والی اشیاء میں

Marfat.com

قرض میں اسی کو دینا جائز ہے جن میں زیادہ تفاوت نہیں ہوتا۔لیکن اگر ان میں تفاوت زیادہ ہو جس کی وجہ سے قیمت میں کمی وزیادتی ہوتی ہو تو ایسی شے کو قرض میں دینا ولینا جائز نہیں ہے جیسے انڈہ واخروٹ کا قرض جائز ہے کہ ان میں زیادہ تفاوت (فرق) نہیں ہوتا لہٰذا واپسی کے وقت جتنے لئے تھے اتنے ہی دیں اور جو تھوڑا بہت فرق چھوٹے بڑے سائز کا ہے اس کی طرف نظر نہ کریں گے۔پہلے دور میں اخروٹ کی خرید گنتی سے ہوتی تھی اب ہمارے زمانے میں وزن سے ہوتی ہے، کنفیوزن کا شکار نہ ہوں۔نفس مسئلہ کو سمجھنے پر توجہ دی جائے۔

درمختار وردالمحتار میں ہے"(وصح)القرض(فی مثلی)هو كل ما يضمن بالمثل عند الاستهلاك(لا فی غيره)من القيميات كحيوان وحطب وعقار وكل متفاوت لتعذر رد المثلی۔" ترجمہ: مثلی چیزوں میں قرض صحیح ہے۔یعنی ہر اس شے کو قرض میں لینا ودینا جائز ہے کہ جس کے ہلاک ہونے کی صورت میں اس جیسی چیز ضمان میں دی جاسکتی ہو۔اس کے علاوہ کسی شے کا قرض بھی جائز نہیں۔یعنی قیمی چیزوں میں جیسا کہ حیوان، لکڑی، غیر منقولی اشیاء جیسے زمین اور ہر وہ چیز جس میں تفاوت ہو کہ اس جیسی واپس کرنی مشکل ہو۔ (ردالمحتار، کتاب البیوع، فصل فی القرض، جلد 7، صفحہ 8-407، مطبوعہ کوئٹہ)

سوال: قیمی شے یعنی جس کا اعتبار قیمت سے ہو، اس کا قرض میں دینا کیسا ہے؟

جواب: قیمی شے کو قرض دینا جائز نہیں۔درمختار اور ردالمحتار میں ہے"(لا فی غيره)من القيميات كحيوان وحطب وعقار وكل متفاوت لتعذر رد المثلی" ترجمہ: قیمی چیزوں میں جیسا کہ حیوان، لکڑی، غیر منقولی اشیاء جیسے زمین اور ہر وہ چیز جس میں تفاوت ہو کہ اس جیسی واپس کرنی مشکل ہو، اسے قرض میں دینا جائز نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب البیوع، فصل فی القرض، جلد 07، صفحہ 8-407، مطبوعہ، کوئٹہ)

Marfat.com

سوال: مکان یا زمین قرض میں دینا کیسا ہے؟

جواب: مکان یا زمین قرض میں دینا جائز نہیں کہ مثلی نہیں۔ ردالمحتار میں ہے "(لا فی غیرہ)۔۔۔ کحیوان وحطب وعقار "ترجمہ: غیر مثلی کا قرض جائز نہیں جیسے حیوان، لکڑی اور زمین وغیرہ۔

(ردالمحتار، کتاب البیوع، فصل فی القرض ،جلد 07، صفحہ 8-407، مطبوعہ، کوئٹہ)

☆ باب سوم: افلاس، مدت ومہلت دینے کے احکام ☆

سوال: مفلس کی تعریف کیا ہے؟ بعض لوگوں کے پاس نقدی نہیں ہوتی، گھر ضرورت سے زائد سامان سے بھرا ہوتا ہے، پلاٹ خالی چھوڑے ہوتے ہیں، وہ مفلس ہیں یا نہیں؟

جواب: جس کے پاس نہ نقدی ہو اور نہ ہی سامان کہ بیچ کر قرض ادا کر سکے وہ مفلس (غریب، تنگدست) ہے۔ المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم میں ہے "والمفلس فی عرف العرب: من لامالہ عینا، ولاعرضا، ولاغیرہ ولذلك قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم "أتدرون من المفلس؟" قالوا: ماھو المعروف عندھم ،فاجابوہ بقولھم: من لادرھم لہ ،ولامتاع وھوفی عرف الشرع" ترجمہ: عرف اہل عرب میں مفلس وہ ہے جس کے پاس کسی طرح کا بھی سامان ونقدی وغیرہ نہ ہو۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ نے استفسار فرمایا: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے وہی جواب دیا جو ان کے ہاں معروف تھا یعنی انہوں نے کہا: مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم وکسی اور طرح کا ساز وسامان نہ ہو۔ اور یہی شرعا مفلس کہلاتا ہے۔

(المفہم، باب من ادرك مالہ۔۔جلد 04، صفحہ 344، مکتبہ توقیفیہ ،مصر)

Marfat.com

ہمارے ہاں لوگ مقروض ہوتے ہیں اور قرض ادا نہیں کرتے اور وجہ تنگ دستی بیان کرتے ہیں حالانکہ گھر میں ٹی وی، کمپیوٹر سونا و چاندی وغیرہ بہت کچھ ہوتا ہے لیکن نقدی نہیں ہوتی۔ زیوارت بیچ کر قرض ادا کرنے کا کہا جائے تو کہتے ہیں: لو! اب سونا بیچیں، گھر کی اشیاء بیچیں۔ بانی دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری فرماتے ہیں: ''یاد رکھئے! اگر آپ نے کسی سے قرض لیا اور ادائیگی قرض کے لئے رقم پاس نہیں ہے مگر گھر کے اسباب، فرنیچر، ٹی وی وغیرہ بیچ کر قرض ادا کیا جا سکتا ہے تو یہ بھی کرنا ہی پڑے گا۔ قرض ادا کرنے کی ممکن صورت ہونے کے باجود قرضدار سے مہلت لئے بغیر آپ قرض کی ادائیگی میں جب تک تاخیر کرتے رہیں گے گناہ گار ہوتے رہیں گے۔ اب خواہ آپ جاگ رہے ہو یا سو رہے ہو، ایک ایک لمحے کا گناہ لکھا جاتا رہے گا۔ گویا ادائیگی قرض تک مسلسل آپ کے گناہوں کا میٹر چلتا رہے گا۔ الامان والحفیظ۔ جب قرض کی ادائیگی کی تاخیر میں یہ وبال ہے تو جو پورا قرض ہی دبا لے اس کا حال کیا ہوگا۔''

(ماخوذ از فیضان سنت، فضائل رمضان شریف، جلد 01، 899، مکتبۃ المدینہ)

سوال: دیوالیہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس پر قرضے ہوں اور واپس کرنے کے لئے پاس کچھ نہ ہو اسے کہتے ہیں کہ فلاں کا دیوالیہ ہو گیا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں ''(دیوالیہ) کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسی حد کو پہنچ گیا ہے کہ لوگ کہتے ہیں اس کے پاس کچھ نہیں۔''

(اشعۃ اللمعات، باب الافلاس ـــ جلد 04، صفحہ 131، فریدبک سٹال، لاہور)

سوال: مفلس کو قرض خواہ کی طرف سے تقاضا نہ ہو، صرف مواخذہ آخرت کے خیال سے قرض کی ادائیگی کے واسطے سودی قرض لینا کیسا ہے؟

Marfat.com

جواب: سخت حرام ہے۔

سوال: بکر نے زید کو پانچ من گندم قرض میں دی، بعد میں بکر کو پتہ چلا کہ زید تو اس قدر غریب ہے کہ واپس کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو کیا بکر اپنی پانچ من گندم واپس لے سکتا ہے؟

جواب: جب قرضدار کا مفلس یعنی غریب ہونا ظاہر ہو جائے اور قرض میں دی ہوئی شے اس کے پاس رکھی ہو تو اسے بعینہ واپس لینے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ اس کے گھر سے اٹھا کر ہی کیوں نہ لائی جائے۔ فتاوی کبری میں ہے "وإذا ظهر المقترض مفلسا و وجد المقرض عين ماله فله الرجوع بعين ماله بلا ريب" ترجمہ: جب معلوم ہو چکا کہ مقروض بہت زیادہ غریب ہے اور قرض دینے والے کے پاس وہی مال رکھا ہے تو قرض خواہ کو بلاشک وشبہ اسے واپس لینا جائز ہے۔

(فتاوی کبری ، کتاب البیع ،باب القرض، جلد 08، صفحہ 148، مکتبہ شاملہ)

سوال: کسی سے کوئی چیز خریدی ابھی اس کے پیسے نہیں دئے کہ خریدنے والے کا دیوالیہ ہو گیا، آگ لگ گئی یا کچھ ایسا ہوا کہ سب جمع پونجی ختم ہو گئی اور یہ شخص مقروض بھی ہے اب بس یہی چیز باقی ہے جو خریدی ہوئی ہے تو اس پر کس کا حق ہے؟

جواب: ایک شخص مفلس ہو گیا یعنی اس کا دیوالیہ ہو گیا اور اس کے پاس کچھ وہ چیزیں ہیں جن کو اس نے خریدا ہے اور ثمن یعنی پیسے ابھی بائع کو نہیں دیئے تو یہ چیزیں تنہا بائع کو نہیں ملیں گیں بلکہ اس میں دیگر قرض خواہ جن کے قرض کی مدت پوری ہو چکی بھی شریک ہیں، جتنی بائع کے حصہ میں آئے گی اتنی ہی لے سکتا ہے اور اگر اس نے اب تک اس چیز پر قبضہ ہی نہیں کیا ہے یا بغیر اجازت بائع قبضہ کر لیا ہے تو تنہا بائع اس کا حقدار ہے۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

(هنديه، كتاب الحجر،الباب الثالث،جلد5،64،دارالفكر،بيروت)

سوال: دین کی ادائیگی کی جومدت مقرر تھی اس سے پہلے ہی مدیون یعنی مقروض مفلس ہوگیا تو کیا اب وہ مدت ختم ہوجائے گی یا برقرار رہے گی؟

جواب: مفلس ہونے سے مدت پر کوئی اثر نہ پڑے گا بلکہ وہ بدستور برقرار رہے گی اور قرضخواہوں کو اس مدت سے قبل مطالبہ کا بھی کوئی حق نہ ہوگا۔امام نیشاپوری کی کتاب الاجماع میں ہے"واجمعوا علی ان ماکان من دین للمفلس الی اجل ان ذلك لاجله لایحل بافلاسه" ترجمہ: فقہاء کا اجماع ہے کہ مدیون مفلس کی مدت بوجہ افلاس ختم نہ ہوگی۔

(الاجماع، كتاب التفليس،صفحه 143،مكتبة الفرقان،دولة الامارات العربية المتحدة)

سوال: مفلس کو مہلت دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: قرض خواہ پر مفلس کو مہلت دیناواجب ہے،مہلت نہ دینا گناہ کا کام ہے۔ قرآن پاک میں ہے﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ترجمہ قرآن کنزالایمان: اوراگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک، اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو۔

(سورة البقرة ،آيت 280)

حدیث میں ہے "عن حذيفه رضى الله تعالىٰ عنه قال:سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول:مات رجل فقيل له :ماكنت تقول؟قال: كنت ابايع الناس فاتجوزعن الموسروأخفف عن المعسرفغفرله۔"ترجمہ:حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

Marfat.com

سنا: ایک شخص کو مرنے کے بعد پوچھا گیا کہ تو کچھ کہنا چاہتا ہے؟ تو وہ بولا: میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا، مالدار کی تاخیر پر چشم پوشی کرتا اور تنگ دست و مفلس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا، پس اسی وجہ سے اس کی مغفرت کر دی گی۔

(ارشادالساری، کتاب الاستقراض،باب حسن التقاضی ،جلد4،صفحہ464 ،دارالفکر،بیروت)

سوال: مفلس سے قرض کا تقاضا کرنا کیسا ہے؟

جواب: جس کا مفلس ہونا معلوم ہو چکا ہو، جب تک اس کے بارے پتا نہ چل جائے کہ اب وہ قرض لوٹا سکتا ہے، اُس وقت تک اسے مہلت دینا واجب ہے اور مہلت نہ دینا اور قرض کا فورا فورا مطالبہ کرنا حرام ہے۔ مفہم میں ہے "واما المعسر بالافلاس فتحرم مطالبته الی ان یتبین یسارہ" ترجمہ: تنگ دست کی تنگی کا ختم ہونا جب تک ظاہر نہ ہو اس سے قرض واپس مانگنا حرام ہے۔

(المفہم،باب من ادرك ماله--جلد04،صفحہ344،مکتبہ توقیفیہ ،مصر)

شیخ عبدالحق محدث دہلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "جس کا دیوالیہ ہونا ظاہر چکا ہے، اسے اُس وقت تک مہلت دینا واجب ہے جب تک کہ ان کے پاس مال نہ آجائے"

(اشعۃ اللمعات،باب الافلاس--جلد04،صفحہ3-132،فریدبك سٹال ،لاہور)

مفتی نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خزائن العرفان میں تحریر فرماتے ہیں "قرضدار اگر تنگ دست یا نادار ہو تو اس کو مہلت دینا یا قرض کا جزو یا کل معاف کر دینا سبب اجرِ عظیم ہے مسلم شریف کی حدیث ہے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کیا اللہ تعالیٰ اس کو اپنا سایہ رحمت عطا فرمائے گا جس روز اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔" (سورۃ البقرۃ،تحت آیت 280)

Marfat.com

سوال: ایک شخص واقع میں غریب ہے اور کسی کا مقروض ہے۔اس نے اپنے قرض خواہ سے کہا: فی الحال میرے پاس اتنے ہیں یہ لے لو، باقی بعد میں دے دوں گا۔کئی لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ بضد ہو جاتے ہیں کہ میں تو پورا ہی لوں گا۔ان کے لئے بہتر اور اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

جواب: جتنا غریب مقروض دے فی الحال اتنا رکھ لینا چاہیے کہ اس میں نرمی کا برتاؤ ہے جس کا اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقروض سے برتنے کا حکم دیا ہے۔ بلکہ ایسا واقعہ تو خود ایک حدیث میں بھی ملتا ہے کہ کسی کے پاس قرض چکانے کے لئے تھوڑا سا مال تھا، پورا نہ تھا۔تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض خواہ سے فرمایا: جتنا ملا ہے وہ رکھ لو جیسا کہ شرح طیبی میں ہے "فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لغرمائه خذوا ماوجدتم وليس لكم الاذلك۔ "یعنی جو ملا ہے وہ رکھو۔فی الحال اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ (شرح طیبی، کتاب البیوع، باب الافلاس، جلد6، صفحہ106، کراچی)

سوال: تنگ دست سے قرض مانگنے میں سختی کرنا کیسا ہے؟

جواب: تنگ دست سے قرض وصول کرنے میں سختی کرنا کم از کم منافی اخلاق تو ضرور ہے اور بعض صورتوں میں ناجائز ہے۔

یاد رہے کہ جہاں تنگ دست کو مہلت دینا واجب، اور اس کی تنگ دستی معلوم ہونے کے باوجود اس سے قرض کے مطالبہ کو ناجائز کہا، یہاں تنگ دست، مفلس سے مراد وہی ہے جس کی تعریف اس باب کی ابتداء میں کردی کہ اس کے پاس نقدی بھی نہ ہو اور کوئی گھر میں اشیاء بھی نہ ہو کہ جنہیں بیچ کر قرض کی ادائیگی کی جاسکے۔

Marfat.com

سوال: قرض میں مدت متعین کردی کہ چھ ماہ بعد قرض واپس کروں گا اس مدت کی پاسداری کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ یا پھر قرض خواہ جب چاہے واپسی کا مطالبہ کرسکتا ہے؟

جواب: حسن اخلاق یہی ہے کہ مدت رکھی تھی تو اس کی پاسداری کرلی جائے۔ اور فتوی یہ ہے کہ قرض خواہ جب چاہے واپسی کا مطالبہ کرسکتا ہے، مدت رکھنے کے باوجود قرض خواہ مدت کا پابند نہیں، جب قرض مانگے گا مقروض کو واپس کرنا ہوگا۔ بدائع میں ہے "والأجل لا یلزم فی القرض سواء کان مشروطا فی العقد أو متأخرا عنه" ترجمہ: مدت کی تعیین قرض میں لازم نہیں ہوتی خواہ قرض دیتے وقت شرط رکھیں یا بعد میں رکھیں۔

(بدائع الصنائع، کتاب القرض، جلد 06، صفحہ 519، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح وقایہ میں لکھتے ہیں "(وَصَحَّ تَأجِيلُ كُلِّ دَيْنٍ)---(إلّا القَرْضَ) وهو ما ثبت فی الذّمة باستقراضٍ، فإنّه لا يصحّ تأجيله حتى لو أجلّه مدةً معلومةً عِنْد الإقراض أو بعده لا يثبت الأجل وله المطالبة فی الحال۔" یعنی ہر دین کی مدت متعین کرنا جائز ہے، قرض کی نہیں حتی کہ عقد قرض کے وقت یا بعد میں مدت معین کر بھی دی پھر بھی وہ ثابت نہ ہوگی اور قرضخواہ کو مطالبہ کا حق ہوگا۔

(شرح الوقایۃ، فصل فی بیع المنقول، جلد2، صفحہ 397)

دَین میں مدت کی پاسداری ضروری ہے۔ دین کی تعریف شروع میں دیکھ لیں۔

سوال: قرض میں مدت کی پاسداری ضروری کیوں نہیں؟

جواب: قرض خالصتا ایک احسان ہے اور جیسے ہی کوئی قرض لیتا ہے تو شرعا لینے والے اسے واپس کرنا اسی وقت ثابت ہوجاتا ہے اور مدت و وقت دینا تو قرض دینے والے کی طرف سے مزید ایک احسان ہے جبکہ احسان کرنا یا احسان کرنے کا وعدہ کرکے اس وعدہ

Marfat.com

کووفا کرنا ضروری نہیں ہوتا۔

إن عوض القرض يثبت فى الذمة حاً لا، والتأجيل تبرع من المقرض فلا يلزم الوفاء به (كذلك الأمر فى العاريّة وسائر الديون الحالة .(1)قرض لینے والے پراسے واپس کرنا اسی وقت ثابت ہوجاتا ہے اورمدت تو قرض خواہ کی طرف سے ایک احسان ہے اوراحسان کرنا یا اس احسان کووفا کرنا اس پرلازم نہیں۔

قال الكاسانى فى البدائع" :إن القرض يُسلك به مسلك العارية، والأجل لا يلزم فى العارية، (2)امام کاسانی نے بدائع میں کہا کہ قرض عاریت کی طرح ہے اورعاریت میں مدت لازم نہیں۔

إن القرض تبرع بدليل أنه لا يقابل الأصل عوض، وإنما يرد المقترض مثل ما أخذه ولأنه (لا يملك القرض من لا يملك التبرع، فلو لزم الأجل لم يبق تبرع. (3)قرض سوفیصد تبرع ہے یعنی احسان ہے اوراس کی دلیل یہ ہے کہ اس قرض کے مقابل میں کوئی عوض نام کی چیز ہے ہی نہیں، مقروض تو وہی واپس کرتا ہے جو اس نے لیا ہوتا ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ شرعاً جسے دوسروں پر احسان کرنے کی اجازت ہے قرض بھی وہی دے سکتا ہے، تو اگر اس میں مدت کی بجا آوری لازم ہو تو پھر یہ تبرع ہی نہ رہے۔

سوال: دَینِ (قرض) مؤجل (جس کی مدت مقرر ہو) میں مدت قرض خواہ کا حق ہے یا مقروض کا؟

جواب: مدت مقروض کا حق ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے "الأجل حق المديون"

ترجمہ: مدت مقروض کا حق ہے۔

(الاشباہ والنظائر، الفن الثانی، کتاب المداینات، جلد02، صفحہ48، کراچی)

Marfat.com

ذخیرہ میں ہے"لا یجبر علی القول فی الأجل فی السلم لکن الأجل حق لهما بخلاف القرض لأنه حق المقترض فله إسقاطه" یعنی مدت مقروض کا حق ہے اور وہ اسے ختم کرسکتا ہے۔

(الذخیرہ،الباب الاول فی السلم،جلد5،صفحہ 283،دارالغرب)

سوال: مقروض مدت سے پہلے قرض ادا کرنے گیا لیکن قرض خواہ لینے سے انکار کردے اور کہے: جب مدت پوری ہوگی،تب لوں گا۔اب کیا کیا جائے؟

جواب: مقروض مدت سے پہلے قرض ادا کرے تو قرض خواہ کو لینا ہی ہوگا کہ مدت مقروض کا حق تھا جسے وہ ساقط (ختم) کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔لہٰذا اگر نہ لے تو اُس کے پاس رکھ کر آجائے،قرض ادا ہوجائے گا۔فتاوی عالمگیری میں ہے "المدیون ولو کان الدین مؤجلا فقضاه قبل حلول الأجل یجبر علی القبول" ترجمہ:قرض واپس کرنے کی کوئی تاریخ مقرر کی گئی،مقروض تاریخ سے پہلے ہی قرض واپس کرنے چلا گیا،قرض خواہ نے کہا: جو تاریخ مقرر کی تھی اُسی دن واپس لوں گا،تو اس کی بات نہیں مانی جائے گی بلکہ اسے ابھی قرض لینا ہوگا۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب البیوع،الباب التاسع ،جلد03،صفحہ204،مطبوعہ کوئٹہ)

سوال: مدت سے پہلے قرض خواہ قرض کو نہ رکھے تو کیا پنچائت یا حکومت کی مدد کے ذریعے اسے قرض واپس لینے پر مجبور کیا جاسکتا ہے؟

جواب: ماقبل میں ذکر ہوکہ " الاجل حق المدیون"یعنی مدت مقروض کا حق ہے اور انسان اپنے حق کو ساقط کرسکتا ہے۔لہٰذا اگر یہ مدت سے قبل دینا چاہے اور قرض خواہ نہ لے تو قرض خواہ کو لینا ہی پڑے گا حتی کہ حکم ہے کہ اسے حاکم لینے پر مجبور کرے،لہٰذا پنچائت و

Marfat.com

حکومت کی مدد سے بھی قرض خواہ کو قرض واپس لینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔الاشباہ والنظائر میں ہے:" الدین المؤجل اذا قضاہ قبل حول الاجل یجبر الطالب علی تسلیمه لان الاجل حق المدیون فله ان یسقطه۔" ترجمہ:مقروض دین مؤجل کی مدت پوری ہونے سے پہلے ادا کرے تو قرض خواہ کو لینے پر مجبور کیا جائے گا کہ مدت مقروض کا حق ہے اور وہ اپنے حق کو ساقط کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

(الاشباہ والنظائر،الفن الثانی، کتاب المداینات،جلد02،صفحہ48، کراچی)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں قرض خواہ جب چاہے،قرض کا مطالبہ کر سکتا ہے اور آپ نے لکھا ہے کہ مدت کی بجا آوری ضروری ہے۔وضاحت کر دیں۔

جواب: اصل میں قرض دو طرح کا ہوتا ہے:۔

(1) وہ قرض جو ہمارے ہاں رائج ہے جیسا کہ زید نے بکر سے دس ہزار روپیہ کسی وجہ سے لیا۔اس میں قرض دینے والا جب چاہے واپسی کا مطالبہ کر سکتا ہے،اس میں کسی بھی طرح کی مدت صحیح نہیں،دونوں نے مدت مقرر کی پھر بھی اس مدت کی پاسداری لازم نہیں۔ البتہ بعض صورتوں میں اس قرض میں بھی مدت متعین ہوتی ہے اور اس کی پاسداری لازمی ہوتی ہے،جس کا بیان آئے گا۔

(2) اور دوسرے کی صورت یوں کہ جیسے ادھار مال خریدا تو یہ بھی ایک طرح کا قرض ہی ہے جسے دَین کہا جاتا ہے،اس کی جو مدت متعین ہوئی اُس سے قبل مطالبہ نہیں کر سکتے،اسی طرح بیوی کا مہر بھی ایک طرح کا قرض ہے اس کی جو مدت متعین ہوئی بیوی اس سے قبل مطالبہ نہیں کر سکتی۔ہاں!البتہ جس نے دینے ہیں وہ مدت سے قبل دے دے تو اُس کی مرضی ہے۔تبیین الحقائق میں ہے"تأجیل کل دین غیر القرض"

Marfat.com

(تبیین الحقائق ، کتاب البیوع ،باب البتولیہ ،فصل: بیع العقار،جلد04، صفحہ84،القاہرۃ)

بعض صورتوں میں قرض کے متعلق بھی میعاد ہے۔(1) قرض سے قرض دار منکر تھا اور ایک رقم پر صلح ہوئی اور اس کی ادائیگی کے لئے میعاد مقرر رہوئی یہ میعاد صحیح ہے مثلاً ایک شخص پر ہزار روپے قرض ہیں اور سو روپے پر ایک ماہ کی مدت قرار دیکر صلح ہوئی ہزار کے سو ملیں یعنی نو سو معاف ہیں یہ صحیح ہے مگر میعاد صحیح نہیں یعنی فی الحال دینا واجب ہے اور اگر اس صورتِ مذکورہ میں قرضدار انکاری ہو تو میعاد صحیح ہے۔(2) یونہی قرضدار نے قرض خواہ سے تنہائی میں کہا اگر تم مہلت نہ دو گے تو میں اس قرض کا اقرار ہی نہیں کروں گا اُس نے گواہوں کے سامنے میعادی دین کا اقرار کیا۔(3) قرضدار نے قرض خواہ کے مطالبہ کو کسی دوسرے شخص پر حوالہ کر دیا اور اُس کو قرض خواہ نے مہلت دی تو یہ میعاد صحیح ہے(4) یا ایسے پر حوالہ کیا کہ خود قرضدار کا اس پر میعادی دین تھا تو یہ قرض بھی میعادی ہو گیا۔(5) کسی شخص نے وصیت کی میرے مال سے فلاں کو اتنا روپیہ اتنی میعاد پر قرض دیا جائے اور ثلث مال سے قرض دیا گیا۔(6) یا یہ وصیت کی کہ فلاں شخص پر جو میرا قرض ہے میرے مرنے کے بعد ایک سال تک اُسکو مہلت ہے ان صورتوں میں قرض میعادی ہو جائے گا۔

(بہار شریعت،مبیع وثمن میں تصرف کا بیان،جلد2،حصہ 11،صفحہ 753-4،مکتبۃ المدینۃ،کراچی)

سوال: اس کے علاوہ اور کون سی وجہ ہے جس کی بناء پر قرض کی مقرر کردہ مدت ساقط ہو جاتی ہے اور فوراً لینے کا اختیار ہوتا ہے؟

جواب: مقروض مر جائے تو ادائیگی قرض یعنی جس قرض کی مدت جائز ہوتی ہے جسے دین کہتے ہیں اس کی بھی مدت ختم ہو جاتی ہے اور فوراً مال لینے کا قرض خواہ کو اختیار ہوتا ہے کہ اس کے ترکہ سے لے لے۔تنویر الابصار میں ہے "(قضی المدیون الدین المؤجل

Marfat.com

قبل الحلول أو مات)فحل بموته (فـأخذ من تركته لا يأخذ من المرابحة التى جرت بينهما إلا بقدر ما مضى من الأيام وهو جواب المتأخرين) قنية وبه أفتى الـمـرحـوم أبو السعود أفندى مفتى الروم وعلله بالرفق للجانبين وقد قدمته قبل فـصـل الـقـرض والله أعلم۔" یعنی مقروض کی موت کے سبب قرض حالی (یعنی مدت ختم اورفورا لے سکنا) ہوجاتا ہے اور مدت ساقط ہوجائے گی۔

(تنویر الابصارمسائل شتی ،قبیل کتا ب الفرائض،جلد10،صفحہ524،مطبوعہ کوئٹہ)

سوال: قرض خواہ مرجائے تو کیامدت ختم ہوجائے گی او رفوراًاس کے گھر والوں کورقم واپس دیناضروری ہے یانہیں؟

جواب: مدت مقروض کا حق ہے،تو قرض خواہ کے مرنے سے مدت ختم نہ ہوگی اورفی الفور قرض واپس دینا بھی لازم نہ ہوگا بلکہ جب مدت پوری ہوگی اُسی وقت دینالازم آئے گا۔ البدائع الصنائع میں ہے"وموت من له الدين لا يبطل" ترجمہ:اصول یہ ہے کہ قرض خواہ کے مرنے سے دَین کی مدت باطل نہیں ہوتی۔

(بدائع صنائع ، کتاب البیوع،فصل فی الشرط،جلد04،صفحہ449،مطبوعہ کوئٹہ)

سوال: بعض دفعہ دوافراد کے مابین لین دین کا کوئی وقت متعین ہوتا ہے تو لینے والا بروقت نہ پہنچ سکے تو اسے بعد میں رقم نہیں دی جاتی ،یابعد میں جب کہا جاتا ہے کہ جب ہوں گے تب دیں گے۔یا کہا جاتا ہے کہ اب اتنے عرصے بعد دیں گے کیونکہ غلطی آپ کی ہے آپ کو جو وقت دیا تھا،آپ اس وقت پر کیوں نہیں پہنچے ہم نے تو فلاں فلاں کو دے دیئے۔اس کا حکم شرعی کیا ہے؟

جواب: جواس طرح قرض خواہ کوذلیل کرتا ہے،اسے چاہیے کہ تنہائی میں بیٹھ کرخود ہی

Marfat.com

غوکرلے کہ درست کررہاہوں یانہیں؟اس کا فیصلہ کرنے کے لئے یہ سوچے کہ اگر میں نے پیسے لینے ہوتے اور وقت پر نہ پہنچ پاتا پھر مجھے اس طرح کے جہالت پر مبنی جملے ودلیلیں دی جاتی تو مجھ پر کیا گزرتی؟ بہرکیف اس طرح کرنا جائز نہیں اور یہ بات بالکل غلط ہے کہ تم مقررہ وقت پر نہیں آئے لہٰذا اب نہ ملیں گے۔سراسر ظلم وزیادتی اور اپنی قبر بھاری کرنا ہے۔ فوراادا کیا جائے۔العدۃ فی اصول الفقہ میں ہے"الدَّین المؤجَّل وھو :إذا باع بثمن مؤجل إلی شھر، ثم انقضی الشھر؛ فإن الحق لا یسقط"ترجمہ:دین مؤجل کی وصولی کے لئے اگر دائن بروقت نہ پہنچ سکا تو اس سے لینے والے کا حق ساقط نہ ہوگا۔"

(العدۃ فی اصول الفقہ،باب الاوامر،لایسقط بفوات وقتہ،جلد1،صفحہ 295،ریاض)

اللہ عزوجل ایسے لوگوں کو عقل عطا فرمائے۔سوائے اس کے راقم الحروف مزید کچھ نہیں کہہ سکتا۔

سوال: جس قرض میں مدت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے تو اس میں مدت کب سے شروع ہوگی؟

جواب: میعاد اُس وقت سے شروع کی جائے گی جب کہ بائع (بیچنے والے) نے مبیع (جس چیز کو بیچا) مشتری (خریدار) کو دیدی اور اگر مثلاً ایک سال کی میعاد (مدت) تھی مگر سال گزر گیا اور ابھی تک مبیع ہی نہیں دی ہے تو دینے کے بعد ایک سال کی میعاد ملے گی۔(درمختار)

(بہارشریعت،خرید وفروخت کا بیان،جلد2،حصہ 11،صفحہ 627،مکتبۃ المدینہ،کراچی)

☆۔۔باب چوتھا:ٹال مٹول اور قرض واپس نہ کرنا۔۔☆

شرح السنۃ للبغوی میں ہے"عن البراء بن عازب، قال:قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:صاحب الدین مأسور بدینہ، یشکو إلی ربہ الوحدۃ یوم

Marfat.com

القیامۃ۔" ترجمہ: شرح سنہ میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صاحب دَین اپنے دَین میں مقید ہے قیامت کے دن خدا سے اپنی تنہائی کی شکایت کریگا۔

(شرح السنة للبغوی، کتاب البیوع، باب التشدید فی الدین، جلد8، صفحہ 203، بیروت)

سوال: ٹال مٹول کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: جو قرض ادا کرنے پر قادر ہے، اس کا ٹال مٹول کرنا حرام ہے۔ التلخیص فی اصول الفقہ میں ہے "فلا یجوز له تأخیر قضاء الدین مع القدرة علیه" ترجمہ: ادائیگی قرض پر قادر ہونے کے باوجود تاخیر کرنا جائز نہیں۔

(التلخیص فی اصول الفقه، جلد1، صفحہ 485، الناشر دار البشائر الإسلامیة)

علامہ طیبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "قوله: مطل الغنی "المطل منع قضاء ما استحق أداءه وهو حرام من المتمکن" یعنی ادائیگی کرنے میں خواہ مخواہ تاخیر کرنا ادائیگی کی قدرت رکھنے والے کو حرام ہے۔

(شرح طیبی، کتاب البیوع، باب الافلاس، جلد6، صفحہ109، کراچی)

سوال: ٹال مٹول کرنے کی وجہ سے مقروض فاسق ہوگا یا نہیں؟

جواب: جس کی ٹال مٹول کی عادت ہو جائے وہ فاسق ہے اور اگر لوگوں میں مشہور ہو جائے تو فاسق معلن ہے مگر شرط ہے کہ وہ مفلس نہ ہو، ٹال مٹول کی وجہ سے فاسق وہی ہوگا جو ادائیگی قرض کی طاقت رکھتا ہے۔ علامہ طیبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں " و قد اختلفوا فی أن الماطل المتمکن هل یفسق و تردشهادته بمرة واحدة ام لا، حتی یتکرر ذلك منه ویصیر عادة ومقتضی مذهبنا اشتراط التکرار" ترجمہ: اس میں

Marfat.com

اختلاف ہے کہ ایک دفعہ سے ٹال مٹول کرنے والا فاسق ومردود الشہادۃ ہوگا یا اس میں فسق کا حکم تکرار وعادت کی بناء پر لگے گا۔ ہمارے مذہب کے مطابق اس میں تکرار شرط ہے۔

(شرح طیبی ، کتاب البیوع، باب الافلاس، جلد06، صفحہ109، کراچی)

سوال: "مطل الغنی ظلم" جو حدیث میں آیا، یہاں غنی سے کیا مراد ہے؟

جواب: غنی سے مراد یہ نہیں کہ وہ امیر کبیر ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ قرض دینے پر قادر ہو اگرچہ معاشرے میں اس کی حیثیت مزدور کی سی ہو۔ حاشیہ سندی میں ہے "أراد بالغنی القادر علی الأداء ولو کان فقیرا ومطله منعه أداء ه وتأخیره" ترجمہ: غنی سے مراد یہ ہے کہ وہ قرض ادا کرنے پر قادر ہو اگرچہ بظاہر فقیر ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس کے ٹال مٹول کرنے سے مراد اس کا ادائیگی میں تاخیر کرنا ہے۔

(حاشیہ سندی علی ابن ماجه ، کتاب الحواله ، جلد05، صفحہ94)

سوال: ایک بندہ کروڑ پتی ہے لیکن فی الحال اس کے پاس ادائیگی قرض کے واسطے رقم نہیں، وہ کہتا ہے: چار دن بعد دوں گا یا وہ کروڑ پتی کسی دوسرے شہر ہے وہاں سے دس دن بعد آنا ہے، قرض خواہ نے قرض کا مطالبہ کیا، وہاں اتنی رقم پاس نہیں کہ قرض ادا کر دے، اس نے کہا: دس دن بعد آؤں گا تو دے دوں گا، تو کیا یہ بھی ٹال مٹول ہی کے زمرے میں داخل ہے؟

جواب: یہ ٹال مٹول کے زمرہ میں نہیں، حدیث میں جو آیا مالدار کا ٹالنا ظلم ہے اس سے مراد ایسا مالدار جس کے پاس رقم رکھی ہو اور وہ ادائیگی پر قادر ہو اس کے باوجود نہ دے وہ ظالم ہے نہ کہ وہ جو امیر تو ہے لیکن فی الوقت وہ ادا کرنے پر قادر نہیں۔ علامہ طیبی لکھتے ہیں "ولو کان غنیا ولکنه لیس متمکنا جازله التاخیر الی الامکان"

Marfat.com

(شرح طیبی ، کتاب البیوع،باب الافلاس،جلد 06،صفحہ 109، کراچی)

سوال: مقروض کے پاس مال یعنی روپیہ ہے۔دینے میں ٹال مٹول کررہا ہے۔اگر موقعہ ملے تواس سے چھیننا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! قرض دینے پر قدرت ہونے کے باوجود قرض نہ دینے کی صورت میں چھین کر لینا بھی جائز ہے۔مثلا آپ نے کسی کو ہزار روپے قرض دئے تھے اب اس کے پاس ہزار روپے ہیں اور وہ دینے میں ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے تو آپ چھین کر بھی لے سکتے ہیں۔علامہ علاءالدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:"ولو امتنع المديون مد يده وأخذها لكونه ظفر بجنس حقه۔" یعنی اگر مدیون نہیں دے رہا اور اس کے ہاتھ میں رقم ہے تو چھین کر لے سکتے ہیں۔

(درمختار، کتاب الزکوۃ،جلد 03،صفحہ 226،مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

سوال: اگر روپیہ ہونے کے باوجود مقروض قرض نہیں دے رہا،تو کیا اس کی کسی چیز کو قابو میں لاکر قرض میں منہا کرنا جائز ہے؟

جواب: یہ ضروری نہیں کہ مقروض کے پاس روپیہ ونوٹ ہی ہوں تو پھر چھیننے کی اجازت ہے ،اگر مقروض کے پاس کوئی بھی ایسی چیز ہے وہ کرنسی ہو یا کچھ اور جسے بیچ کر قرض ادا کرسکتا ہے اس کے باجود بھی وہ خواہ مخواہ تاخیر کررہا ہے تو اس کی کسی بھی چیز کو قابو میں لاکر قرض میں کاٹ لینا جائز ہے۔ردالمحتار میں ہے"قال الحموی فی شرح الكنز نقلا عن العلامة المقدسی عن جده الأشقر عن شرح القدوری للأخصب إن عدم جواز الأخذ من خلاف الجنس، كان فی زمانهم لمطاوعتهم فی الحقوق ، والفتوى اليوم على جواز الأخذ عند القدرة من أی مال كان لا سيما فی ديارنا

Marfat.com

لمداومتهم العقوق" یعنی خلاف جنس پر قبضہ کر کے اپنا قرض وصول کرنے کے ناجائز ہونے کا فتوی ان کے زمانے میں تھا کہ جب لوگ حقوق کی ادائیگی خوش دلی سے کرتے تھے۔اور ہمارے زمانے میں فتوی جواز کا ہے کہ خلاف جنس پر بھی قابض ہوکر اپنا قرض وصول کیا جاسکتا ہے کہ اب لوگوں کی حالت یہ ہے کہ وہ حقوق کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرتے ہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الحجر ،جلد09،صفحہ255،مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

سوال: اگر معلوم ہو کہ شے اس کی نہیں بلکہ اس کے پاس کسی کی ہے پھر بھی قرض خواہ اس پر قابو پانے کی صورت میں لے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر یہ معلوم ہے کہ مقروض کے پاس جو شے یا مال ہے،اس کا اپنا نہیں،تو اب لینا ناجائز وحرام ہے۔معلوم نہیں تھا تو ناجائز بھی نہ ہوگا۔

(فتاوی رضویہ،جلد19،صفحہ153،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

سوال: بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ جو جان بوجھ کر قرض ادا نہیں کرتا یا کرنا چاہتا ہے لیکن اس کا دیوالیہ ہوجاتا ہے،اس کے مال کو نیلام کر کے اپنا قرض وصول کیا جاتا ہے۔اور بعض دفعہ کسی سے اپنا قرض زبردستی لیا جاتا۔اس صورت میں قرض لینے میں کس طرح کے مال سے ابتدا کی جائے؟

جواب: سب سے پہلے نقدی سے قرض وصول کیا جائے۔نقدی نہ ہو یا کم ہو تو گھر کے دیگر سامان ٹی وی فریج وغیرہ کو sale کیا جائے۔اس سے بھی نہ ہو تو جائیداد غیر منقولہ کو بیچا جائے یعنی اس کے مکان و پلاٹ وغیرہ کو اور قرض ادا کیا جائے۔المختصر یہ کہ اگر دَین ادا نہ ہو تو فقط ایک سوٹ پہننے کا چھوڑا جائے باقی سب کچھ sale کر دیا جائے۔مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ''مدیون کا دین نقود سے ادا کیا جائے گا،ان سے نہ ادا

Marfat.com

ہوتو دیگر سامان سے اور ان سے بھی نہ ہوتو جائیداد غیر منقولہ سے اور صرف ایک جوڑا کپڑے کا اس کے لئے چھوڑ دیا جائے باقی سب اموال ادائے دَین میں صرف کر دیئے جائیں۔"

(بہارشریعت، کتاب الحجر، جلد03، حصہ 15، صفحہ203، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

إذا كان له مسكن ويمكنه أن يجزى بما دون ذلك المسكن يبيع ذلك المسكن ويصرف بعض الثمن إلى الغرماء ويشترى بالباقى مسكنا لنفسه، وعن هذا قال مشايخنا :إنه يبيع ما لا يحتاج إليه للحال، حتى إنه يبيع اللبد فى الصيف والنطع فى الشتاء، وإذا كان له كانون من حديد أو صفر يبيعه ويتخذ كانونا من طين ثم أى قدر يترك للمديون من ماله ويباع ما سواه لم يذكر محمد -رحمه الله تعالى -هذه المسألة فى شىء من الكتب .وقد روى عن عمر بن عبد العزيز ثلاث روايات :قال :يترك ثيابه ومسكنه وخادمه ومركبه؛ لأنه يحتاج إلى ذلك كله، وفى رواية أخرى يترك ثيابه ومسكنه وخادمه، وبهذه الرواية أخذ بعض القضاة وفى رواية قال :يباع جميع ماله ويؤاجر ويصرف غلته إلى غرمائه، وفى ظاهر رواية أصحابنا -رحمهم الله تعالى -لا يؤاجر، إلا رواية رويت عن أبى يوسف -رحمه الله تعالى -ولكن إن أجر هو نفسه وأخذ الأجرة يترك له قوت يومه وعياله ويصرف ما سوى ذلك إلى رب الدين، ومن القضاة من قال :إنه إن كان فى موضع الحر يباع ما فوق الإزار وإن كان فى موضع البرد يترك له ما يدفع به من البرد حتى لا يباع جبته وعمامته ويباع ما سوى ذلك.ومن المشايخ من قال :يترك له دست من

Marfat.com

الثياب ويباع ما سوى ذلك .وبه أخذ"

(فتاوی ہندیہ،الباب السادس والعشرون ،جلد3،صفحہ419-، دار الفکر،بیروت)

سوال: کیا باشرع پنچائت یعنی اس علاقے کے بڑے و نامور علماء یا سرکاری کوٹ قرض ادا نہ کرنے والے کی جائیداد کو بیچ کر قرض خواہوں کے قرض ادا کریں، شریعت اسلامیہ اس کی اجازت دیتی ہے؟

جواب: باشرع پنچائت یا کوٹ کا ایسا فیصلہ کرنا اور اس کی جائیداد کو خود ہی فروخت کر دینا بھی درست ہے، مگر اس کی کچھ شرائط ہیں کہ قرض خواہ قرض کا تقاضا کریں اور مقروض بلاوجہ قرض نہ دے تو اسے حاکم قرض ادا کرنے کا حکم دے، عمل نہ کرے تو پہلے قید کیا جائے حتی کہ وہ اپنا مال بیچ کر قرض ادا کرنے پر مجبور ہو جائے مگر قید کرنے کے باوجود بھی وہ اپنا مال بیچ کر قرض ادا نہ کرے، قرض خواہوں کے تقاضا کی بنیاد پر اس پر خرید و فروخت وغیرہ کے معاملات کرنے پر پابندی عائد کی جائے حتی کہ وہ قرض ادا کرے، اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی اگر وہ قرض ادا نہیں کرتا تو اب اجازت حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ مراسیل ابی داؤد میں ہے "فباع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ماله كله فی دينه ، حتی قام معاذ بغير شيء" یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہت زیادہ قرض تھا، قرض خواہوں نے مہلت نہ دی اور تقاضا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی ہر چیز کو قرض چکانے کی خاطر بیچ ڈالا حتی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوئی چیز نہ بچی۔

(مراسیل ابی داؤد،باب فی المفلس،جلد1،صفحہ 192،مکتبۃ شاملہ)

یہ حدیث مشکوۃ میں بھی موجود ہے اور اس کی شرح میں ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں "(فأتى غرماؤه إلى النبی صلی اللہ علیہ وسلم)أی طالبين ديونهم (فباع

Marfat.com

النبی صلی الله علیه وسلم ماله کله) : أی حقیقة أو حکما بأن أمره ببیع ماله کله (فی دینه) : أی لقضاء دینه (حتی قام معاذ بغیر شیء .مرسل) : أی هذا حدیث مرسل، قال التوربشتی :هذا الحدیث مع قافیة الإرسال غیر مستقیم المعنی لما فیه من ذکر بیع النبی -صلی الله علیه وسلم -مال معاذ من غیر أن حبسه أو کلفه ذلك أو طالبه بالأداء فامتنع و کان حقه أن یحبس بها حتی یبیع ماله فیها إذ لیس للحاکم أن یبیع شیئا من ماله بغیر إذنه، أقول :لیس من الحدیث أن البیع کان إجبارا من غیر رضا معاذ مع أن المرسل حجة عندنا وعند الجمهور، لا سیما وهو معتضد بالحدیث المتصل الآتی .وأجاب القاضی عنه :بأن الحدیث وإن کان مرسلا لا احتجاج به عندنا، لکنه یلزم به لأنه یقبل المراسیل، وفیه دلیل علی أن للقاضی أن یبیع مال المفلس بعد الحجر علیه بطلب الغرماء (هذا) : أی قوله وروی إلی قوله مرسل (لفظ المصابیح ولم أجده فی الأصول) : أی فی صحاح الستة وغیرها (إلا فی المنتقی) : وهو کتاب لواحد من أصحاب أحمد."

(مرقاۃ المفاتیح،باب الافلاس،جلد5،صفحہ 1960،بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ''یہ حدیث مختصر ہے، اولاً حضور انور ﷺ نے حضرت معاذ کو قرض ادا کرنے کا حکم دیا، انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس روپیہ بالکل نہیں، پھر انکی رضا سے حضور ﷺ نے ان کا مال نیلام فرمادیا یا فروخت کردیا، اب بھی اس پر ہی عمل ہے، ہاں اگر مقروض نہ تو ادائے قرض کرے، نہ اپنا مال فروخت کرے تب حاکم اسے قید کردے تا کہ وہ اپنا مال خود فروخت کرے قرض ادا کرے یا

Marfat.com

حاکم کوفروخت کی اجازت دے، جبراً حاکم اس کا مال فروخت نہیں کرے گا۔(مرقات)

بعض صورتوں میں قرض خواہوں کے مطالبہ پر حاکم خود بھی فروخت کرسکتا ہے، اور دیوالیہ و مجور بھی کرسکتا ہے کہ اعلان کردے کوئی اس سے لین دین نہ کرے یہ دیوالیہ ہے۔

(مراۃ المناجیح، کتاب البیوع، باب الافلاس والانظار)

(قوله والصحيح عندهما بيع عقاره كمنقوله) قال الرملى المنقول فى كتاب الحجر أن ماله ودينه لو كانا دراهم قضى بلا أمره، و كذا إذا كانا دنانير ولو دينه دراهم وله دنانير أو بالعكس بيع فى دينه، وهذا بالإجماع ولم يبع عرضه وعقاره عند أبى حنيفة وعندهما يباع كذا فى تبيين الكنز وفى الاختيار وقالا يبيع وعليه الفتوى، وقال القاضى وفى قول صاحبيه يبيع منقوله ولا يبيع عقاره عندهما وفى رواية يبيع كما يبيع المنقول وهو الصحيح"

(البحر،فصل فى الحبس ؛جلد6،صفحه315-، بيروت)

سوال: واپس نہ کرنے کی نیت سے قرض لینا کیسا ہے؟

جواب: واپس نہ کرنے کی نیت سے قرض لینا ناجائز ہے اور وہ اللہ سے بروز قیامت چور ہوکر ملے گا۔اگر قرض لیتے وقت لوٹانے کی نیت نہ ہوتو دنیا میں بھی اس کا نقصان اُٹھائے گا اور آخرت میں بھی۔ایسا آدمی بے ضرورت بھی قرض لے لیتا ہے اور ناجائز طور پر بھی۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"أيما رجل يدين دينا وهو مجمع أن لا يوفيه إياه لقى الله سارقا" ترجمہ: جوقرض لے اور اس کی نیت لوٹانے کی نہ ہوتو وہ اللہ عزوجل سے بحالت چور ملے گا۔

(سنن ابن ماجه ، كتاب الصدقات، باب من ادان--،جلد02،صفحه805، بيروت)

Marfat.com

سوال: قرض واپس نہ کرنے کی نیت سے لینے کی وجہ سے دنیاوی نقصان کیا ہے؟

جواب: قرض لیا اور نیت یہ ہے کہ واپس نہ کروں گا تو اس کا دنیاوی نقصان یہ ہے کہ اللہ عزوجل اس کی مال ودولت وکاروبار کو تباہ وبرباد کردے گا۔ سنن ابن ماجہ میں ہے "عن أبی هريرة أن النبی صلی الله عليه وسلم قال من أخذ أموال الناس يريد إتلافها أتلفه الله۔" ترجمہ: جو کسی سے مال لے کہ ضائع کرے گا، واپس نہیں کرے گا۔ اللہ عزوجل اس کا مال ضائع کرے گا۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الصدقات، باب من ادان دينا، حديث: 2411، جلد02، صفحه 806، بيروت)

سوال: جس کو استطاعت تھی پھر بھی قرض ادا نہ کیا، بلاوجہ تاخیر سے کام لیتا رہا، حتی کہ مرگیا اور ادائیگی کی وصیت بھی نہ کی تو اس کے لئے آخرت میں کیا عذاب ہے؟

جواب: بلاوجہ قرض ادا نہ کیا آخرت میں اس کی ادائیگی انتہائی مشکل ومہنگی پڑے گی۔ آخرت میں ادائیگی قرض کا طریقہ یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں اِن کے مطالبہ میں دی جائیں گی اور کیونکر (کس انداز سے) دی جائیں گی تقریباً تین پیسہ دَین (قرض) کے عوض سات سو نمازیں باجماعت کما فی الدرالمختار وغیرہ من معتمدات الاسفار والعیاذ باللہ العزیز الغفار (جیسا کہ درمختار وغیرہ معتمد کتب میں ہے۔ اللہ عزیز غفار کی پناہ۔ت)

(فتاوی رضویه، جلد25، صفحه69، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

یعنی تین پیسے دبا لینے کا وبال یہ ہے کہ بروز قیامت جس کے تین پیسے بھی دبائے ہوں گے اُسے سات سو باجماعت نمازیں دینی ہوں گی۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "وعن أبی هريرة عن النبی قال من أخذ أموال الناس يريد إداء ها أی من استقرض احتياجا وهو يقصد اداء ه ويجتهد فيه أدى الله عنه أی أعانه على

Marfat.com

إدائه فی الدنیا أو أرضی خصمه فی العقبی ومن أخذ یرید إتلافها أی ومن استقرض من غیر احتیاج ولم یقصد إداء ه أتلفه الله علیه أی لم یعنه ولم یوسع علیه رزقه بل یتلف ماله لأنه قصد إتلاف مال مسلم۔" یعنی ابو ہریرہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے لوگوں سے قرض لئے اور ان کو واپس کرنے کی نیت رکھی۔۔۔الخ۔ اِس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس نے ضرورت کی وجہ سے قرض لیا اور ادا کی کوشش بھی رکھے تو اللہ اس کی طرف سے ادا کردے گا یعنی اللہ عزوجل دنیا میں مقروض کی مدد کرے گا اور آخرت میں قرض خواہ کو راضی فرمادے گا۔ اور جس نے بلاضرورت قرض لیا اور واپس کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا، تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے گا اور اس کی روزی میں برکت نہ ڈالے گا بلکہ کسی مسلمان کے مال کو دبانے کی وجہ سے اللہ جل جلالہ اس کا مال ضائع کردے گا۔

(مرقاۃ المفاتیح ، کتاب البیوع، باب الافلاس ، جلد 06، صفحہ 110، مطبوعہ کوئٹہ)

سوال: بروز قیامت اگر مقروض کے پاس نیکیاں ہی نہ ہوئیں تو پھر کیا ہوگا؟

جواب: جب مقروض کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی تو قرض خواہوں کے گناہ مقروض کے سر پر رکھے جائیں گے "ویلقی فی النّار" اور آگ میں پھینک دیا جائے گا، یہ حکم عدل ہے، اور اللہ تعالیٰ حقوق العباد معاف نہیں کرتا جب تک بندے خود معاف نہ کریں، اور سلف صالحین کے احوال طیّبہ کو اپنے ان مظالم کی سند قرار دینا اور زیادہ وقاحت اور دین متین پر جرأت ہے، اس پر فرض ہے کہ اپنے حال پر رحم کرے اور دُیون (قرضوں) سے پاک ہو، موت کو دور نہ جانے، آگ کا عذاب سَہا نہ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 69، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

Marfat.com

سوال: بعض لوگ قرض واپس نہیں کرتے تو بے چارہ قرضخواہ کہتا ہے کہ دنیا میں نہ دو گے تو آخرت میں ضرور وصول کروں گا۔اس کے جواب میں بد بخت مقروض کہتا ہے کہ چلو اب قیامت کے دن ہی لینا۔یہ کیسا ہے؟

جواب: سخت حرام اور طریقہ کفار ہے۔کافر اس طرح کرتے ہیں۔اللہ عزوجل قرآن مجید فرقان حمید میں اس کے بارے کچھ یوں ارشاد فرماتا ہے ﴿اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا﴾ ترجمہ: تو کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال واولاد ملیں گے۔ (سورۃ مریم، آیت نمبر 77)

مفتی نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں ''شانِ نُزول: بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت خبّاب بن ارت کا زمانہ جاہلیت میں عاص بن وائل سہمی پر قرض تھا وہ اس کے پاس تقاضے کو گئے تو عاص نے کہا کہ میں تمہارا قرض نہ ادا کروں گا جب تک کہ تم سیدِ عالَم محمّدِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پھر نہ جاؤ اور کفر اختیار نہ کرو حضرت خبّاب نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ تو مرے اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھے، وہ کہنے لگا: کیا میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا؟ حضرت خبّاب نے کہا: ہاں! عاص نے کہا: تو پھر مجھے چھوڑ یئے یہاں تک کہ میں مر جاؤں اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں اور مجھے مال واولاد ملے جب ہی آپ کا قرض ادا کروں گا۔اس پر یہ آیاتِ کریمہ نازِل ہوئیں۔''

سوال: ایک بندہ ٹال مٹول کرتا رہا یعنی جان بوجھ کر قرض میں تاخیر کی حتی کہ قرض ادا کئے بغیر مر گیا بعد میں ورثاء نے اس کا قرض ادا کر دیا تو کیا وہ بری الذمہ ہو گیا؟

Marfat.com

جواب: یہاں اگر چہ قرض کا بھار ختم ہو گیا مگر اپنی زندگی میں خواہ مخواہ قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کی وجہ سے جس طرح اس نے بندے کا حق مارا اسی طرح اس نے اللہ عزوجل کے فرمان کے بھی خلاف کیا، تو قرض اگر چہ ادا ہو گیا مگر تاخیر کا گناہ اس کے سر ابھی بھی باقی ہے جسے اللہ چاہے تو معاف کر دے کیونکہ اب یہ خاص اللہ کا حق ہے۔ شامی میں ہے "أقول :لا مانع من كون المراد به سقوط المطالبة عن الميت بالصوم فى الآخرة وإن بقى عليه إثم التأخير كما لو كان عليه دين عبد وماطله به حتى مات فأوفاه عنه وصيه أو غيره ويؤيده تعليق الجواز بالمشيئة" (شامی)

☆۔پانچواں باب: قیداور قیدی مقروض کے مسائل۔☆

سوال: غریب مقروض جو ابھی ادائیگی قرض کی استطاعت نہیں رکھتا اسے حوالہ پولیس کرنا اس وجہ سے کہ قرض نہیں دے رہا، جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غریب مقروض کو پولیس کے حوالے کرنا جائز نہیں کہ خلافِ حکمِ قرآنی ہے۔ قرآن مجید میں ہے ﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ﴾ ترجمہ قرآن کنز الایمان: اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک۔

(سورۃ البقرۃ، آیت 280)

کیونکہ حوالہ پولیس کرنا منافی مہلت و بلا مفید ہے۔ "ولأن الحبس لدفع الظلم بإيصال حقه إليه ولو ظلم فيه لعدم القدرة ولأنه إذا لم يقدر على قضاء الدين لا يكون الحبس مفيدا ؛ لأن الحبس شرع للتوسل إلى قضاء الدين لا لعينه" یعنی قید اس وجہ سے کیا جاتا ہے تا کہ قرضدار اپنے حق کو وصول کر لے اور جس کے پاس قرض ادا کرنے کے لئے کچھ ہے ہی نہیں اسے قید میں ڈالنے کا کوئی خاطر خواہ فائدہ

Marfat.com

نہیں کہ قید کا جواز اس لئے رکھا گیا تا کہ مقروض اِس کے خوف سے قرض ادا کردے۔

(بدائع الصنائع، کتاب الحجر، الفصل الثانی، جلد 06، صفحہ 179، مطبوعہ کوئٹہ)

شرح طیبی میں ہے: "قولہ: ولیس لکم الاذلك "ای لیس لکم زجرہ وحبسہ لانہ ظھرافلاسہ واذاثبت افلاس الرجل لایجوزحبسہ بالدین بل یخلی ویمھل الی أن یحصل له مال فتأخذالغرماء" ترجمہ: تمہیں اس پر سختی کرنے اور قید کرنے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ اس کا مفلس ہونا معلوم ہو چکا اور جب کسی کا افلاس (غربت) ثابت ہو جائے تو اسے قید کروانا جائز نہیں بلکہ اسے مہلت دینا لازم ہے حتی کہ ادائیگی پر قادر ہو جائے۔

(شرح طیبی، کتاب البیوع، باب الافلاس، جلد 06، صفحہ 106، کراچی)

سوال: مقروض کو قید کرنے میں قرض کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: مقروض کو قید کرنے کی شرط یہ ہے کہ دین مؤجل نہ ہو۔ اور اگر مؤجل تھا تو اس کی مدت مکمل ہو چکی ہو۔ علامہ علاء الدین ابی بکر بن سعود کاسانی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں "(أما) الذی یرجع إلی الدین فھو أن یکون حالا فلا یحبس فی الدین المؤجل؛ لأن الحبس لدفع الظلم المتحقق بتأخیر قضاء الدین، ولم یوجد من المدیون؛ لأن صاحب الدین ھو الذی أخر حق نفسه بالتأجیل؛ وکذا لا یمنع من السفر قبل حلول الأجل سواء بعد محله أو قرب؛ لأنه لا یملك مطالبته قبل حل الأجل، ولا یمکن منعه ولکن له أن یخرج معه حتی إذا حل الأجل منعه من المضی فی سفره إلی أن یوفیه دینه۔" ترجمہ: حبس کی شرائط میں وہ شرط جس کا تعلق خاص قرض کے ساتھ ہے وہ یہ ہے کہ قرض حالی ہو مؤجل نہ

Marfat.com

ہو، لہٰذا دَین کے مؤجل ہونے کی صورت میں مدیون کو قید نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ قید ثابت شدہ ظلم کے ازالہ کی وجہ سے ہوتی ہے اور ظلم کا ثبوت تاخیر سے ہوتا ہے اور یہاں ابھی تاخیر ہوئی نہیں، کیونکہ دائن یعنی قرض خواہ نے دین کی مدت طے کر کے اپنے حق کو مؤخر کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مدیون کو مدت پوری ہونے سے پہلے سفر کرنے سے نہیں روکا نہیں جا سکتا کیونکہ دائن مدت پوری ہونے سے پہلے دین کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ ہاں البتہ دائن کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ مدیون کے ساتھ سفر اختیار کرے تا کہ جب مدت پوری ہو جائے تو اسے مزید سفر جاری رکھنے سے روک سکے حتی کہ اپنا دین وصول کر لے۔

(بدائع صنائع، کتاب الحضر والحبس، فالفصل الثانی، جلد 7، صفحہ 173، بیروت)

سوال: مقروض کو قید کرنے سے متعلق کوئی ایسی شرط بھی ہے جس کا تعلق خاص مدیون (مقروض) کے ساتھ ہو؟

جواب: جی ہاں! مقروض کو پولیس کی قید میں دینے سے متعلق دو شرطیں ایسی ہیں کہ جن کا مقروض میں نہ ہونا ضروری ہے۔

(1) مقروض کو ادائیگی قرض پر قدرت ہو اور نہ دے تو اسے قید کر سکتے ہیں۔

(2) دوسرا یہ کہ جس مقروض کو قید کرنا ہے وہ قرض خواہ کا والد وغیرہ نہ ہو۔ یعنی اگر مقروض تنگ دست ہو کہ اس کے پاس قرض ادا کرنے کے لئے مال نہیں تو اب اسے قید نہیں کر سکتے اور اسی طرح اگر مقروض قرض خواہ کا باپ وغیرہ ہے تو اسے بھی قید نہیں کر سکتے۔

علامہ علاء الدین ابی بکر بن سعود کاسانی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں "(وأما) الذی یرجع إلی المدیون فمنها القدرة علی قضاء الدین حتی لو کان معسرا لا یحبس لقوله سبحانه وتعالی (وإن کان ذو عسرة فنظرة إلی

Marfat.com

میسرة)(البقرة، 280) ترجمہ:وہ شرط جس کا تعلق خاص مدیون کے ساتھ ہے وہ یہ ہے کہ مدیون ادائیگی پر قادر ہو لہٰذا اس کے تنگ دست ہونے کی صورت میں اسے قید نہیں کیا جائے گا کہ اللہ عزوجل کا حکم ہے ''تنگ دست کو آسانی تک مہلت دو۔''

(بدائع صنائع، کتاب الحضروالحبس،فالفصل الثانی ،جلد7،صفحہ 173،بیروت)

اس صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں" ومنها، أن يكون من عليه الدين ممن سوى الوالدين لصاحب الدين فلا يحبس الوالدون وإن علوا بدين المولودين وإن سفلوا لقوله تبارك وتعالى (وصاحبهما في الدنيا معروفا) (لقمان15 :) وقوله تعالى (وبالوالدين إحسانا) (الإسراء 23 :) وليس من المصاحبة بالمعروف والإحسان حبسهما بالدين إلا أنه إذا امتنع الوالد من الإنفاق على ولده الذى عليه نفقته فإن القاضى يحبسه لكن تعزيرا لا حبسا بالدين" ترجمہ: جس مقروض کو قید میں ڈالنا ہے اس میں یہ بھی شرط ہے کہ قرض خواہ کا والد نہ ہو لہٰذا مقروض باپ ،دادا اوپر تک کسی کو اپنے قرض کی وجہ سے قید نہیں کر سکتے۔

(بدائع صنائع، کتاب الحضروالحبس،الفصل الثانی ،جلد7،صفحہ 173،بیروت)

قرض کی وجہ سے کس کس کو قید کر سکتے ہیں اور کسے نہیں کر سکتے؟

مقروض اگر بلاوجہ قرض نہ دے تو اسے پولیس کے حوالے کرنا شرعا جائز ہے۔حقیقی بھائی یعنی سگا بھائی ،،بہن، چچا، خالو، شوہر، بیوی ،مرد ہو یا عورت مسلمان ہو یا کافر، ہاتھ پاؤں سلامت ہوں یا معذور ان سب کو پولیس کے حوالے کرایا جا سکتا ہے اگر یہ قرض واپس نہ دیں۔"قال محمد -رحمه الله تعالى -في كتاب الحوالة: ويحبس في الديون كلها كائنا من كان من أخ أو عم أو خال أو زوج أو زوجة أو امرأة أو رجل مسلما كان أو ذميا أو حربيا مستأمنا أو صحيحا أو زمنا أو

Marfat.com

مقعدا أو مقطوع اليد" عبارت کا ترجمہ وہی جواوپر لکھ دیا گیا۔

(فتاوی ہندیہ،الباب السادس والعشرون ،جلد3،صفحہ413-، دار الفکر،بیروت)

سوال: کتنے اور کون سے افراد ہیں کہ انہیں قرض کی وجہ سے قرض خواہ قید نہیں کرواسکتا؟

جواب: پانچ افراد ایسے ہیں کہ وصولی قرض کے واسطے شرعاً اِن پر مقدمہ نہیں کر سکتے۔وہ یہ ہیں:۔

(1) والد----(2) دادا----(3) ماں----(4) دادی،نانی----(5) بعجہ دیت ----۔ان کے علاوہ افراد پر مقدمہ کرنا اور اپنا قرض وصول کرنے کے واسطے حوالہ پولیس کرنا جائز ہے۔النتف میں ہے"ویحبس فی الدین کل أحدالا خمسة نفر:۔

﴿1﴾ أحدهم الوالدلایحبس فی دین ولده

﴿2﴾ الجدلایحبس فی دین ولدولده

﴿3﴾ لاتحبس الام فی دین ولدها

﴿4﴾الجدة لاتحبس فی دین ولدولدها

﴿5﴾لاتحبس العاقلة فی الدیة۔ جواب ہی اس کا ترجمہ ہے۔

(النتف فی الفتاوی، کتاب الحجر،باب من لایحبس فی الدین،صفحہ 460، کراچی)

سوال: باپ اپنے بیٹے کا مقروض تھا اور اس قرض میں باپ کا کوئی ضمانتی بھی ہے اب قرض واپس نہیں مل رہا تو والد صاحب کو پولیس کے حوالے کرنا جائز نہیں تو کیا جوان کا ضمانتی بنا تھا اسے پولیس کے حوالے کر سکتے ہیں تا کہ کسی طرح اپنا قرض وصول ہو؟

جواب: جب مقروض باپ کو قید نہیں کر سکتے جو کہ اصل ہے تو ضمانتی کو بھی قید نہیں کر سکتے کیونکہ اصل مقروض تو باپ ہے اور ضمانتی ضمنا، جب اصل کو قید نہیں کیا جا سکتا تو جو ضمنا ہے

Marfat.com

اسے بھی قید نہیں کرایا جا سکتا۔ ردالمحتار میں ہے "(قوله:هذا إذا كفل بأمره إلخ) تقييد لقول المصنف فإن لوزم لازمه إلخ، وقيده أيضا فى البحر بحثا بما إذا كان المال حالا على الأصيل كالكفيل وإلا فليس له ملازمته اهـ، وقيده فى الشرنبلالية أيضا بما إذا لم يكن المطلوب من أصول الطالب، فلو كان أباه مثلا ليس له حبس الكفيل لما يلزم من فعل ذلك بالمطلوب وهو ممتنع، أى لأنه لا يحبس الأصل بدين فرعه، وإذا امتنع اللازم امتنع الملزوم"

(ردالمحتار، کتاب الکفالة،مطلب فی تعلیق الکفالة،متی ادی بکفالة فاسدة، جلد5 ،صفحه 316)

سوال: بچے کو قید کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: "وأما الصبى الحر فبعض المشايخ رحمهم الله تعالى مالوا إلى الحبس وجعلوه كالبالغ، وبعضهم قالوا :إذا كان له وصى يحبس تأديبا حتى لا يعود لمثله وليضجر الوصى فيتسارع إلى إلقاء الدين، وإن لم يكن له أب أو وصى لم يحبس، فأما إذا كان محجورا عليه فقد ذكر فى بعض المواضع أنه إن كان له أب أو وصى يحبس بدينه يعنى الأب أو الوصى وإن لم يكن له أب أو وصى نصب القاضى قيما ليبيع من ماله بقدر الدين ويوفى الغرماء حقهم، كذا فى الملتقط" بعض مشائخ کا کہنا ہے کہ اسے بھی قرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے قید کیا جائے گا اور بعض نے کہا اگر اس کا باپ یا وصی ہے تو پھر اسے تادیبا قید کیا جائے گا تا کہ دوبارہ ایسی حرکت نہ کرے اور باپ و وصی کو مجبور کیا جائے کہ جلد سے جلد قرض ادا کریں اور اس کا باپ یا وصی نہیں ہے تو پھر اسے قید نہیں کیا جائے گا، اور اگر وہ مجور رہے تو پھر اس کی جگہ اس کے باپ یا وصی کو قید کیا جائے گا اور اگر یہ ان دونوں میں سے کوئی

Marfat.com

نہیں تو قاضی اسلام کسی کو مقرر کرے گا کہ وہ بچے کا مال اتنا بیچ دے کہ جس سے قرض ادا کیا جا سکے۔

(فتاوی ہندیہ،الباب السادس والعشرون ،جلد3،صفحہ413-، دار الفکر،بیروت)

سوال: کافر کو مسلم اور مسلم کو کافر کے قرض کے عوض قید کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر مسلمان کسی ذمی کافر کا قرض نہیں دے رہا تو مسلمان کو بھی اس وجہ سے قید کیا جائے گا اور اسی طرح ذمی کو بھی مسلمان کا قرض نہ دینے کی وجہ سے قید کیا جائے گا۔ فتاوی ہندیہ میں ہے"ویحبس المسلم بدین الذمی والذمی بدین المسلم وکذا المستأمن، کذا فی الخلاصة" ترجمہ: ذمی کے قرض کی وجہ سے مسلمان کو اور مسلمان کے قرض کی وجہ سے ذمی کو قید کیا جا سکتا ہے اور یہی حکم مستامن کا ہے۔

(فتاوی ہندیہ،الباب السادس والعشرون ،جلد3،صفحہ414-، دار الفکر،بیروت)

سوال: قرض خواہ کے لئے مقروض کو قید کروانے کے جائز ہونے میں قرض کی کتنی مقدار ہونا ضروری ہے؟

جواب: قید کروانے میں درہم شرعی کے چھٹا حصہ برابر (جسے دانق کہتے ہیں) قرض کی مقدار کا ہونا ضروری ہے۔"(قولہ وضیاع ما قیمتہ درھم) قال فی مجمع الروایات :لأن ما دونہ حقیر فلا یقطع الصلاة لأجلہ؛ لکن ذکر فی المحیط فی الکفالة أن الحبس بالدانق یجوز، فقطع الصلاة أولی، وھذا فی مال الغیر، أما فی مالہ لا یقطع .والأصح جوازہ فیھما۔"

(ردالمحتار، کتاب الصلوة،فروع اشتمال الصلاة)

المنجد میں ہے"الدانق: درہم کے چھٹے حصہ کا ایک سکہ۔"

Marfat.com

آج کل دس درہم شرعی پاکستانی کرنسی کے مطابق 3240 روپے کے برابر ہے۔ اور ایک درہم شرعی 324 روپے کا ہوا اور ایک درہم کا چھٹا حصہ تقریبا 54 روپے کے برابر ہوا۔ اس سے کم قرض ہونے کی صورت میں قید کرانا شرعا درست نہیں۔

سوال: باپ اپنے بیٹے کو قرض کی وجہ سے قید کرواسکتا ہے یعنی پولیس کے حوالے کرواسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! باپ اپنے بچے کو قدرت ہونے کے باوجود قرض نہ دینے کی وجہ سے پولیس کے حوالے کرسکتا ہے۔ بدائع میں ہے "(وأما) الولد فيحبس بدين الوالد؛ لأن المانع من الحبس حق الوالدين،" خلاصہ عبارت یہ ہے کہ باپ اپنے بیٹے کو قرض کی وجہ سے قید کرا سکتا ہے۔ کیونکہ مانع حبس حق والدین ہے اور وہ یہاں ہے نہیں۔"

(بدائع صنائع، کتاب الحضر والحبس، فالفصل الثانی، الحبس، جلد 7، صفحہ 173، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سوال: رشتے دار بعض دفعہ خواہ مخواہ قرض واپس نہیں کرتے کیا انہیں پولیس کے حوالے کرا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! سوائے والدین کے بلاوجہ قرض میں تاخیر کی وجہ سے قریبی سے قریبی رشتے دار کو پولیس کے حوالے کرا سکتے ہیں۔ بدائع میں ہے "وكذا سائر الأقارب يحبس المديون بدين قريبه كائنا من كان،" ترجمہ: تمام قریبی رشتہ داروں کو قرض کی وجہ سے قید میں ڈال سکتے ہیں خواہ کتنا ہی قریبی ہو۔

(بدائع صنائع، کتاب الحضر والحبس، فالفصل الثانی، الحبس، جلد 7، صفحہ 173، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

Marfat.com

سوال: اگرعورت قرض لے اور بعد میں بلاوجہ واپس نہ کرے تو اسے بھی قید کرواسکتے ہیں؟

جواب: عورت اجنبی ہو یا رشتے دار سوائے اپنی ماں نانی ودادی کے ہر طرح کی عورت کو بلاوجہ شرعی قرض واپس نہ کرنے کی وجہ سے پولیس کے حوالے کر سکتے ہیں۔ بدائع میں ہے"ویستوی فی الحبس الرجل والمرأة؛ لأن الموجب للحبس لا یختلف بالذکورة والأنوثة۔" خلاصہ عبارت یہ ہے کہ قرض نہ دینے کی وجہ سے قید کرنے میں مردوعورت دونوں یکساں ہیں کیونکہ جوقید کا موجب ہے وہ مردوعورت کی وجہ سے مختلف نہیں بلکہ ایک ہی ہے لہٰذا دونوں کے لئے حکم بھی ایک ہی ہے۔"

(بدائع صنائع، کتاب الحضروالحبس، فالفصل الثانی ،الحبس، جلد 7، صفحہ 173، دارالکتب العلمیة، بیروت)

سوال: کیا مقروض کوقید کرنے میں ایسی شرط بھی ہے جس کا قرض خواہ کی طرف سے ہونا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! مقروض کوقید کرنے میں ایسی شرط بھی ہے جس کا قرض خواہ کی طرف سے پایا جانا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ قرض خواہ اسے قید کرنے کا مطالبہ کرے۔ یعنی پولیس وغیرہ کوخود یہ اختیار نہ ہوگا کہ منہ اٹھا کر آئے اور مقروض کوسلاخوں کے پیچھے کردے۔ بدائع میں ہے"(وأما) الذی یرجع إلی صاحب الدین فطلب الحبس من القاضی فما لم یطلب لا یحبس؛ لأن الدین حقه، والحبس وسیلة إلی حقه، ووسیلة حق الإنسان حقه وحق المرء إنما یطلب بطلبه فلا بد من الطلب للحبس۔" ترجمہ: وہ شرط جس کا قرض خواہ کی طرف سے ہونا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ وہ قاضی سے مقروض کی قید کا مطالبہ کرے، اگر اس نے مقروض کی قید کا مطالبہ نہ کیا تو اسے

Marfat.com

قید نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ قرض قرض خواہ کا حق ہے اور قید کرنا اپنے حق کو وصول کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور اس ذریعے کو اختیار کرنے کا حق بھی صاحب حق ہی کو ہے اور وہ اسی صورت میں ہوگا جب وہ اس کا مطالبہ کرے گا لہٰذا قید کے لئے قرض خواہ کا قید کا مطالبہ کرنا ضروری ہے۔

(بدائع صنائع، کتاب الحضر والحبس، الفصل الثانی، جلد 7، صفحہ 173، بیروت)

سوال: قرض خواہ نے مقروض کو پکڑ لیا اور رہائی ادائیگی قرض پر شرط رکھی۔ قرض خواہ سفر میں بھی مقروض کو اپنے ساتھ لے گیا۔ اب مقروض قرض خواہ کے تابع ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر مقروض تنگ دست ہے یعنی اس کے پاس قرض واپس کرنے کی استطاعت نہیں تو مقروض قرض خواہ کے تابع ہوگا یعنی اگر وہ مسافر ہے تو یہ بھی مسافر ہوگا اور قصر نماز پڑھے گا۔ اور اگر تنگ دست نہیں تو اب یہ تابع نہ ہوگا، اس کی اپنی نیت کا اعتبار ہوگا۔ نیز اگر مقروض یہ پختہ ارادہ کر لے کہ میں نے قرض دینا ہی نہیں تو اب خواہ تنگ دست ہو یا نہ ہو بہر صورت یہ قرض خواہ کے تابع ہوگا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے "لمحبوس بالدين والملازم به يعتبر فيه نية صاحب الدين إن كان المطلوب معسرا أو إن كان موسرا يعتبر فيه نية المطلوب حتى لو عزم أن لا يقضي دينه فهو كالمعسر، كذا في المضمرات۔"

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، الباب الخامس، جلد 01، صفحہ 141، دار الفکر، بیروت)

سوال: ایک شخص دو افراد کا مقروض ہے، ایک کا قرض زیادہ ہے اور دوسرے کا کم، جس کا قرض کم ہے اس نے مقروض کو پولیس کے حوالے کرا دیا تو کیا زیادہ قرض والے کو اختیار ہے کہ وہ اسے رہا کرا دے؟

Marfat.com

جواب: زیادہ قرض والے کو ایسا کرنے کی شرعا اجازت نہیں۔اگرچہ دوسرے کا قرض کم ہے پھر بھی اس کی مرضی کے اس کو رہا کرنا جائز نہیں۔فتاوی ہندیہ میں ہے "لهما على رجل دين لأحدهما القليل وللآخر الأكثر لصاحب القليل حبسه وليس لصاحب الأكثر إطلاقه بلا رضاه،" ترجمہ:ایک شخص پر دو افراد کا قرض ہے ایک کا کم دوسرے کا زیادہ جس کا کم ہے اس نے قید کرادیا تو زیادہ قرض والے کو اسے رہا کرانے کا اختیار نہیں۔

(فتاوی ہندیہ،الباب السادس والعشرون ،جلد3،صفحہ414-، دار الفکر،بیروت)

سوال: ایک کا قرض کم اور دوسرے کا زیادہ پہلے دونوں نے باہم رضامندی سے اسے پولیس کے حوالے کیا، بعد میں ایک کا ذہن بن گیا کہ اسے رہا کروادیا جائے تو کیا اب وہ ایسا کرسکتا ہے؟

جواب: بالکل نہیں کرسکتا،اس کی رہائی کے لئے دونوں کا راضی ہونا شرط ہے۔فتاوی ہندیہ میں ہے "لهما على رجل دين لأحدهما القليل وللآخر الأكثر لصاحب القليل حبسه وليس لصاحب الأكثر إطلاقه بلا رضاه، .وان اراداحدهما اطلاقه بعلمارضيابحسبه ليس له ذلك" ترجمہ:ایک شخص پر دو افراد کا قرض ہے ایک کا کم دوسرے کا زیادہ جس کا کم ہے اس نے قید کرادیا تو زیادہ قرض والے کو اسے رہا کرانے کا اختیار نہیں۔دونوں نے رضامندی سے اسے قید کرایا اب ان میں سے کوئی ایک بھی دوسرے کی رضامندی سے اسے آزاد نہیں کرا سکتا۔

(فتاوی ہندیہ،الباب السادس والعشرون ،جلد3،صفحہ414-، دار الفکر،بیروت)

سوال: مقروض نے قرض کے عوض کوئی شے رہن رکھی۔اور اب قرض کی ادائیگی میں

Marfat.com

بلاوجہ تاخیر کررہا ہے اور قرض خواہ کے مانگنے پر کہہ دیتا ہے کہ رہن کس وجہ سے رکھا تھا تو کیا ایسی صورت حال میں قرض خواہ مقروض کو پولیس کے حوالہ کرسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ضرور اس پر مقدمہ کرسکتا ہے اور اسے پولیس کے حوالہ کرسکتا ہے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "قاضی کے پاس دَین کا دعویٰ کرسکتا ہے اور قاضی کو اگر ثابت ہو جائے کہ مدیون ادائے دَین میں ڈھیل ڈال رہا ہے تو اسے قید بھی کر سکتا ہے کہ ایسے کی یہی سزا ہے۔"

(بہار شریعت، رہن کا بیان، جلد 03، حصہ 17، صفحہ 701، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال: مقروض کو قید کیا، پھر معلوم ہوا کہ اب اس وقت یہ ادائیگی کے قابل نہیں تو کیا اسے چھوڑ دیا جائے گا؟

جواب: جی ہاں! جب اس کے پاس ادائیگی قرض کے واسطے کچھ نہیں تو اسے قید میں رکھنا فضول ہے۔ اسے چھوڑ دیا جائے گا اور جب روپے آئیں گے تو وہ ادا کرے گا۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "مدیون دین کی وجہ سے قید کیا گیا اور اس کے پاس یہی زمین ہے جو مزارعت پر اٹھا چکا ہے اور زمین میں کچی زراعت ہے جس کی وجہ سے بیع نہیں کی جاسکتی کہ بیع کر دین ادا کیا جاتا تو اسے قید خانہ سے رہا کیا جائے گا کہ دین کی ادا میں جو کچھ دیر ہوگی وہ عذر سے ہے۔"

(بہار شریعت، مزارعت کا بیان، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 298، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(فتاوی ہندیہ، الباب السادس والعشرون، جلد 3، صفحہ 417، دار الفکر، بیروت)

سوال: ایک شخص جو کہ چند افراد کا مقروض ہے اسے قید کیا گیا تو اس نے کچھ کا قرض ادا کردیا اور کچھ کا ابھی باقی تو کیا اسے اب چھوڑ دیا جائے گا یا نہیں؟

Marfat.com

جواب: اسے چھوڑا نہیں جائے گا جب تک کہ سب کے قرض ادا نہ کرے ہاں جن کا قرض ادا کرنا باقی ہے وہ سب اسے چھوڑنے پر راضی ہو جائیں تو پھر اسے چھوڑنا جائز ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے" وإذا كان الرجل محبوسا بدين رجلين فأدى إلى أحدهما لا يخرج من السجن حتى يؤدى حق الآخر، وهذه المسألة دليل على أن للمحبوس أن يؤثر بعض الغرماء على البعض وقد نص فى فتاوى النسفى على ذلك .وصورة المسألة المذكورة ثمة :رجل عليه ألف درهم لثلاثة نفر لواحد منهم خمسمائة ولواحد منهم ثلثمائة ولواحد منهم مائتان؛ فاجتمع الغرماء وحبسوه بديونهم فى مجلس القضاء وماله خمسمائة كيف يقسم ماله بينهم؟ قال :إذا كان المديون حاضرا فإنه يقضى ديونه بنفسه وله أن يقدم البعض على البعض فى القضاء ويؤثر البعض على البعض؛ لأنه يتصرف فى خالص ملكه لم يتعلق به حق أحد فيتصرف فيه على حسب مشيئته" ترجمہ: جب کوئی ایک سے زیادہ افراد کا مقروض ہو اور قرضے کی وجہ سے اسے قید کیا گیا ہو، اس نے ایک کا قرض ادا کر دیا تو دوسرے رہا نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ سب کا قرض ادا نہ کر دے، بقیہ عبارت کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ مقروض جس کا چاہے پہلے قرض ادا کرے اور جس کا چاہے بعد میں ادا کرے۔

(فتاوی ہندیہ، الباب السادس والعشرون ،جلد3،صفحہ417-، دار الفکر،بیروت)

سوال: زید نے چند افراد سے قرض لیا۔ اب اتنا غریب ہو گیا کہ قرض کی ادائیگی کی فی الحال کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ایک قرض خواہ نے اس پر مقدمہ کیا اسے پولیس نے پکڑ لیا۔ بعد تحقیق اس کا غریب ہونا ثابت ہو گیا اور قرض خواہ نے مقدمہ واپس لے لیا اور پولیس نے

Marfat.com

چھوڑ دیا اور اسے مزید مہلت دے دی گئی۔اب دوسرے قرض خواہ اس پر مقدمہ وقید وغیرہ کر سکتے ہیں؟

جواب: جب ایک قرض خواہ کے نزدیک اس کا غریب ہونا ثابت ہو چکا تو اب دوسرے اسے قید نہیں کروا سکتے۔مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں"یونہی اگر مدیون کا دیوالیہ ہونا ایک قرض خواہ کے مقابل میں ثابت ہوا تو یہ بھی کے مقابل ثبوت ہو گیا کہ دوسرے قرض خواہ بھی اسے قید نہیں کرا سکتے۔"

(بہار شریعت،دعوی وشہادت کا بیان،جلد2،صفحہ 600،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال: تنگ دست کو قید نہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: تنگ دست کو قید نہ کرنیکی وجہ یہ ہے کہ قید قرض وصول کرنے کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔اور جب اس کے پاس مال ہی نہیں کہ جس سے وہ قرض ادا کرے تو قید میں ڈالنے کی صورت میں سوائے اپنی ہی پریشانی بڑھانے کے کوئی فائدہ نہیں۔علامہ علاء الدین ابی بکر بن سعود کاسانی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں" ولأن الحبس لدفع الظلم بإيصال حقه إليه ولو ظلم فيه لعدم القدرة ولأنه إذا لم يقدر على قضاء الدين لا يكون الحبس مفيدا؛ لأن الحبس شرع للتوسل إلى قضاء الدين لا لعينه، ومنها المطل وهو تأخير قضاء الدين لقوله -عليه الصلاة والسلام -مطل الغنى ظلم فيحبس دفعا للظلم لقضاء الدين بواسطة الحبس، وقوله -عليه الصلاة والسلام -لى الواجد يحل عرضه وعقوبته والحبس عقوبة، وما لم يظهر منه المطل لا يحبس لانعدام المطل واللى منه "ترجمہ:قید ظلم کا خاتمہ کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اس طرح کہ وہ دائن کا اسے حق واپس کرے گا۔اور جب اسے قدرت ہی نہیں کہ دین واپس

Marfat.com

کرے تو اسے قید کرنے کوئی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ قید کا جواز شرع نے ادائیگی دین کے واسطے رکھا ہے یعنی مقصود دین کی ادائیگی ہے نہ اسے پکڑ کر اپنے پاس بٹھانا۔ تاخیر کا تعلق بھی اسی کے ساتھ ہے کیونکہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قوت والے کا ادائیگی دین میں تاخیر کرنا ظلم ہے۔ اور جب اس کے پاس رقم ہے نہیں تو گویا اس کی طرف سے معنی تاخیر بھی نہ پایا۔ (بدائع صنائع، کتاب الحضر والحبس، الفصل الثانی، جلد 7، صفحہ 173، بیروت)

سوال: محتال (قرض خواہ) نے محتال علیہ (جس پر قرض کا حوالہ کیا جائے) کو قید کروادیا یا خود پکڑ لیا تو کیا محتال علیہ اصیل (اصل مقروض) کو قید کروا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! قید کروا سکتا ہے۔ "وإذا حبس كان له أن يحبس الأصيل حتى يخلصه عن ذلك كما في الكفيل كذا في المحيط" ترجمہ: اگر محتال لہ نے محتال علیہ کو قید کرادیا تو یہ محیل کو قید کرا سکتا ہے۔"

(فتاوی ہندیہ، کتاب الحوالہ، الباب الثانی، جلد 03، صفحہ 298، دار الفکر، بیروت)

یاد رہے کہ قرض خواہ ضمانتی کو قید کروا سکتا ہے اور ضمانتی مقروض کو۔ اس میں شرطیں ساری وہی ہوں گی جو قید کروانے میں ہیں۔ اس مسئلہ کی تفصیل کتاب الکفالۃ میں ضمناً موجود ہے۔

سوال: کسی نے رہن (گروی) رکھ کر قرض لیا۔ یا ضمانتی دے کر قرض لیا۔ اب قرض خواہ کو اس کے بلاوجہ قرض میں تاخیر کرنے کی وجہ سے قید کرانے کا حق ہوگا یا نہیں؟

جواب: قرض گروی رکھ کر لیا ہو یا ضمانتی دے کر، بلاوجہ قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کی بناء پر قرض خواہ قید کروا سکتا ہے کیونکہ رہن و کفالت کی وجہ سے حق حبس ساقط نہیں ہوتا۔ ردالمحتار میں ہے "ولا يسقط حق الحبس بالرهن ولا بالكفيل۔" رہن و کفالت کی

Marfat.com

وجہ سے حق حبس ساقط نہیں ہوتا

(ردالمحتار، کتاب البیوع، مطلب فی حبس المبیع لقبض الثمن، جلد7، صفحہ 94، کوئٹہ)

سوال: کیا قرض خواہ مقروض اور مقروض کے ضمانتی کو یا دونوں کو قید کرا سکتا ہے؟

جواب: جی بالکل کرا سکتا ہے۔ "أقول: سیأتی فی کتاب القضاء من بحث الحبس أن المکفول له یتمکن من حبس الکفیل والأصیل و کفیل الکفیل وإن کثروا" ترجمہ: قرض خواہ مقروض اور اس کے ضمانتی اگرچہ زیادہ ہوں سب کو قید کر سکتا ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الکفالة، مطلب فی تعلیق الکفالة، جلد5، صفحہ 316)

فصل ثانی: قرض خواہ ومقروض کے مابین

غناوفقر میں اختلاف ہونے کا بیان

سوال: اگر قرض خواہ کہیں کہ اس کے پاس قرض ادا کرنے کی قدرت ہے جبکہ مقروض کہے کہ میرے پاس فی الحال قرض ادا کرنے کی قدرت نہیں تو کس کی بات مانیں؟

جواب: دونوں میں سے جو گواہ پیش کرے گا اس کی بات قابل قبول ہوگی۔ اور اگر دونوں نے گواہ پیش کر دیئے تو اب قرض خواہ کے گواہ معتبر ہوں گے۔ بدائع میں ہے "ولو اختلفا فی الیسار والإعسار فقال الطالب :هو موسر وقال المطلوب :أنا معسر فإن قامت لأحدهما بینة قبلت بینته، وإن أقاما جمیعا البینة فالبینة بینة الطالب؛ لأنها تثبت زیادة وهی الیسار" عبارت کا ترجمہ وہی جو جواب میں لکھا ہے۔

(بدائع صنائع، کتاب الحضر والحبس، الفصل الثانی، جلد7، صفحہ 174، بیروت)

ہندیہ میں ہے "إن أقام المحبوس بینة علی عسرته وأقام صاحب الحق بینة علی یساره أخذ ببینة صاحب الحق" ترجمہ: مقروض قیدی نے اپنے تنگ دست

Marfat.com

ہونے پر گواہ پیش کردئے اور قرض خواہ نے اس کے تنگ دست نا ہونے پر گواہ پیش کردیے تو اس صورت میں قرض خواہ کے گواہوں کی بات کو قبول کیا جائے گا۔"

سوال: قید میں ڈالنے سے قبل اگر کوئی عادل (نیک پرہیزگار) شخص خبر دے کہ اس کے پاس قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ نہیں تو کیا اب اسے قید میں ڈالنا جائز ہوگا؟

جواب: فتاوی عالمگیری میں ہے "فإن أخبره عدل أو اثنان بإعساره قبل الحبس فيه روايتان فى رواية يقبل ولا يحبسه، وفى رواية الخصاف لا يقبل ويحبسه وإليه ذهب عامة مشايخنا -رحمهم الله تعالى -هو الصحيح كذا فى محيط السرخسى "ترجمہ: اگر ایک عادل شخص یا پھر دو افراد نے مقروض کو قید کرنے سے پہلے خبر دی کہ وہ تنگ دست ہے ابھی قرض ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کے بارے دو روایتیں ہیں:۔ایک روایت یہ ہے کہ اس خبر کو قبول کیا جائے گا اور مقروض کو قید نہیں کیا جائے گا اور خصاف کی روایت ہے کہ قبول نہیں کی جائے گی اور اسے قید میں ڈالا جائے گا اسی طرف اکثر مشائخ گئے ہیں اور یہی صحیح مسئلہ ہے۔

(فتاوی ہندیہ، الباب السادس والعشرون ،جلد3،صفحہ415-، دار الفکر،بیروت)

سوال: قرض خواہ کہے کہ یہ قرض واپس کرسکتا ہے جبکہ مقروض کہتا ہے کہ فی الحال میرے پاس کچھ نہیں اور نہ ہی کسی کے پاس گواہ ہیں تو اب کسی کی بات مانی جائے گی؟

جواب: بدائع میں ہے "اگر دَین کسی عقد کی وجہ سے لازم ہوا ہے جیسے کوئی چیز خریدی ہے تو پھر قرض خواہ کی بات کا اعتبار ہوگا۔اور اگر کسی عقد کی وجہ سے نہیں ہوا ویسے ہی قرض لیا تھا تو پھر مقروض کی بات مانیں گے۔

(بدائع صنائع، کتاب الحضر والحبس،الفصل الثانی،جلد7،صفحہ 174،بیروت)

Marfat.com

فصل ثالث : قیدی پرپابندیوں کے جواز کا بیان

سوال: جسے قرض کی وجہ سے قید کیا گیا اسے جمعہ پڑھنے کے لئے جانے کی اجازت ہے یا نہیں اور اس پر جمعہ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: قرض کی وجہ سے قید کئے ہوئے کو اپنے ضروری سے ضروری کام کے لئے بھی نکلنے کی اجازت نہ دی جائے گی حتی کہ جمعہ، پنج وقتی نماز، عیدین، جنازہ میں شرکت، مریض کی عیادت وغیرہ کسی کام کے لئے بھی جانے کی اجازت ہرگز نہ دی جائے۔ اور اس پر جمعہ فرض بھی نہیں۔ بدائع میں ہے "وأما بيان ما يمنع المحبوس عنه وما لا يمنع فالمحبوس ممنوع عن الخروج إلى أشغاله ومهماته، وإلى الجمع، والجماعات، والأعياد وتشييع الجنائز، وعيادة المرضى، والزيارة والضيافة؛ لأن الحبس للتوسل إلى قضاء الدين فإذا منع عن أشغاله ومهماته الدينية والدنيوية تضجر فيسارع إلى قضاء الدين" ترجمہ: مقروض قیدی کو اپنے ضروری کاموں، جمعہ وعیدین وجماعت، جنازہ کی حاضری، بیمار کی عیادت اور ملاقات وضیافت کے لئے جانے سے روکا جائے گا کیونکہ قید کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اسے اس کی دینی ودنیاوی مصروفیت سے روک دیا جائے تاکہ یہ مجبور ہو کر ادائیگی قرض میں جلدی برتے۔

(بدائع صنائع، کتاب الحضر والحبس، جلد 7، صفحہ 174، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سوال: مقروض قیدی سے اس کے رشتہ داروں کو ملنے سے روکنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: مقروض قیدی کے رشتہ دار اگر اسے ملنا چاہیں تو انہیں روکنے کی اجازت نہیں۔ اسے خرید وفروخت کرنے کی اجازت ہے۔ ہبہ کرنے وقبول کرنے کی اجازت ہے۔ صدقہ کرنے کی اجازت ہے۔ اقرار کرنے کی اجازت ہے۔ یعنی مقروض قیدی کے ان کاموں

Marfat.com

پر پابندی نہیں لگا سکتے کہ یہ کام بعض دفعہ وصولی قرض میں معاون ومددگار ثابت ہوتے ہیں۔یعنی مقروض قیدی کو تصرفات شرعیہ سے روکنے کی اجازت نہیں کیونکہ قید تصرفات کی اہلیت کو باطل نہیں کرتی۔بدائع میں ہے" ولا يمنع من دخول أقاربه عليه؛ لأن ذلك لا يخل بما وضع له الحبس بل قد يقع وسيلة إليه، ولا يمنع من التصرفات الشرعية :من البيع، والشراء، والهبة، والصدقة، والإقرار لغيرهم من الغرماء حتى لو فعل شيئا من ذلك نفذ ولم يكن للغرماء ولاية الإبطال؛ لأن الحبس لا يوجب بطلان أهلية التصرفات"

(بدائع صنائع، کتاب الحضر والحبس، جلد 7، صفحہ 174، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سوال: مقروض قیدی کو اپنی ذات پر یا اپنے گھر والوں مثلاً بیوی بچوں پر ضروری خرچہ کرنے سے روکا جا سکتا ہے؟

جواب: نہیں روکا جا سکتا۔بدائع میں ہے" وينفق المحبوس على نفسه وعياله وأقاربه ولا يمنع من ذلك ولا عن شيء من التصرفات الشرعية والله سبحانه وتعالى أعلم" ترجمہ: بالکل واضح ہے۔

(بدائع صنائع، کتاب الحضر والحبس، جلد 7، صفحہ 175، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

فصل رابع: قرض خواہ ومقروض سے متعلق پولیس والوں کے لئے ضروری معلومات

سوال: پولیس والوں کے لئے کیا حکم شرعی ہے کہ اگر قرض خواہ آ کر کہے کہ فلاں میرا قرض نہیں دے رہا تو کیا اسے فوراً قید خانہ ڈال دیں یا کچھ تحقیقات کریں؟

جواب: پولیس والوں کے قید کرنے میں یہ ضروری ہے کہ پولیس والوں کے نزدیک اس

Marfat.com

کا مقروض ہونا اور قرض واپس نہ ہونے کا ثبوت ضروری ہے۔ جب یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں واقعی زید وغیرہ کا مقروض ہے اور زید اب اس کی قید کا طالب ہے تو اب پولیس آفیسر اپنے ماتحتوں کو اسے قید کرنے کا حکم دے گا۔ قید کرنے کے بعد اب پولیس کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اس پر بھی تحقیق کریں گے کہ آیا اس کے پاس قرض ادا کرنے کی طاقت ہے یا نہیں؟ یعنی پولیس والے اس کے پاس نقدی یا گھریلو سامان جیسے فریج، ٹی وی، وغیرہ ایسی چیزیں پاتے ہیں کہ جسے بیچ کر قرض ادا کیا جانا ممکن ہے تو اسے ادائیگی قرض پر مجبور کریں گے لیکن پولیس والوں جیسی مار نہ ماریں۔ اور اگر تحقیق کرنے کے بعد معلوم ہو کہ ابھی یہ قرض ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں تو پولیس والے اسے رہا کر دیں اور اسے وقت دیں کہ اتنے عرصے میں قرض دینے کی کوئی صورت نکالو ورنہ دوبارہ پکڑ لیں گے تا کہ اسے فکر لگی رہے۔ بدائع میں ہے" وإذا عرف سبب وجوب الدين وشرائطه .فإن ثبت عند القاضى السبب مع شرائطه بالحجة حبسه لتحقق الظلم عنده بتأخير حقه من غير ضرورة، والقاضى نصب لدفع الظلم فيندفع الظلم عنه، وإن اشتبه على القاضى حاله فى يساره وإعساره، ولم يقم عنده حجة على أحدهما وطلب الغرماء حبسه فإنه يحبس ليتعرف عن حاله أنه فقير أم غنى، فإن علم أنه غنى حبسه إلى أن يقضى الدين؛ لأنه ظهر ظلمه بالتأخير، وإن علم أنه فقير خلى سبيله؛ لأنه ظهر أنه لا يستوجب الحبس فيطلقه"

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بہت تحقیق کے بعد بھی معلوم نہیں ہوتا کہ مقروض کے پاس قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ ہے یا نہیں؟ تو ایسی صورت میں بھی پولیس کا اسے قید کرنا جائز ہے جبکہ قرض خواہ اس کا مطالبہ کرتے ہوں تا کہ اس کے حالات کی جانکاری

Marfat.com

میں آسانی ہو سکے پھر جیسا اس کا حال کھلے تو اس کے مطابق اگلے معاملات نمٹانے میں آسانی ہوتی ہے۔لیکن یہ بات یاد رہے کہ پولیس کے چھوڑ دینے کے بعد عدل وانصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے پولیس جو وقت مقروض کو دے گی قرض خواہ کو چاہیے کہ اب اس وقت تک مقروض کو تنگ نہ کرے بلکہ اس وقت تک کا انتظار کرے جو پولیس والوں نے دیا ہے تا کہ مزید کسی جھگڑے کی نوبت نہ آئے۔اسی کتاب میں ہے"ولکن لا یمنع الغرماء عن ملازمته عند أصحابنا الثلاثة -رضی الله عنهم -، إلا إذا قضى القاضی بالإنظار لاحتمال أن یرزقه الله سبحانه وتعالى مالا، إذ المال غاد ورائح" (بدائع صنائع، کتاب الحضروالحبس،الفصل الثانی ،جلد7،صفحه 173،،بیروت)

یہاں اگر چہ فقہی مسائل میں قضائے قاضی کی بات ہے،مگر اب جبکہ قضائے قاضی علی وجہ الشرعی منعقد نہیں ہوتی تو اس لئے بعض چیزیں پنچائت وغیرہ پر چھوڑ دی جاتیں ہیں اور اس پنچائت کی بعض باتوں پر عمل کرنے میں معاشرے کا امن پوشیدہ ہوتا ہے۔ہاں اگر صاحب حق کو شریعت مطہرہ کچھ اور حکم دے اور پنچائت کا فیصلہ شریعت کے خلاف نا ہو اور صاحب حق وقتی طور پر کمپرومائز کر کے پنچائت کے اس فیصلے کو تسلیم کر لے تو اس کے اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

سوال: پولیس والوں نے مقروض کو قید کیا۔بعد تحقیق بھی معلوم نہ ہو سکا کہ یہ غنی ہے یا فقیر یعنی قرض دینے کی طاقت رکھتا ہے یا نہیں تو اب کیا حکم شرعی ہے؟

جواب: پولیس والوں کو چاہیے کہ اس کے قرض دینے کی طاقت رکھنے و نہ رکھنے کی اچھی طرح تحقیق کریں خواہ اس کے لئے مہینہ دو مہینہ ہی کیوں نہ لگ جائیں۔اگر پوری کوشش کے بعد بھی معلوم نہ ہو سکا کہ یہ قرض ادا کرنے کی پوزیشن میں ہے یا نہیں تو اب بھی شرعی

Marfat.com

لحاظ سے پولیس والوں کو اسے رہا کرنے کی اجازت ہے۔ بدائع میں ہے "وإذا مضى على حبسه شهر، أو شهران أو ثلاثة ولم ينكشف حاله فى اليسار والإعسار خلى سبيله؛ لأن هذا الحبس كان لاستبراء حاله وإيلاء عذره والثلاثة الأشهر مدة صالحة لاشتهار الحال وإيلاء العذر فيطلقه۔" جواب ترجمہ کا خلاصہ ہے۔

(بدائع صنائع، کتاب الحضر والحبس، فالفصل الثانی، الحبس، جلد 7، صفحہ 174، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

☆۔ چھٹا باب: قرض معاف کرنا۔☆

سوال: قرض معاف کرنے کی فضیلت کیا ہے؟

جواب: اسکی بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرض معاف کرنے کو اچھا کہا ہے اور جسے رب اچھا کہے، اُسے برا نہ کہے گا مگر کافر۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ﴿وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ ترجمہ قرآن کنز الایمان: (اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک۔) اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو۔

قرض معاف کرنے کی احادیث میں بھی بہت فضیلتیں آئی ہیں چنانچہ مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "من سره أن ينجيه الله من كرب يوم القيامة فلينفس عن معسر أو يضع عنه" ترجمہ: جو چاہے کہ اللہ عزوجل اُسے روز قیامت تکالیف سے نجات دے تو اسے چاہئے کہ وہ تنگدست کو مہلت دے یا معافی دے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، جلد 03، صفحہ 1196، بیروت)

Marfat.com

سوال: اگر کوئی سارا قرض معاف نہ کرے صرف آدھا یا کچھ معاف کرے تو یہ بھی باعث ثواب ہے یا نہیں؟

جواب: یہ بھی باعث ثواب ہے اور حدیث میں اس کی بھی ترغیب ہے۔ مسلم کی حدیث میں ہے "قال مسلم وروى الليث بن سعد حدثني جعفر بن ربيعة عن عبدالرحمن بن هرمز عن عبدالله بن كعب بن مالك عن كعب ابن مالك أنه كان له مال على عبدالله بن أبى حدرد الأسلمى فلقيه فلزمه فتكلما حتى ارتفعت أصواتهما فمر بهما رسول الله صلى الله عليه و سلم فقال يا كعب فأشار بيده كأنه يقول النصف فأخذ نصفا مما عليه وترك نصفا۔" ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ابی حدود اسلمی پر ان کا کچھ مال قرض تھا وہ ان کو ملے تو انہوں نے ان کو پکڑ لیا ان دونوں میں تکرار شروع ہوگئی اور ان کی آوازیں بلند ہوگئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے پاس سے گزر ہوا، آپ نے ہاتھ سے آدھا قرض کم کرنے کا ارشارہ کیا اور فرمایا: اے کعب! پھر کعب بن مالک نے آدھا قرض کم دیا۔

(صحیح مسلم، کتاب المساقات، باب استحباب الوضع من الدین، جلد 03، صفحہ 1192، بیروت)

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اس کے تحت لکھتے ہیں: "اس حدیث کا بنیادی فائدہ یہ ہے کہ قرض کی رقم کو کم کر دینا مستحب ہے۔"

(شرح صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، جلد 04، صفحہ 275، فرید بک سٹال، لاہور)

صحیح بخاری میں ہے "عن أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال (كان رجل يداين الناس فكان يقول لفتاه إذا أتيت معسرا فتجاوز عنه لعل

Marfat.com

الله أن يتجاوز عنا قال فلقى الله فتجاوز عنه" ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے غلام کو کہا کرتا تھا کہ جب تو کسی تنگ دست کے پاس جائے تو اس سے درگزر کر، ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔ وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کردیا۔ (صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب ام حسبت--جلد 03، صفحہ 1283، بیروت)

مسلم شریف کی ایک حدیث میں آیا کہ جو قرض معاف کردے یا مقروض کو مہلت دے دے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کے غموں سے نجات عطا فرمائے گا۔ اسی میں ہے کہ قرض معاف کرنے والے یا مہلت دینے والے کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سائے میں جگہ دے گا۔

سوال: شہید کے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ کیا اس کا قرض بھی معاف ہوجاتا ہے؟

جواب: شہید کا قرض بھی بغیر ادا کئے وقرض خواہ کے معاف کئے معاف نہیں ہوتا۔ صحیح مسلم میں ہے "عن أبی قتادة: رجل فقال يا رسول الله أرأيت إن قتلت فی سبيل الله تكفر عنی خطايای ؟ فقال له رسول الله صلى الله عليه و سلم (نعم إن قتلت فی سبيل الله وأنت صابر محتسب مقبل غير مدبر) ثم قال رسول الله صلى الله عليه و سلم (كيف قلت ؟) قال أرأيت إن قتلت فی سبيل الله أتكفر عنی خطايای ؟ فقال رسول الله صلى الله عليه و سلم (نعم وأنت صابر محتسب مقبل غير مدبر إلا الدين فإن جبريل عليه السلام قال لی ذلك۔" ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض

Marfat.com

کیایارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم !یہ فرمائیں کہ اگر میں صبر کرتے، اجر طلب کرتے آگے بڑھتے ہوئے نہ کہ پیٹھ پھیرتے ہوئے اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا اللہ تعالیٰ میری خطائیں معاف فرمادے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! جب وہ چل دئے تو انہیں واپس بلایا اور فرمایا: سوائے قرض کے۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایسا ہی کہا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ،باب من قتل فی - جلد 3، صفحہ 1501،بیروت)

المعتصر من المختصر من مشکل الاثار میں ہے "أن الشهادة لا تكفر الدين لأنه من حقوق الناس" ترجمہ: شہادت سے قرض معاف نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قرض حقوق العباد میں سے ہے۔

(المعتصر من المختصر، کتاب الحج،فی حرم مکۃ، جلد 01،صفحہ 198،بیروت)

سوال: مقروض سے کہا: جو میں نے تجھ سے قرض لینا ہے، میں نے وہ معاف کیا تو معاف ہوجائے گا یا نہیں؟

جواب: معاف ہوجائے گا۔ بہار شریعت میں ہے: اگر وہ شرط ایسی ہے کہ ہوچکی ہے تو ابرا صحیح ہے مثلاً اگر تیرے ذمہ میرا دَین ہے تو میں نے معاف کیا معاف ہوگیا۔

(بہار شریعت،ہبہ کا بیان،متفرق مسائل،جلد 03،صفحہ 100، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال: مقروض سے کہا: اگر میں مرجاؤں تو تجھ پر جو میرا قرض ہے، وہ معاف ہے۔ اب یہ تھوڑی دیر بعد مرگیا۔ قرض معاف ہوگا یا نہیں؟

جواب: یہ قرض معاف کرنے کی وصیت ہے اور قرض معاف کرنے کی وصیت جائز ہے اور اس کا نفاذ ترکہ کے تہائی میں ہوگا۔ بہار شریعت میں ہے: "اگر یہ کہا کہ اگر میں مرجاؤں تو دَین سے تو بری ہے یہ جائز ہے اور وصیت ہے۔"

Marfat.com

(بہارِ شریعت مہیہ کالیاں مستقرق مسائل، جلد03، صفحہ 100، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

لہٰذا اگر قرض تہائی مال کی مقدار ہے تو ٹھیک ہے اور اگر تہائی مال دس ہزار ہے اور قرض گیارہ ہزار تھا تو ایک ہزار پھر بھی واپس کرنا ہوگا۔

سوال: مقروض کو قرض معاف کیا تو کیا مقروض کا قرض معافی کو قبول کرنا ضروری ہے یا قرض خواہ کے معاف کرتے ہی معاف ہو جائے گا؟

جواب: قرض خواہ قرض معاف کرے تو مقروض کا قرض معافی کو قبول کرنا ضروری نہیں جیسے ہی قرض خواہ معاف کرے گا، قرض معاف ہو جائے گا۔ بہارِ شریعت میں ہے "ابرا یعنی معاف کرنے میں قبول کی ضرورت نہیں ہوتی۔"

(بہارِ شریعت مہیہ کالیاں مستقرق مسائل، جلد03، صفحہ 99، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال: مقروض فوت ہو گیا، قرض خواہ نے ورثاء کو قرض معاف کر دیا تو کیا قرض معاف ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! مقروض فوت ہو جائے تو اس کے ورثاء کو قرض معاف کرنے سے معاف ہو جائے گا۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: وارث سے ابرا کیا یعنی معاف کر دیا، یہ بھی صحیح ہے۔

(بہارِ شریعت مہیہ کالیاں مستقرق مسائل، جلد03، صفحہ 100، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال: قرض خواہ کو کسی نے بتایا کہ تمہارا مقروض مر گیا۔ اس نے رحم کھا کر کہا: میں نے اپنا قرض معاف کر دیا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ مقروض زندہ ہے۔ اب اس سے اپنا قرض وصول کر سکتا ہے؟

جواب: جب قرض بغیر کسی شرط کے معاف کر دیا جائے تو معاف ہو جاتا ہے، لہٰذا وہ

Marfat.com

معاف ہوگیا۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں ''دائن کو خبر ملی کہ مدیون مر گیا اس نے کہا: میں نے اپنا دَین معاف کر دیا، ہبہ کر دیا، بعد میں پھر پتا چلا کہ وہ زندہ ہے، اُس سے دین کا مطالبہ نہیں کر سکتا کہ معافی بلا شرط تھی۔''

(بہار شریعت، ہبہ کا بیان، متفرق مسائل، جلد 03، صفحہ 100، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال: مقروض نے قرض خواہ سے کہا: تمہارے جتنے حقوق مجھ پر ہیں وہ سب کے سب معاف کر دو یا قرض خواہ نے خود ہی اعلان کیا کہ میں نے اپنے تمام چھوٹے بڑے حقوق معاف کر دیئے۔ تو کیا قرض بھی معاف ہو گیا؟

جواب: جی ہاں! کسی کو اپنے تمام چھوٹے بڑے حقوق معاف کرنے کا کہہ دیا تو قرض بھی معاف ہو گیا، اب تقاضا نہیں کر سکتا۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں ''کسی سے یہ کہا کہ جو کچھ تمہارے حقوق میرے ذمہ ہیں، معاف کر دو، اُس نے معاف کر دیا، صاحب حق کو اپنے جتنے حقوق کا علم ہے وہ تو معاف ہو ہی گئے اور جن کا علم نہیں قضاء وہ بھی معاف ہو گئے اور فتویٰ اس پر ہے کہ دیانۃً بھی معاف ہو گئے۔''

(بہار شریعت، ہبہ کا بیان، متفرق مسائل، جلد 03، صفحہ 100، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال: قرض خواہ نے کہا: دنیا میں تمہارا قرض معاف کرتا ہوں۔ آخرت میں نہیں کروں گا بلکہ تمہاری نیکیاں لوں گا۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے کیا آخرت میں واقعی نیکیاں دینی ہوں گی یا نہیں؟

جواب: اس طرح کرنے سے قرض دنیا میں بھی معاف ہو گیا اور آخرت میں بھی۔ آخرت میں کوئی نیکی نہیں دینی پڑے گی۔ اور اب قرض خواہ واپس بھی نہیں لے سکتا۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''کسی سے یہ کہا کہ جو کچھ تمہارے حقوق میرے

Marfat.com

ذمہ ہیں معاف کردو، اس نے معاف کردیا۔ صاحب حق کو اپنے جتنے حقوق کا علم ہے وہ تو معاف ہو ہی گئے اور جن کا علم نہیں قضاءً وہ بھی معاف ہو گئے اور فتوی اس پر ہے کہ دیانۃ بھی معاف ہو گئے۔" (یعنی اگر معلوم نہیں تھا کہ اس سے قرض بھی لینا ہے اور معاف کردیا تو معافی ہو گئی۔)

(بہار شریعت، ہبہ کا بیان، متفرق مسائل، جلد 03، صفحہ 101، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال: کیا مقروض قرض خواہوں سے کہہ سکتا ہے کہ قرض معاف کردیں، اور کیا یہ سوال میں آتا ہے؟

جواب: تنگ دست کا قرض داروں سے قرض معاف کرنے کی عرض کرنا جائز ہے۔ ہر قرض دار سے کہے کہ آپ کو جتنا بھی میں نے قرض دینا ہے آپ معاف کردیں۔ اس طرح قرض معاف کروانا اُس سوال میں نہیں آتا جس کی شرعاً ممانعت ہے بلکہ اس صورت میں لوگوں سے سوال کرنا جائز ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" ان المسئلة لاتصلح الا لثلثة لذی فقر مدقع او لذی عزم مفظع او لذی دم موجع۔ " ترجمہ: تین شخصوں کے سوا کسی کو سوال جائز نہیں کمر توڑ فقیری یا رسوا کن قرض یا تکلیف دہ خون سے (یعنی دیت لازم ہو اور مال نہ ہو۔)

(مشکوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ، باب من لاتحل له المسئلة، جلد 1، صفحہ 165، لاہور)

قرض معاف کرنے کی بھی احادیث میں بہت فضیلتیں آئی ہیں چنانچہ مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "من سره أن ينجيه الله من كرب يوم القيامة فلينفس عن معسر أو يضع عنه" ترجمہ: جو چاہے کہ اللہ عزوجل اسے روز قیامت تکالیف سے نجات دے تو اسے چاہئے کہ وہ تنگدست کو مہلت دے یا

Marfat.com

معافی دے۔

(صحیح مسلم ، کتاب المساقاۃ،باب فضل انظار المعسر، جلد03، صفحہ 1198 ،بیروت)

لیکن یہ صرف تنگ دست کے واسطے ہے وہ معافی کی عرض کرسکتا ہے جو دینے پر قادر ہے اس کا یوں کہہ کر معاف کروانا جائز نہیں کہ خود کو ذلت پر پیش کرنا ہے۔ اسی وجہ سے شریعت میں سوال حرام قرار دیا گیا۔

قرض معاف نہ ہونے کی صورتیں

بعض صورتیں ایسی ہیں کہ ان میں قرض معاف نہیں ہوتا جنہیں اختصار کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے:۔

(1) اگر تو آدھا قرض دے تو باقی آدھا معاف ہے۔

(2) اگر تو مرجائے تو قرض معاف ہے۔

(3) بیمار سے کہا کہ اگر تو اسی بیماری میں مرجائے تو قرض معاف ہے۔

ان میں سے کسی صورت میں بھی قرض معاف نہ ہوگا۔

☆ساتواں باب :ادائیگی قرض مین اختلاف کے احکام ☆

سوال: مقروض کہتا ہے: میں نے قرض ادا کر دیا ہے جبکہ قرض خواہ کہتا ہے: نہیں ادا کیا، تو کس کی بات مانی جائے؟

جواب: مقروض اگر دو گواہ پیش کر دے اور وہ گواہی دیں کہ قرض ادا ہو چکا تو مقروض بری الذمہ ہے اگر گواہ نہ پیش کر سکا تو قرض خواہ قسم کھائے کہ میں نے اپنا قرض وصول نہیں کیا، اگر قسم کھالے تو مقروض کو قرض ادا کرنا ہوگا اور اگر قسم نہ کھائے تو کچھ بھی نہ ملے گا۔ شرح مسند امام اعظم میں حدیث ہے "البینة علی المدعی والیمین علی من

Marfat.com

أنكر۔ "ترجمہ: جودعوی کرے وہ دو گواہ لائے اور جوانکار کرے وہ قسم کھائے۔

(شرح مسند امام اعظم ،المدعی علیه اولی بالیمین،صفحه 77،،بیروت)

نوٹ: آج کل لوگوں میں معروف یہ ہے کہ قسم کسی اور سے لیتے ہیں مثلاً زید نے چوری کی، زید کہتا ہے میں نے نہیں کی تو اسے کہا جاتا ہے کہ اگر فلاں فلاں شخص تمہاری طرف سے قسم دے تو ہم مانیں گے، یہ طریقہ قرآن وحدیث کے بالکل خلاف ہے۔

سوال: مقروض نے قرض ادا کر دیا لیکن ادائیگی پر گواہ نہ بنائے بعد میں پھر قرض خواہ نے جان بوجھ کر کیس کر دیا اور وکیلوں کے ذریعے ثابت کر دیا کہ قرض ادا نہیں کیا گیا حالانکہ تنہائی میں وہ کہتا ہے کہ اس نے دے دیا ہے بس کسی رنجش کی وجہ سے دوبارہ اتنی رقم وصول کر لی۔ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: ایسا کرنا حرام قطعی ہے۔اللہ ارشاد فرماتا ہے﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ترجمہ کنزالایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھاؤ، جان بوجھ کر۔

(سورة البقرة ،آیت،188)

اس پر واپس کرنا فرض ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الیدما اخذت حتی تردها" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاتھ پر وہ چیز واجب ہے جو اس نے لی۔

(جامع الترمذی،ابواب البیوع،باب ان العاریة موداة،جلد03،صفحه566،بیروت)

سوال: رقم دینے میں اختلاف ہوگیا، دینے والا کہتا ہے: میں نے تجھے قرض دیا تھا جبکہ

Marfat.com

لینے والا کہتا ہے: نہیں! تم نے مجھے رقم امانتاً دی تھی تو کسی کی بات کا اعتبار ہوگا؟

جواب: جس نے رقم دی تھی وہ قسم اٹھا کر کہہ دے کہ میں نے اس مد میں دی تھی تو جس مد پر وہ قسم کھالے وہ معتبر ہوگی۔ فتاوی رملی میں ہے: "(سئل) عما لو اختلفا فی أن المقبوض قرض أو قراض أو وديعة أو غصب أو أمانة فمن المصدق منهما ؟ (فأجاب) بأن القول قول المالك بيمينه فی مسائل الاختلاف المذكورة وإن خالف بعضهم فی بعضها۔" اس بات میں اختلاف ہوا کہ یہ قرض ہے یا امانت یا کیا ہے تو ان میں سے مالک کی بات مانی جائے گی یعنی جس کے پیسے ہیں اس کی بات قسم کے ساتھ معتبر ہوگی۔ (فتاوی رملی، باب القراض، جلد 03، صفحہ 267، مکتبہ شاملہ)

اسی طرح ایک بندے نے اپنے مقروض کے پاس ہزار روپے امانت رکھوائے ، کچھ دنوں بعد مقروض نے ہزار روپے اسے واپس کر دئے ، اب کچھ دنوں بعد دونوں میں اختلاف ہوا مقروض کہتا ہے کہ میں نے جو ہزار تمہیں دیا تھا وہ قرض واپس کیا تھا اور جو ہزار تم نے میرے پاس امانت رکھوائی وہ تو ضائع ہوگئی جبکہ دوسرا کہتا ہے کہ نہیں، آپ نے مجھے جو ہزار روپے واپس کئے وہ امانت کے تھے اور ہزار روپے قرض کے باقی ہیں تو اب مقروض کی بات مانی جائے گی اور اب دوسرے کو مزید کچھ نہ ملے گا۔ مجمع الضمانات میں ہے "رَجُلٌ أَوْدَعَ رَجُلًا أَلْفَ دِرْهَمٍ وَلَهُ عَلَى الْمُسْتَوْدَعِ أَلْفُ دِرْهَمٍ دَيْنٌ فَأَعْطَاهُ الْمُسْتَوْدَعُ أَلْفَ دِرْهَمٍ ثُمَّ اخْتَلَفَا بَعْدَ أَيَّامٍ فَقَالَ الطَّالِبُ :أَخَذْتُ الْوَدِيعَةَ فَالدَّيْنُ عَلَيْكَ وَقَالَ الْمُسْتَوْدَعُ :أَعْطَيْتَ الْقَرْضَ فَضَاعَتْ الْوَدِيعَةُ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَ الْمُسْتَوْدَعِ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ ؛ لِأَنَّهُ هُوَ الدَّافِعُ مِنْ قَاضِي خَانْ۔"

(مجمع الضمانات، جلد 02، صفحہ 192، مکتبہ مشکاۃ الاسلامیہ)

Marfat.com

سوال: اور اگر یہ اختلاف ہوگیا کہ قرض خواہ کہتا ہے کہ میں نے تمہیں 5000 ہزار قرض دیا تھا مقروض کہتا ہے کہ نہیں چار ہزار دیا تھا تو اب کسی کی بات معتبر ہوگی؟

جواب: مقروض کی بات معتبر ہوگی۔ جو عدد مقروض بیان کرے گا وہ قابل قبول ہوگا۔

شرح القواعد الفقہیۃ میں ہے "ما لو أقرض إنسان آخر ثم اختلف هو والمستقرض فی مبلغ القرض فالقول للمستقرض" کسی نے دوسرے کو قرض دیا اور پھر دونوں میں قرض کی مقدار میں اختلاف ہوا تو جو مقروض کہے گا اس کا اعتبار ہوگا۔

(شرح القواعد الفقہیۃ، جلد 1، صفحہ 114، مطبوعہ دار القلم)

☆۔۔ آٹھواں باب: نابالغ ویتیم کا قرض دینا۔۔☆

سوال: بچہ اپنا مال کسی کو قرض دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: بچہ کسی کو قرض نہیں دے سکتا۔ بچے سے قرض لینا بھی ناجائز ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے "ولا یجوز إقراض ---والصبی والمعتوہ لأنه تبرع وهؤلاء لا یملکون التبرع" ترجمہ: بچہ و معتوہ کا قرض دینا جائز نہیں کہ قرض تبرع ہے اور یہ تبرع کے اہل نہیں۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب البیوع، الباب التاسع، جلد 03، صفحہ 206، مطبع کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "نابالغ کے تصرفات تین قسم کے ہیں:۔

(1) نافع محض یعنی وہ تصرف جس میں صرف نفع ہی نفع ہے جیسے اسلام قبول کرنا۔ کسی نے کوئی چیز ہبہ کی اس کو قبول کرنا اس میں ولی کی اجازت درکار نہیں۔

(2) ضار محض جس میں خالص نقصان ہو یعنی دنیوی مضرت ہو اگرچہ آخرت کے اعتبار سے مفید ہو جیسے صدقہ و قرض، غلام کو آزاد کرنا۔ زوجہ کو طلاق دینا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ولی اجازت دے تو بھی نہیں کر سکتا بلکہ خود بھی بالغ ہونے کے بعد اپنی نابالغی کے ان

Marfat.com

تصرفات کو نافذ کرنا چاہے نہیں کر سکتا۔اس کا باپ یا قاضی ان تصرفات کو کرنا چاہیں تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔

(3) بعض وجہ سے نافع بعض وجہ سے ضار جیسے بیع ،اجارہ، نکاح یہ اذن ولی پر موقوف ہیں۔نابالغ سے مراد وہ ہے جو خرید وفروخت کا مطلب سمجھتا ہو جس کا بیان اوپر گزر چکا اور جو اتنا بھی نہ سمجھتا ہو اس کے تصرفات نا قابل اعتبار ہیں۔معتوہ (نیم پاگل) کے بھی یہی احکام ہیں جو نابالغ سمجھ دار کے ہیں۔"

(بہار شریعت،ماذون کا بیان،حصہ 15،صفحہ204،مکتبۃ المدینہ کراچی)

سوال: باپ کا نابالغ اولاد کی رقم بطور قرض اپنے استعمال میں لانا کیسا ہے؟یعنی ابھی استعمال کر لے بعد میں بچے کو دے دوں گا۔

جواب: باپ کا اپنے بچے کا مال بطور قرض استعمال کرنے کے جواز میں اختلاف ہے۔ احتیاط بچنا ہے۔ادب الاوصیاء میں ہے"فی العمدۃ لو استقرض الوصی من مال الصبی یضمن، وعند محمد لایضمن کالاب، وفی قضاء الجامع اخذ الاب مال صغیرہ قرضاً جاز، وفی الخلاصۃ انہ ذکر فی رھن الاصل ان الاب یضمن کالوصی، وفی الخانیۃ لیس للوصی قضاء دینہ بمال الیتیم وللاب ان یقضی بہ وذکر شمس الائمۃ السرخسی عدم الجواز للاب ایضا۔" واللہ تعالیٰ اعلم۔عمدہ میں ہے اگر وصی نے نابالغ بچے کے مال سے قرض لیا تو اس کا تاوان دے گا۔اور امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک وصی باپ کی طرح تاوان نہیں دے گا۔قضاء الجامع میں ہے باپ کا بطور قرض اپنے نابالغ بیٹے کا مال لینا جائز ہے۔خلاصہ میں ہے کہ مبسوط کی کتاب الرہن میں مذکور ہے بے شک باپ وصی کی طرح تاوان دے گا۔اور خانیہ میں ہے کہ وصی کو یہ

Marfat.com

اختیار نہیں کہ یتیم کے مال سے اپنا قرض ادا کرے اور باپ کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔ شمس الائمہ سرخسی نے باپ کے لئے بھی عدم جواز کو ذکر کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

(آداب الاوصیاء، فصل فی القرض، جلد 02، صفحہ 75-174، ماخوذ از فتاوی رضویہ)

سوال: آپ نے لکھا کہ علماء کو نابالغ کا مال باپ کو بطور قرض خرچ کر لینے کے جواز میں اختلاف ہے اگر کوئی کر لے تو کیا وہ گناہ گار ہوگا یا نہیں؟

جواب: نہیں! باپ اگر اپنے بچے کا مال بطور قرض استعمال کر لے تو ہم اسے گناہ نہیں کہیں گے۔ ہاں! باپ کو یہ ضرور کہیں گے کہ بعض علماء اس کے جواز کے قائل نہیں تا کہ وہ حتی الامکان اس سے بچے۔ قصہ مختصر ضرورت کے وقت اپنے بچے کا مال استعمال کر لے اور بعد میں لوٹا دے۔

سوال: باپ نے نابالغ کا مال استعمال کیا تھا۔ کیا وہ نابالغ بالغ ہو کر معاف کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! بالغ ہو کر اگر معاف کر دے تو معاف ہو جائے گا۔ اور کرنا بھی چاہیے۔

(ماخوذ از فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 646، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سوال: کسی نے بچے کو قرض دیا اور بچے نے خرچ کر ڈالا۔ کیا وہ بچے سے واپس لے سکتا ہے؟

جواب: بہار شریعت میں ہے: ”بچہ کے باپ یا جس کی وہ پرورش میں ہے اس کی اجازت سے دیا تو واپس لے سکتا ہے۔ ورنہ کسی سے نہیں لے سکتا، نہ بچہ سے نہ اس کے باپ و پرورش کرنے والے یا کسی گھر کے افراد سے۔“ دوسری جگہ ہے: ”: بچہ نے کسی سے قرض لیا۔۔۔ ولی کی بغیر اجازت۔۔۔ اور بچہ نے وہ چیز تلف کر دی تو ضمان واجب نہیں۔“

(بہار شریعت، حجر کا بیان، حصہ 15، صفحہ 19، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

Marfat.com

جواب: جی لے سکتا ہے۔ ہندیہ میں ہے"وإذا أقرض الرجل صبيا أو معتوها فاستهلكه لا ضمان عليه هكذا أطلق فی نسخ أبی حفص -رحمه الله تعالى- وفی نسخ أبی سليمان -رحمه الله تعالى -قال وهذا قول أبی حنيفة ومحمد -رحمهما الله تعالى -أما فی قول أبی يوسف -رحمه الله تعالى -فهو ضامن لما استهلك وهو الصحيح، وإن أقرض عبدا محجورا عليه فاستهلكه لم يؤاخذ به حتى يعتق وهو على الخلاف الذی بينا، وإن لم ينص عليه وعند أبی يوسف -رحمه الله تعالى -يؤاخذ به فی الحال كما فی الوديعة۔"

(ہندیہ، کتاب البیوع،الباب التاسع عشر،جلد03،صفحہ 206،بیروت)

کسی نے بچے کو قرض دیا اور ابھی بچے نے خرچ نہیں کیا اسی کے پاس ہے تو دینے والا اس سے فوراً واپس لے لے، اسے جائز ہے۔

وإن وجد المقرض ماله بعينه عند أحد من هؤلاء فهو أحق به كذا فی المبسوط۔" (ہندیہ، کتاب البیوع،الباب التاسع عشر،جلد03،صفحہ 206،بیروت)

☆--نواں باب: سودی قرض--☆

سوال: سودی قرض لینے والے کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص فاسق و لعنتی ہے۔ سودی قرض لینا و دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حدیث میں ایسے کو ملعون فرمایا۔ مسلم شریف میں ہے"لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا ومؤكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اس کی وکالت کرنے والے، لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ سب گناہ میں برابر ہیں۔

Marfat.com

(مسلم ، کتاب المساقاة،باب لعن آکل الربا،جلد05،صفحہ50، بیروت)

سوال: قرض میں سود کی پہچان کیا ہے؟

جواب: قرض میں سود کی پہچان یہ ہے کہ قرض خواہ کو نفع حاصل ہو جیسا کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا"کل قرض جر منفعة فهو ربا" ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع کھینچے وہ سود ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ، کتاب البیوع ، جلد06،صفحہ 180،الدار السلفیة الهندیة)

سوال: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوۤا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو سود دونا دون نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اُس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے۔اس آیت میں ﴿اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً﴾ ترجمہ: دونا دون۔ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''دونا دون'' کا معنی و مطلب بیان کرتے ہوئے مفتی نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں ''اس آیت میں سود کی ممانعت فرمائی گئی مع توبیخ کے اس زیادتی پر جو اس زمانہ میں معمول تھی کہ جب میعاد آجاتی تھی اور قرضدار کے پاس ادا کی کوئی شکل نہ ہوتی تو قرض خواہ مال زیادہ کر کے مدّت بڑھا دیتا۔اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ اس ملک کے سود خوار کرتے ہیں اور اس کو سود در سود کہتے۔'' (سورۃ البقرۃ، آیت130)

سوال: ایک شخص نے دوسرے کو قرض دیا اور کہا: میں تم سے سود نہیں لوں گا ہاں جب تک قرض واپس نہ کرو گے تمہیں میرا فلاں کام کرنا پڑے گا۔کیا اس طرح کرنا جائز ہے؟

جواب: قرض دے کر مقروض سے بوجہ قرض کسی بھی قسم کا فائدہ حاصل کرنا ناجائز ہے کہ

Marfat.com

یہ بھی سود ہے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''قرض دیکر یہ ٹھہرالینا کہ جب تک ادا نہ کرے میرا کام کرنا ہوگا یہ سود ہوا کہ یہ کام اسی روپیہ کے نفع میں لے رہا ہے اس کا یہ کہنا کہ سود نہ لیگا مہمل (بے کار) ہے۔ آخر یہ کام کس چیز کے عوض میں لیتا ہے۔ حدیث میں ہے: "کل قرض جزمنفعة فهوربا۔" ترجمہ: قرض کے ذریعہ سے جو نفع حاصل ہو وہ سود ہے۔

(فتاوی امجدیہ، جلد 03، صفحہ 212، دارالعلوم امجدیہ، مکتبہ رضویہ، کراچی)

سوال: اور اگر قرض دینے سے پہلے وہ کام کرالیا تو پھر کیا حکم ہے؟ یعنی زید سے بکر نے قرض مانگا تو زید نے کہا کہ پہلے میرا فلاں فلاں کام کرو، جب تم میرا فلاں فلاں کام کردو گے تو پھر تمہیں قرض دوں گا، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: قرض اس شرط پر دینا کہ مقروض قرض خواہ کو انعام یا کوئی منفعت دے گا یہ بالاتفاق ناجائز اور سود ہے اور منفعت اس شرط پر دینا کہ منفعت لینے والا بعد میں اسے قرض دے گا یہ جائز ہے لیکن خلاف اولی ہے البتہ بعض مشائخ نے اس میں اختلاف کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ بھی ممنوع ہے کہ یہ قرض کے ذریعے نفع حاصل کرنا ہے پھر ان مشائخ میں سے بعض نے ایک مجلس اور دو مجلس کا فرق کیا ہے یعنی منفعت دے کر قرض لینا اگر ایک مجلس میں تو ممنوع اور اگر منفعت ایک مجلس میں دی اور قرض دوسری مجلس میں تو جائز ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ بغیر کسی تفصیل کے جائز ہے کیونکہ قرض کے ذریعے کوئی نفع حاصل نہیں کیا جارہا بلکہ یہ ایک انعام یا منفعت ہے جس کے ذریعے قرض حاصل کیا جارہا ہے۔ اسے سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے برقرار رکھا اور اس کے جواز پر ہمارے آئمہ ثلاثہ یعنی امام اعظم، امام ابو یوسف اور امام محمد علیہم الرحمہ کا اتفاق ہے۔ درمختار میں ہے:"

Marfat.com

شراء الشی الیسیر بثمن غال لحاجة القرض یجوز و یکره" سستی چیز قرض کی حاجت کی وجہ سے مہنگے داموں خریدنا جائز اور مکروہ ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، ج7، ص396، مطبوعہ: مکتبہ امدادیہ)

بحرالرائق میں ہے:"شراء الشیء الیسیر بثمن غال اذا کان له حاجة الی القرض یجوز و یکره" سستی چیز مہنگے داموں خریدنا جب اسے قرض کی حاجت ہو جائز ہے اور مکروہ ہے۔ (بحرالرائق، ج6، ص206، مطبوعہ: مکتبہ رشیدیہ)

محیط برہانی میں ہے:" قال شیخ الاسلام خواهر زاده : ما نقل عن السلف محمول علی ما اذا کانت المنفعة و هی شراء المتاع بثمن غال مشروطة فی الاستقراض ، و ذلك بلا خلاف ، وما ذکر محمد رحمه الله تعالی محمول علی ما اذا لم تکن المنفعة و هی الهدیة مشروطة فی القرض، و ذلك لا یکره بلا خلاف .هذا اذا تقدم الاقراض علی البیع ، فاما اذا البیع علی الاقراض، و صورة ذلك : رجل طلب من رجل ان یعامله بمائة دینار ، فباع المطلوب منه المعاملة من الطالب ثوباً قیمته عشرون دیناراً باربعین ، ثم اقرضه ستین دیناراً حتی صار للمقرض علی المستقرض مائة دینار، و حصل للمستقرض ثمانون دیناراً ، ذکر الخصاف ان هذا جائز ، و هذا مذهب محمد بن سلمة امام بلخ رحمه الله تعالی فانه روی انه کان له مبلغ، و کان اذا استقرض انسان منه شیئاً کأن یبیعه اولاً سلعة بثمن غال، ثم یقرضه بعد الدنانیر الی تمام حاجته ، و کثیر من المشایخ کانوا یکرهون ذلك، و کانوا یقولون : هذا قرض جر منفعة فانه لو لا ذلك القرض ، کان لا یتحمل المستقرض غلاء ثمن الثوب ، فکان

Marfat.com

قرضاً جر منفعة. و من المشايخ رحمهم الله تعالى من قال: ان كانا فى مجلس واحد يكره ، و ان كانا فى مجلسين مختلفين ، لا بأس به ؛ لان المجلس الواحد يجمع الكلمات المتفرقة ، فكانهما وجدا معاً، فكانت المنفعة مشروطة فى المقرض، و كان الشيخ الامام الاجل شمس الآئمة الحلوانى يفتى بقول الخصاف ، و بقول محمد ابن سلمة رحمهما الله تعالى ، و كان يقول: ليس هذا بقرض جر منفعة ، بل هذا بيع جر منفعة ، و هو القرض ." شیخ الاسلام خواھرزادہ نے فرمایا: جو سلف سے منقول ہے وہ اس پر محمول ہے جب منفعت یعنی مہنگے داموں سامان خریدنا قرض لینے میں مشروط ہو اور یہ بغیر کسی اختلاف کے مکروہ ہے اور جو امام محمد رحمہ اللہ تعالی نے ذکر کیا وہ اس پر محمول ہے جب منفعت یعنی ہدیہ قرض میں مشروط نہ ہو اور یہ بالاتفاق مکروہ نہیں۔ یہ سابقہ حکم اس وقت ہے جب قرض بیع پر پہلے ہو، بہر حال جب بیع قرض سے پہلے ہو اور اس کی صورت یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے سو دینار کا معاملہ کرے تو قرض دینے والا قرض طلب کرنے والے کو بطور معاملہ بیس دینار کی قیمت کا کپڑا چالیس دینار میں بیچے، پھر اسے ساٹھ دینار قرض دے اس طرح قرض خواہ کے مقروض پر سو دینار ہو گئے اور مقروض کو اسی دینار حاصل ہو گئے۔ امام خصاف رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ یہ جائز ہے اور یہ امام بلخ محمد بن سلمہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مذہب ہے، روایت کیا جاتا ہے کہ ان کے پاس ایک رقم تھی جب کوئی آدمی ان سے کچھ قرض طلب کرتا تو پہلے وہ مہنگے داموں اسے سامان بیچتے اور پھر بعد میں اسے اس کی حاجت پوری کرنے کے لئے دینار قرض دیتے۔ کثیر مشائخ نے اسے ناپسند کیا، وہ فرماتے ہیں کہ یہ قرض ہے جس نے نفع کھینچا کہ اگر یہ قرض نہ ہوتا تو قرض طلب کرنے والا کبھی بھی مہنگے دام برداشت

Marfat.com

نہ کرتا تو یہ ایسا قرض ہو گیا جس نے نفع کھینچا۔ مشائخ میں سے بعض نے فرمایا کہ اگر یہ دونوں (بیع اور قرض) ایک مجلس میں ہوں تو مکروہ اور اگر دو مختلف مجلسوں میں ہوں تو کوئی حرج نہیں؛ اس لئے کہ ایک مجلس متفرق کلمات کا مجموعہ ہوتی ہے گویا کہ یہ دونوں (بیع اور قرض) ایک ساتھ پائے گئے لہذا منفعت قرض میں مشروط ہو گئی اور شیخ امام اجل شمس الآئمہ حلوانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ امام خصاف اور محمد بن سلمہ رحمۃ اللہ تعالی علیہما کے قول پر فتوی دیتے تھے، آپ فرماتے تھے یہ وہ قرض نہیں جس منفعت کھینچی بلکہ یہ بیع ہے جس نے منفعت کھینچی اور وہ منفعت قرض ہے۔ (المحیط البرهانی، ج10، ص352، مطبوعہ: ادارۃ القرآن)

فتاوی ہندیہ اور ردالمحتار میں ہے "فان تقدم البیع بان باع المطلوب منه المعاملة من الطالب ثوباً قیمته عشرون دیناراً باربعین دیناراً ثم اقرضه ستین دیناراً اخری حتی صار له علی المستقرض مائة دینار و حصل للمستقرض ثمانون دیناراً ذکر الخصاف انه جائز، و هذا مذهب محمد بن سلمة امام بلخ ، و کثیر من مشایخ بلخ کانوا یکرهونه و یقولون: انه قرض جر منفعة ، اذ لو لاه لم یتحمل المستقرض غلاء الثمن و من المشایخ من قال: یکره لو کانا فی مجلس واحد و الا فلا بأس به، لان المجلس الواحد یجمع الکلمات المتفرقة فکانهما وجدا معاً فکانت المنفعة مشروطة فی القرض و کان شمس الآئمة الحلوانی یفتی بقول الخصاف و ابن سلمة یقول : هذا لیس بقرض جر منفعة بل هذا بیع جر منفعة و هی القرض اه ملخصاً" ترجمہ اوپر گزرا۔

(ہندیہ، ج3، ص203، مکتبہ رشیدیہ)(ردالمحتار، ج7، ص397، مطبوعہ: مکتبہ امدادیہ)

طحطاوی علی الدر میں ہے: "ما نقل عن السلف من الحرمة حمله شیخ

Marfat.com

الاسلام علی ما اذا کان مشروطاً فی الاستقراض و لو تقدم بیع هذا المعانی علی القرض ذکر الخصاف جوازه و هو مذهب محمد بن سلمة و افتی الحلوانی بقولهما و کثیر من المشایخ کرهه و بعضهم فصل بین المجلس و المجلسین" اسلاف سے جو حرمت منقول ہے اسے شیخ الاسلام نے اس پر محمول کیا جب یہ بیع قرض لینے میں مشروط ہو اور اگر بیع اس معنی پر قرض سے پہلے ہو تو امام خصاف رحمہ اللہ تعالی نے اس کا جواز ذکر کیا اور یہ محمد بن سلمہ کا مذہب ہے اور امام حلوانی نے ان دونوں کے قول پر فتوی دیا۔ کثیر مشائخ نے اسے مکروہ جانا اور ان مشائخ میں سے بعض ایک مجلس اور دو مجلس کا فرق بیان کیا۔ (طحطاوی علی الدر، ج3، ص105، مطبوعہ: مکتبہ رشیدیہ)

جدالممتار میں ہے: "قوله ذکر الخصاف انه جائز و قال الزنجرلی انه لا بأس به بالاتفاق کما فی مداینات العقود الدریة "مصنف کا قول: امام خصاف رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ذکر کیا کہ یہ جائز ہے الخ امام زنجرلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا اس میں بالاتفاق کوئی حرج نہیں جیسا کہ العقود الدریہ کی مداینات میں ہے۔

(جدالممتار، ج4، ص217، مخطوطه)

العقود الدریۃ میں ہے:" و ذکر البقالی فی تفسیره ان عند محمد تکره و عند ابی یوسف لا بأس بها و عند ابی حنیفة مثله قال الزنجرلی خلاف محمد فی العقد بعد القرض اما اذا باع ثم دفع الدراهم لا بأس بالاتفاق" امام بقالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس کی تفسیر میں ذکر کیا کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک مکروہ ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک بھی ایسے ہی ہے امام زنجرلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا

Marfat.com

کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا اختلاف قرض کے بعد عقدِ بیع میں ہے بہر حال جب وہ بیچے پھر دراہم قرض دے تو بالاتفاق اس میں کوئی حرج نہیں۔

(العقود الدرية، ج2،ص386،مطبوعه: قديمی کتب خانه)

سوال: ایک انجمن قرض حسنہ دیتی ہے اور واپسی چندہ کے نام پر کچھ اضافہ لیتی ہے یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ناجائز ہے کہ یہ بھی سود جس پر صاف وشفاف کپڑا ڈالنے کی ناجائز کوشش کی جارہی ہے۔فتاوی فقیہ ملت میں ہے: ”چندہ اسلامی دینی شرعی ضرورتوں کے لئے لینا اور دینا دونوں جائز ہے۔لیکن قرض لینے والوں سے سو روپے میں دس روپے لازمی طور پر چندہ لینا سود ہے۔حدیث پاک میں ہے:”کل قرض جر منفعة فهو ربا“ یعنی قرض سے جو نفع حاصل ہو وہ سود ہے۔اور سود حرام ہے۔

(ملخص فتاوی فقیه ملت باب الربا،جلد02،صفحه215،شبیر برادرز،لاہور)

سوال: اس نیت سے لوگوں کو قرض دے کر نفع لینا کہ غریبوں کو دوں گا کیسا ہے؟

جواب: غریبوں کی مدد کرنے کے لئے بھی سود پر قرض دینا جائز نہیں بلکہ حقیقت میں کچھ نہ کچھ حرام نفع اپنے پیٹ میں ڈالنے کے حیلے بہانے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا”کل قرض جزمنفعة فهو ربا“ جس قرض کی وجہ سے نفع حاصل ہو وہ سود ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبه ، کتاب البیوع ، جلد06،صفحه 180،الدار السلفية الهندية)

سوال: اگر قرض دیتے ہوئے شرط لگائی کہ تو مجھے اس کے عوض فلاں شے دے گا۔اس طرح قرض لینا دینا کیسا ہے؟

جواب: قرض میں ایسی شرط لگانا جو قرض خواہ کے لئے مفید ہونا جائز ہے۔درمختار میں

Marfat.com

ہے"القرض بالشرط حرام" ترجمہ: قرض میں شرط لگانا (جس میں قرض خواہ کو فائدہ) ہو حرام ہے۔

(درمختار، کتاب البیوع،باب المرابحہ والتولیہ،فصل فی بیان التصرف، جلد06، صفحہ204،مطبوعہ کوئٹہ)

سوال: اس طرح (جیسا کہ اوپر مذکور ہوا) قرض لینا دینا حرام ہے تو جو شرط لگائی مقروض پر اس کی پاسداری ضروری رہی یا نہیں؟

جواب: قرض خواہ کی اپنے لئے لگائی گئی ہر وہ شرط جس میں اس کے لئے ناجائز فائدہ ہو، مقروض پر اُس کی پاسداری ضروری نہیں بلکہ شرط پورا نہ کرنا ضروری ہے۔ "والشرط لیس بلازم" درمختار میں ہے "والشرط لغو، شرط لغو ہے اس کی پاسداری ضروری نہیں۔

(درمختار، کتاب البیوع،باب المرابحہ ،فصل فی بیان التصرف ،جلد06،صفحہ204،مطبوعہ کوئٹہ)

سوال: دکاندار کا اپنے قرض خواہ کو ہول سیل ریٹ پر چیز دینا کیسا؟ اور اگر قرض خواہ قرض دے کر یہ شرط لگائے کہ مجھے سودا ہول سیل ریٹ پر دو گے، پھر کیا حکم ہے؟

جواب: ناجائز ہے کہ قرض دینے والے کو نفع مل رہا ہے اور قرض دے کر مقروض سے نفع لینا جائز نہیں، سود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "کل قرض جز منفعة فھو ربا۔" جس قرض کی وجہ سے نفع حاصل ہو وہ سود ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ، کتاب البیوع ، جلد06،صفحہ 180،الدار السلفیة الھندیة)

سوال: اپنے مقروض کے گھر سے کھانا کھا سکتے ہیں؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں:۔

(1) قرض کے دباؤ کی وجہ سے ہے تو کھانا حرام ہے، یعنی مقروض اس وجہ سے کھانا کھلاتا ہے کہ نہیں کھلاؤں گا تو ابھی قرض مانگے گا یا قرض مانگنے میں سختی اختیار کرے

Marfat.com

گا، یا پھر اس وجہ سے کھلائے کہ اس سے قرض لیا تھا کھانا نہ کھلایا تو ناراض ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ اللہ فرماتا ہے ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ اور آپس میں ایک دوسرے کا ناحق مال نہ کھاؤ۔ (سورۃ البقرۃ، آیت 188)

"اور قرضدار کے یہاں کھانا کھانا اگر قرض کے دباؤ کی وجہ سے ہے تو وہ بھی ناجائز ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ578، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

(2) قرض کے دباؤ کی وجہ سے نہیں، تو جائز ہے۔

سوال: قرض دار کا قرض خواہ کو رہنے کے لئے مکان دینا کیسا ہے؟

جواب: قرض خواہ اگر معروف کرایہ دے تو جائز ورنہ ناجائز ہے کہ یہ بھی سود ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "وهو مقيد أيضا بما قلنا إذا كان يدفع أجر المثل ، وإلا كانت سكناه بمقابلة ما دفعه من الدراهم عين الربا كما قالوا :فيمن دفع للمقرض دارا" ترجمہ: جائز تب ہے کہ مالک مکان کو اجرت مثل دے ورنہ مکان کا استعمال قرض کے عوض ہونے کی وجہ سے عین سود ہوگا۔

(ردالمحتار، كتاب البيوع، مطلب فی الكدك، جلد07، صفحہ38، مطبوعہ، کوئٹہ)

یہ حکم تب ہے جب کہ وہ قرض کی وجہ سے دیا ہوا گر ان کے مابین آپس میں پہلے سے اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ لین دین، نرمی کا برتاو، دوسرے کی چیز استعمال کرنے کی عادت جاری تھی تو ناجائز نہیں۔ میزان میں ہے "بجواز قبول المقرض هدية ممن اقترض منه شيئا واكل طعامه وغير ذلك من سائر الانتفاعات بمال المقترض اذا جرت عادة بذلك قبل القرض۔" ترجمہ: قرض دینے والے کا قرض لینے والے سے تحائف لینا اور دعوت وغیرہ کھانا اس صورت میں جائز ہے جبکہ قرض لینے و دینے

Marfat.com

سے پہلے بھی ان کے درمیان اس طرح کے تحائف ودعوتیں جاری تھیں۔

(میزان الکبری، کتاب البیوع،باب السلم والقرض، جلد02، صفحہ96، ،بیروت)

سوال: ہنڈی کسے کہتے ہیں۔

جواب: ہنڈی کی تعریف یہ ہے کہ کسی کوقرض دینا اس شرط پر کہ واپسی فلاں شہر میں فلاں شخص کوادا کرنا ہوگا یا یہ کہ فلاں شہر میں مجھے ہی واپس کرنا ہوگا۔عنایہ میں ہے "وصورتها أن يدفع إلى تاجر مالا قرضا ليدفعه إلى صديقه ، وقيل هو أن يقرض إنسانا مالا ليقضيه المستقرض فى بلد يريده المقرض وإنما يدفعه على سبيل القرض لا على سبيل الأمانة ليستفيد به سقوط خطر الطريق ، وهو نوع نفع استفيد بالقرض ، وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قرض جر نفعا ۔"ترجمہ: ہنڈی کی صورت یہ ہے کہ تاجرکوقر) دیااور کہا کہ اسے میرے فلاں دوست کوواپس کردینا۔اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی کوقرض دے اور کہے کہ فلاں شہر میں مجھے واپس کرنا جس سے وہ راستے میں مال کے چوری ہونے سے محفوظ ہوجانے کا نفع اٹھاتا ہے تو یہ بھی قرض دے کر نفع اٹھانے کی ایک قسم ہی ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

(عنایہ شرح ہدایہ، کتاب الحوالہ،جلد07،صفحہ231،مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

سوال: ہنڈی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کتب وفتاوی میں اسے ناجائز وحرام لکھا ہے،عام کتب میں ہنڈی کے بارے کیا لکھا ہے اسے سمجھانے کے لئے پہلے کچھ سوالات وجوابات قائم کروں گا تا کہ قاری کو ہنڈی سے متعلق کتب فقہ میں لکھی تفصیلات معلوم ہوجائیں اور آخر میں فی زمانہ ہنڈی

Marfat.com

کے بارے فقیر اپنی ذاتی تحقیق ورجحان پیش کرے گا۔لہٰذا قدوری میں ہے:"ویکرہ السفاتج وھو قرض استفاد به المقرض أمن خطر الطریق"ترجمہ:ہنڈی مکروہ تحریمی ہے اور یہ بھی ایک طرح کا قرض ہے جسے قرض خواہ دے کر راستے میں ضائع ہونے سے بچائے جانے کا نفع حاصل کرتا ہے۔

(الجوہرۃ النیرۃ ، کتب الحوالہ،جلد01،صفحہ669،مکتبہ رحمانیہ،لاہور)

سوال: ہنڈی کے جواز کی صورتیں ہیں کہ نہیں؟

جواب: ہنڈی کے جواز کی دو صورتیں ہیں:۔

(1) قرض میں یہ شرط ہی نہ ہو کہ مقروض فلاں شہر میں دے گا بلکہ مقروض اپنی مرضی سے فلاں شہر ادا کردے تو جائز ہے۔عنایہ میں ہے"ھذا إذا کانت المنفعة مشروطة ؛ وأما إذا لم تکن فلا بأس بذلك"ترجمہ:یہ ناجائز اسی صورت میں ہے کہ جب سقوط خطر طریق کی منفعت کی شرط رکھی، بلا شرط رکھے جائز ہے۔

(عنایہ شرح ہدایہ، کتاب الحوالہ،جلد07،صفحہ232،مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

(2) دوسری یہ کہ اس شرط پر قرض کافر کو دیا جائے تو جائز ہے۔یعنی ہنڈی کی سروس کافر سے لی جائے تو شرعا جائز ہے۔

یہ وہ ہنڈی ہے جس کا ذکر پرانی کتابوں میں موجود ہے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے دور میں بھی یہی ہنڈی تھی۔

ہنڈی کے بارے فقیر کی ذاتی تحقیق

کتب فقہ میں جس ہنڈی کو ناجائز وحرام لکھا ہے فی زمانہ اس انداز سے ہنڈی نہ رہی، ہنڈی قدیم قرض محض تھی جبکہ فی زمانہ ہنڈی جدید دو طرح کی ہے:۔

Marfat.com

(1) اندرون ملک ہنڈی

(2) بیرون ملک ہنڈی

فی زمانہ اندرون ملک ہنڈی اجارہ ہے جو مثل ڈاکخانہ کے ہے جس کے جواز کا فتاوی رضویہ میں تفصیلی فتوی موجود ہے۔اور بیرون ملک ہنڈی خرید وفروخت ہے جو کہ جائز ہے۔

ہنڈی کا طریقہ کار

Mony Exchangers یعنی ہنڈی رقم کی ترسیل اندورن وبیرون ملک میں یکساں طور پر کرتے ہیں۔اور اس کی فیس ملک کے اندر فی لاکھ 200 روپے ہے۔ان Mony Exchangers کے ملک وبیرون ملک میں ایجنٹ ہوتے ہیں جو رقم کی ترسیل کرتے ہیں۔اس کا طریقہ کچھ یوں ہوتا ہے کہ ایک فرد دوسرے کو رقم بھیجنا چاہتا ہے تو وہ Mony Exchangers سے رابطہ کرتا ہے۔اور اسے ایک لاکھ ادھر ہی دے دیتا ہے۔وہ اپنے ایجنٹ کو کہتا ہے کہ وہ فلاں شخص کو رقم پہنچادے۔اور اس سے دوسو روپیہ حق الخدمت لے لینا۔اور اندرون ملک یہ کام غیر قانونی بھی نہیں۔

تقریبا یہی طریقہ غیر ملکی کرنسی میں رقم بھیجنے کا ہوتا ہے۔آپ بیرون ملک امریکہ میں طالب علم کو 1000 ڈالر بھیجنا چاہتے ہیں تو وہ آپ سے اس دن کے ڈالر کی قیمت کے بدلے چینج کرلیں گے۔اور اس پر اپنی فیس مقرر کردیں گے۔عام طور پر لوگ اس معاملہ کو صرف رقم کی منتقلی کہتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ خرید وفروخت ہوتی ہے۔ملک کے اندر یہ کام کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔البتہ بیرون ملک سے ڈالر لانا اور گورنمنٹ کی نظروں سے بچ کر یہ کام کرنا تھوڑا مشکل ہوتا ہے۔غیر ملکی ہنڈی پر گورنمنٹ کی جانب سے پابندی اور جرم

Marfat.com

ہے۔

فقہی بحث

ہمارے فقہاء کرام نے جو ہنڈی کے عدم جواز کا فتوی دیا یہ وہ ہنڈی تھی جس کا طریقہ یوں تھا کہ ایک شخص دوسرے کو قرض دے اس شرط پر کہ مجھے یا میرے فلاں کو فلاں شہر میں واپس کرنے ہوگے۔ جیسا کہ سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں ''زید عمرو کے پاس کچھ روپیہ بطور قرض اس شرط پر جمع کرے کہ یہ روپیہ فلاں شہر میں فلاں شخص کو ادا کیا جائے یا یہ کہ میں خود فلاں شہر میں پاؤں، اس کا نام ہنڈی ہے۔''

(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 712، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

عنایہ شرح ہدایہ میں ہے "وصورتها أن يدفع إلى تاجر مالا قرضا ليدفعه إلى صديقه، وقيل هو أن يقرض إنسانا مالا ليقضيه المستقرض في بلد يريده المقرض۔" (عنایہ شرح ہدایہ، کتاب الحوالہ، جلد 7، صفحہ 231، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

اور اسی ہی کے متعلق فقہاء نے صراحۃً عدم جواز کی عبارتیں تحریر فرمائیں۔ سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں ''یہ ناجائز و گناہ ہے اور اس پر جو بعض وقت کمی بیشی ہوتی ہے جسے متی کہتے ہیں وہ نرا سود حرام قطعی ہے۔''

(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 712، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اور وجہ عدم جواز کی یہ فرمائی کہ اس میں مقرض یعنی قرض دینے والے کو سقوط خطر طریق کا نفع حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ عنای شرح ہدایہ میں ہے "إنما يدفعه على سبيل القرض لا على سبيل الأمانة ليستفيد به سقوط خطر الطريق، وهو نوع نفع استفيد بالقرض، وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قرض جر نفعا

Marfat.com

"(عنایہ شرح ھدایہ، کتاب الحوالہ، جلد 07، صفحہ 231، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

مروجہ اندورن وبیرون ملک ہنڈی کے حکم سے قبل یہ بات یادرہے کہ اختلاف زمان ومکان وہیئت کی بناپر حکم میں تبدیلی کوئی تعجب خیز نہیں۔ مشہور قاعدہ فقہیہ ہے کہ "لاینکر تغیر الاحکام بتبد الازمان" یعنی تغیر زمانہ کی بناپر تبدیلی حکم کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مبسوط کتاب الاجارہ کے باب اجارہ فاسدہ میں "ولا یبعد أن یختلف الحکم باختلاف الأوقات (ألا تری) أن النساء کن یخرجن إلی الجماعات۔ الخ۔ یعنی یہ کوئی بعید بات نہیں کہ اختلاف اوقات کے سبب حکم مختلف ہوجائے کیا تمہیں پتہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہوتیں لیکن اب ممنوع ہیں۔

نیز اسی طرح جب ایک شے کی ہیئت وانداز وطریقہ تبدیل ہوجائے تو حکم میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ جیسا کہ پہلے زمانے میں بیع کی صورت میں مکان کے ایک ہی کمرے کو دیکھنے سے خیار ساقط ہوجاتا تھا اور وجہ اس کی یہ تھی کہ عموماً لوگوں کے گھر ایک ہی ہیئت پر ہوتے تھے۔ لیکن جب زمانہ بدلہ لوگوں کے مکانوں کو بنانے کے انداز میں تبدیلی واقع ہوئی تو ہمارے فقہاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے صرف ایک کمرے کو دیکھنے سے خیار کے ساقط ہونے کا فتوی نہ دیا بلکہ جب تک اندر سے پورے مکان کو دیکھ نہ لے خیار رویت کے ساقط نہ ہونے کا فتوی دیا۔ جیسا کہ شرح المجلہ میں ہے "اثبت الشرع خیار الرؤیۃ لمن اشتری شیئاولم یرہ فالفقہاء المتقدمون کان فی عصرھم اعتیاد الناس علی بناء الدورعلی نسق واحدلاتفاوت بین بیوتھافقالوا ان رؤیۃ بیت واحدمن الداریغنی عن رؤیۃ الجمیع فی اسقاط الخیار واخیرا لمااختلف

Marfat.com

طرز الانشآت و کان الداریختلف بعض بیوتھاعن بعض بحسب عادتھم ،افتی المتأخرون بأنه لابدمن رؤیة جمیعھافھذالیس اختلاف حجة وبرھان بل اختلاف عصر زمان۔ "عبارت کاترجمہ وہی ہے جواوپر درج ہے۔

(شرح المجلہ،جلد 01،المادہ 39،صفحہ 91،مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

اندرون ملک ہنڈی

فی زمانہ اندرون ملک جوہنڈی رائج ہے وہ فقہاء کے بیان کردہ طریقے پر نہیں بلکہ اس کے خلاف اور ڈاک خانہ کے طریقہ پر مشتمل ہے۔اندرون ملک ہنڈی کی شرعی حیثیت ڈاک خانہ کی طرح قرض بشرط الاجارہ کی ہے۔اور ڈاک خانہ کے متعلق سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے جواز کا فتوی دیا جس کی وجہ سے اندرون ملک ہنڈی جائز ہے۔دلیل کے طور پر پہلے ہم اس عبارت کو نقل کرتے ہیں، بعدہ اس عبارت میں اندرون ملک ہنڈی اور فقہاء کی بیان کردہ ہنڈی میں کیا فرق ہے، اسے وضاحت سے بیان کریں گے، پھر مروجہ اندرون ملک ہنڈی کے مثل ڈاک خانہ ہونے کی نشاندہی کریں گے، جس سے اس کا جواز بالکل واضح ہوجائے گا۔چنانچہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں "ہنڈی اور منی آرڈر میں فرق بیان کرتے ہوئے سیدی ومرشدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں "ثم اقول:وبه استعین۔ان مفتیان زمانہ کے خیالات تو محض اباطیل مہملہ ومہملات باطلہ جن کی حاجت بھی نہ تھی مگر اس تقریر منیر سے بحمداللہ سبحنہ وتعالیٰ وہ شبہ بھی حل ہوگیا جسے نظر فقہی سے علاقہ ہے اور بادی النظر میں خادم فقہ کا ذہن اس طرف جاسکتا ہے یعنی سفاتج پر منی آرڈر کا قیاس، ہمارے علمائے کرام نے سفتجہ یعنی ہنڈوی کو ناجائز رکھا کہ ہر مقرض اس قرض دینے سے سقوط خطر طریق کا استفادہ

Marfat.com

کرتا ہےاوروہ فضل خالی عن العوض ہے کہ بربنائے قرض اس نے حاصل کیاو کل قرض جر منفعة فهور با (جوقرض نفع مند ہووہ ربا ہے۔ بظاہر منی آرڈر وہنڈوی دونوں دوسری جگہ روپیہ بھیجنے کے طریق ہیں جس کے باعث نظر دھوکا کھاتی ہے دونوں کا حال ایک ہے حالانکہ اگر ذرا تامل کو کام میں لائے تو آفتاب روشن کی طرح متجلی ہو کہ ان میں باہم زمین وآسمان کا فرق ہے۔ ہنڈوی محض قرض ہے اوراس میں قرض دینا خاص مرسل کی غرض اوراس کے ذریعہ سے اسے سقوط خطر کی منفعت حاصل، تو قرض جر منفعة فهو ربا بلاشبہ صادق، ہنڈوی کرنے والوں کی کوٹھیاں دادوستد ہی کے لئے موضوع ہیں، نہ اجیر بننے کے لئے، مرسل اگر مال قرض نہ دیتا امانت رہتا اور بحال ہلاک تاوان نہ پاتا فلہٰذا قرض دیتا ہے اوراس سے یہ نفع حاصل کرتا ہے، علماء نے سفتجہ کی تفسیر ہی یہی فرمائی، ہندیہ میں کافی اوردرالمختار میں کفایہ سے ہے: واللفظ للشامی صورتها ان يدفع الى تاجر مالاقرضا ليدفعه الى صديقه وانما يدفعه قرضا لا امانة ليستفيد به سقوط خطر الطريق ۔شامی کے الفاظ میں ہے کہ اس کی صورت یہ ہے کہ تاجر کو قرض دیا کہ وہ یہ قرض میرے دوست کو پہنچادے اور رقم امانت کی بجائے قرض کی صورت میں دی تا کہ راہ کے خطرہ سے محفوظ رہے۔

بخلاف ڈاک خانہ کہ اجیر مشترک کی دکان ہے اوراس کی وضع ہی اجیر بننے کے لئے جوفیس دی جاتی ہے یقیناً اجرت ہے اوراقرار ذمہ داری اوران اقوال مفتی بہا کی بنا پر حکم شرعی وصحیح ومقبول ہی لزوم ضمان کے لئے کافی ووافی، مرسل کی غرض نفس عقد اجارہ سے حاصل، اور صرف اسی قدر افادہ سقوط خطر کے لئے متکفل، قرض دینے سے اس کی کوئی غرض اصلا متعلق نہیں، نہ اس کا فائدہ اسکی طرف راجع، فرض کیجئے اگر ڈاکخانہ زر منی آرڈر بعینہ بھیجا

Marfat.com

کرتا تو اس کا کیا حرج تھا کہ اسے تو روپیہ بھیجنے سے کام ہے اور اگر وہ راہ میں جاتا رہتا تو اس کا کیا نقصان تھا کہ بحکم قرارداد یہ ضمان کا مستحق ہو چکا، بلکہ یہ ضابطہ تو بعض اوقات بھیجنے والوں کو الٹا نقصان دیتا ہے، کہ مصر و عرب و شام وغیرہ ممالک کو روپیہ بھیجے تو یہاں سے لندن جا کر از انجا کہ وہاں سکہ سیم نہیں سکہ زر سے تبدیل کیا جاتا اور اس پر بہت کچھ بٹا لیا جاتا ہے، غرض اس فرض قرض میں مرسلوں کا کوئی نفع نہیں ہاں اُجرا یعنی ابالی ڈاک نے اپنے آسائش و تحفظ کے لئے یہ ضابطہ وضع کیا، ذمہ داری بیمہ و منی آرڈر دونوں میں تھی، مگر پارسل کا بند مال مہر میں لگا ہوا قابلیت تبدیل نہ رکھتا تھا، روپے میں یہ صورت میسر تھی اور شک نہیں کہ مال بھیجنے سے کاغذ بھیجنا آسان اور اس میں ان ذمہ داروں کے لئے خطر طریق سے امان، لہذا یہ ٹھہرالیا کہ زر داخل کردہ یہیں رکھ کر وہاں لکھ بھیجیں گے، اگر بفرض غلط اس صورت میں ڈاک خانہ کو مستقرض مانا جائے تو اس میں مستقرض نے استقراض سے نفع اٹھایا نہ کہ مقرض نے اقراض سے، اور مستقرض انتفاع بالقرض سے ممنوع نہیں تو یہاں یدفعہ قرضا یستفید بہ (کسی فائدہ کے حصول کے لئے قرض دیا۔) صادق نہیں بلکہ یاخذ قرضا یستفید بہ، ھکذا ینبغی التحقیق واللہ ولی التوفیق۔ قرض فائدہ کے لئے لیتا ہے، تحقیق یوں چاہئے، اور توفیق کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ بالجملہ یہ وجوہ تو جواز منی آرڈر پر کچھ اثر نہیں ڈال سکتیں، ہاں یہاں ایک اور امر قابل نظر و غور تھا اذہان مفتیان اگر اس طرف جاتے تو کہا جاتا کہ طرز فقہی پر کلام کیا وہ یہ کہ بلاشبہہ یہ عقد عقد اجارہ اور فیس اجرت عمل۔ اور قرض تنہا پر نفع مستقرض اور سفاتج پر قیاس مختل، مگر جبکہ یہ قرض مفروض و داخل ضابطہ ہے تو اجارہ ایسی شرط پر ہوا جس میں احد العاقدین کا نفع ہے اور مقتضائے عقد نہیں، اسی قدر منع و فساد عقد کے لئے بس ہے ولکنی اقول وبحول

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اجول (لیکن میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے لکھتا ہوں۔) ہنوز بلوغ شرط تا حد افساد میں اور شرط باقی ہے کہ عرف ناس اس شرط کے ساتھ جاری نہ ہو، ورنہ بحکم تعارف جائز رہے گی اور صحت جواز عقد میں کچھ خلل نہ ڈالے گی، منی آرڈر کا نہ صرف تمام بلاد وامصار واقطار ہندیہ بلکہ دیگر ممالک اسلامیہ میں بھی دائر وسائر ہونا تو محتاج بیان نہیں۔

(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ576-575، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مذکورہ عبارت میں فقہاء کی بیان کردہ یعنی قدیم اور فی زمانہ یعنی اندرون ملک ہنڈی میں فرق:۔

فرق نمبر1:۔

ہنڈی قدیم یہ ہے جیسا کہ امام احمد رضا خان فرماتے ہیں ''زید عمرو کے پاس کچھ روپیہ بطور قرض اس شرط پر جمع کرے کہ یہ روپیہ فلاں شہر میں فلاں شخص کو ادا کیا جائے یا یہ کہ میں خود فلاں شہر میں پاؤں، اس کا نام ہنڈی ہے۔'' اور ''ہنڈی کرنے والوں کی کوٹھیاں دادوستد ہی کے لئے موضوع ہیں، نہ اجیر بننے کے لئے۔''

ہنڈی جدید (اندرون ملک کی) مثل ڈاک خانہ اجیر مشترک کی دکان ہے

جیسا کہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں ''بخلاف ڈاک خانہ کہ اجیر مشترک کی دکان ہے اور اس کی وضع ہی اجیر بننے کے لئے جو فیس دی جاتی ہے یقیناً اجرت ہے اور اقرار ذمہ داری اور ان اقوال مفتیٰ بہا کی بنا پر حکم شرعی وصحیح ومقبول ہی لزوم ضمان کے لئے کافی ووافی۔''

فرق نمبر2:۔

Marfat.com

ہنڈی قدیم قرض محض ہے۔ جیسا کہ سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں ''ہنڈوی محض قرض ہے اور اس میں قرض دینا خاص مرسل کی غرض اور اس کے ذریعہ سے اسے سقوط خطر کی منفعت حاصل، تو قرض جر منفعۃ فھو ربا بلاشبہ صادق۔''

ہنڈی جدید قرض بشرط الاجارہ ہے۔ جو ڈاک کی طرح تعامل کی وجہ سے جائز ہے۔

فرق نمبر 3:۔

ہنڈی قدیم میں نفع مقرض کا ہے۔ جیسا کہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں ''مقرض اس قرض دینے سے سقوط خطر طریق کا استفادہ کرتا ہے اور وہ فضل خالی عن العوض ہے کہ بربنائے قرض اس نے حاصل کیا و کل قرض جر منفعۃ فھو ربا۔

جبکہ جدید میں ڈاک خانہ والوں کی طرح نفع مستقرض کا ہے جو کہ شرعاً ممنوع نہیں۔ اور مستقرض یعنی ڈاک خانہ و ہنڈی جدید کرنے والوں نے مال ہلاک ہونے کی صورت میں جب ذمہ داری قبول کر لی جو کہ اس مال کے قرض ہونے کی بین دلیل ہے۔ تو اب انہوں نے کیا کیا کہ کہیں اسی مال کو لے کر جائیں تو کہیں ضائع و ہلاک نہ ہو کہ تاوان دینا پڑے تو انہوں خود کو خطر طریق سے بچایا نہ کہ مقرض کو لہٰذا فائدہ مستقرض یعنی ہنڈی والوں کا ہوا نہ کہ قرض دینے والوں کا (قرض فرض کرنے کی صورت میں)۔ جیسا کہ سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں ''غرض اس فرض قرض میں مرسلوں کا کوئی نفع نہیں ہاں اُجرا یعنی ابالی ڈاک نے اپنے آسائش و تحفظ کے لئے یہ ضابطہ وضع کیا،

Marfat.com

ذمہ داری بیمہ ومنی آرڈر دونوں میں تھی، مگر پارسل کا بند مال مہر میں لگا ہوا قابلیت تبدیل نہ رکھتا تھا، روپے میں یہ صورت میسر تھی اور شک نہیں کہ مال بھیجنے سے کاغذ بھیجنا آسان اور اس میں ان ذمہ داروں کے لئے خطر طریق سے امان، لہذا یہ ٹھہرالیا کہ زرداخل کردہ یہیں رکھ کر وہاں لکھ بھیجیں گے، اگر بفرض غلط اس صورت میں ڈاک خانہ کو مستقرض مانا جائے تو اس میں مستقرض نے استقراض سے نفع اٹھایا نہ کہ مقرض نے اقراض سے، اور مستقرض انتفاع بالقرض سے ممنوع نہیں تو یہاں یدفعہ قرضا یستفید به (کسی فائدہ کے حصول کے لئے قرض دیا۔) صادق نہیں بلکہ یاخذ قرضا یستفید به، هکذا ینبغی التحقیق والله ولی التوفیق۔ قرض فائدہ کے لئے لیتا ہے"

ڈاک خانہ اور ہنڈی جدید کے ہم مثل ہونے کی نشاندہی:۔

(1) ڈاک خانہ ایک اجیر مشترک کی دکان ہے۔ اور ہنڈی (اندورن ملک) کا بھی یہی حال ہے کہ آج کل باقاعدہ اس کے لئے دفاتر قائم ہیں جبکہ ہنڈی قدیم میں ایسا نہیں تھا۔

(2) ڈاک خانہ والوں کے پاس بھی مال بطور قرض ہوتا ہے اور ہنڈی اندرون ملک میں بھی یہی حیثیت ہے۔

(3) ڈاک خانے والے بھی کچھ اجرت لیتے ہیں اور یہی حال مذکورہ ہنڈی والوں کا بھی ہے۔

(4) ڈاک خانے کے مال دوسری جگہ بھیجوانے سے سقوط خطر طریق کا نفع مستقرض (ڈاک خانے) کو حاصل ہوتا ہے نہ کہ مقرض کو اور فی زمانہ بیان کردہ ہنڈی میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

Marfat.com

(5) ڈاک خانہ میں بھی قرض بشرط الاجارہ ہے جو اپنی اصل وضع میں ناجائز لیکن بسبب تعامل جائز اور یہی تعامل مذکورہ ہنڈی میں بھی ہے۔

نوٹ: ہرگز یہ گمان نہ کیا جائے کہ یہ فتوی فتاوی رضویہ کے خلاف ہے۔ سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے جس ہنڈی کو ناجائز وحرام کہا وہ حق ہے اور ہم بھی اسے ناجائز ہی کہتے ہیں۔ لیکن اندرون ملک ہنڈی وہ نہیں کہ معترض اعتراض کرے۔ سائل کے سوال کی ایک شق کہ ہنڈی فی زمانہ جائز ہے تو سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے فتوی کی وضاحت۔۔۔ وہ بھی ماقبل سے واضح ہوگئی۔

بیرون ملک ہنڈی

یہ بھی جائز ہے۔ ہاں بعض لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ بیرون ملک ہنڈی بھی اندرون ملک ہنڈی کی طرح ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ اس کا طریقہ وشرعی حیثیت اندرون ملک ہنڈی سے مختلف ہے۔ وہ یوں کہ اندرون ملک ہنڈی ڈاک خانہ کی طرح قرض بشرط الاجارہ ہے جبکہ خود ہنڈی والوں کے بیان کردہ طریقے کے مطابق غیر ملکی کرنسی کی صورت میں یہ خرید وفروخت ہے جیسا کہ خود سائل نے زبانی کہا کہ جب میں اپنے بھائی کو امریکہ ڈالر پہنچانے کے لئے ہنڈی والوں کے پاس جاتا ہوں تو انہیں کہتا ہوں کہ یہ رقم ڈالر میں امریکہ پہنچانی ہے تو وہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق مجھے کہتے ہیں کہ اس کے اتنے ڈالر ہیں اور اتنی ہماری فیس ہے اور یہ بالکل جائز ہے۔

اگر پاکستانی یا کسی بھی ملک کا قانون ہنڈی کی اجازت دے تو شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں اور اگر ملکی قانون اجازت نہ دے تو اجازت نہیں۔ سیدی ومرشدی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”بالجملہ یہ قاعدہ کلیہ نفیسہ جلیلہ حفظ کرنے

Marfat.com

کا ہے کہ جب کسی کا دوسرے پر کچھ آتا ہو۔۔۔اور اپنے اس حق تک قانونا نہ پہنچ سکتا ہو تو اس کے وصول کے لئے کسی ایسے امر کا ارتکاب جو قانونا ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے شرعا بھی ناجائز ہوگا کہ ایسی بات کے لئے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعا بھی روا نہیں۔"

(فتاوی رضویہ ،جلد20،صفحہ192،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

سوال: اگر کوئی کہے کہ بنک سے قرضہ لیں تو واپسی پر زیادہ پیسے دینے پڑتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ آج کا 100 روپیہ پہلے کے 10 روپے کے برابر ہو چکا ہے پیسے کی قیمت کم ہوتی جارہی ہے اگر بنک سے قرضہ 50 ہزار لیا تو دس سال بعد اسکی ویلیو 30 ہزار رہ جاتی ہے۔یہ اسی طرح ہو گیا جیسا کہ سونا آج 100 روپے کا ہے تو 5 سال بعد 1000 روپے کا ہوگا۔ بنک والے سونا قرضہ دیں اور کہیں کہ اتنا ہی سونا دس سال بعد دے دینا تو بات وہی ہے سونا زیادہ قیمت والا واپس کرے گا جبکہ سونے کا وزن اتنا ہی ہوگا۔یہ قول کیسا ہے؟

جواب: بنک سے اس طرح قرض لینا ربوا بالنسیئہ ہے اور ربوا بالنسیئہ یعنی ادھار لے کر ایک معین رقم بطور سود اصل رقم کے علاوہ دینا حرام قطعی ہے،سود خور کا حرام قطعی کے مقابلے میں اس طرح قیاس کرنا اس کی جہالت اور سفاہت پر دلالت کرتا ہے اور اگر اس کا یہ قول بر وجہ انکار ہے تو کفر ہے۔

یاد رہے کہ ربوی اشیاء کی زیادتی جہاں منع ہے وہاں چیز کی مالیت نہیں دیکھی جائے گی مقدار کا اعتبار کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿یٰا یھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا الربوا اضعافا مضعفۃ﴾ یعنی اے ایمان والو! سود کو دوہرا چوہرا کر کے نہ کھاؤ۔

(سورۃ اٰل عمران آیت 130)

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کل قرض جر منفعة فهو ربوا" یعنی ہر وہ قرض جو نفع کھینچے سود ہے۔

(کنز العمال ، کتاب الدعوی، فصل فی لواحق کتاب الدین، جلد 06، ص 351، بیروت)

قدوری میں ہے "ولایجوز بیع الجید بالردی مما فیه الربوا الا مثلا بمثل" جید کی ردی کے بدلے میں زیادتی کے ساتھ بیع جائز نہیں ہاں برابری کے ساتھ درست ہے۔ (المختصر القدوری ، کتاب البیوع، باب الربا، صفحہ 83، مطبوعہ کراچی)

سوال: زید نے بنک سے کئی بار قرض لے کر سود دیا جس کی مالیت پچاس ہزار روپے ہے اب زید کے پاس جائز طریقے سے ایک بڑی رقم آئی اس نے بنک میں رکھوادی، ایک عرصہ بعد جب رقم نکلوائی تو بنک نے پچاس ہزار سود دیا، کیا زید یہ سمجھ کر رکھ سکتا ہے کہ انہوں نے میرے پچاس ہزار ناجائز کھائے تھے وہ واپس لے رہا ہوں نہ کہ سود۔ کیا یہ جائز ہے؟

جواب: جائز ہے جبکہ بنیت سود نہ لے بلکہ اپنا حق سمجھ کر لے اور صرف اتنا ہی رکھے جتنا اس کا حق ہے زیادہ لینا گناہ وسود ہے۔ مثلاً اس کو اضافہ ساٹھ ہزار دے رہے ہیں جب کہ اس سے جو بنک نے لیا تھا وہ پچاس ہزار ہے تو اب یہ پچاس ہی لے سکتا ہے زیادہ نہیں لے سکتا۔ ہاں اگر بنک کافروں کا ہے تو بلانیت سود جتنا بھی ملے لینا جائز ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 378، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

ردالمحتار میں ہے "(قوله ؛ لأنه بالتسليم لم يبق له ملك ولا يد) فيه نظر ، لما فی الأشباه من أن الربا لا يملك فيجب عليه رد عينه مادام قائما ، حتى لو أبرأه صاحبه لا يبرأ منه ؛ لأن رد عينه القائمة حق الشرع .وبه علم أن صاحب الربا فی عبارة المصنف وهو الذی قبضه لم يملكه بل بقی على ملك المعطی

Marfat.com

فصار المعطی مالکا والقابض ذا ید فتصح مطالبة کل منهما بمنزلة المغصوب کما هو صریح عبارة المصنف الآتیة تبعا للکنز ولصاحب النهر هنا کلام غیر محرر فراجعه وتدبر۔" خلاصہ عبارت یہ ہے کہ سود لینے والا سود کی رقم کا مالک نہ ہوگا بلکہ اس کا مالک وہی ہے جس نے سود دیا حتی کہ یہ معاف بھی کردے تو پھر بھی معاف نہ ہوگا کہ اس کو ختم کرنا اور واپس کرنا حق شرع ہے۔ المختصر یہ کہ سود لینے والے کا قبضہ غاصب کی طرح کا ہے جس سے مطالبہ کیا جانا بالکل درست ہے۔

(ردالمحتار، کتاب السرقة ،باب کیفیة القطع واثباته، جلد06، صفحه70-170، مطبوعه ، کوئٹه)

سوال: سودی قرض لینا حرام ہے لیکن جو اصل رقم ہوتی ہے یعنی زید نے پچاس ہزار قرض لیا اس شرط پر کہ سالانہ ہزار روپیہ زیادہ ہوتا رہے گا۔ تو کیا یہ پچاس ہزار بھی حرام ہے اور اس سے کام کر کے جو نفع کمایا وہ بھی حرام ہے یا حلال؟

جواب: اصل قرض یعنی پچاس ہزار حلال اور اس سے بصورت کاروبار جو نفع کمایا وہ بھی حلال، حرام صرف وہ ہے جو اصل قرض سے زائد دینا طے ہوا۔ "فان الخبث فیما اعطی لافیما اخذ وهذا ظاهر جدا۔" ترجمہ: خباثت اس میں ہے جو اضافی دیا نہ کہ اس میں جو لیا یعنی اصل قرض کی رقم۔ یہ بات بہت ظاہر ہے۔

(فتاوی رضویه، جلد19، صفحه646، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

سوال: قرض ادا کرتے وقت اپنی طرف سے بروصلہ زائد ادا کرنا سود ہے یا نہیں؟

جواب: احساناً زیادہ دینا جائز ہے بلکہ خود حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ سنن ابوداؤد شریف میں ہے "فأتینا به مکة فجاء نا رسول الله صلی الله علیه وسلم یمشی فساومنا بسراویل فبعناه وثم رجل یزن بالأجر فقال له رسول الله

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم زن وأرجح۔" یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وزن کرنے والے سے ارشاد فرمایا: تول اور زیادہ دے دے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، باب فی الرجحان، جلد02، صفحہ265، بیروت)

سوال: اگر سودی قرض لے لیا ہو بعد میں ذہن بنا کہ سود نہ دوں گا لیکن قرض خواہ نہیں چھوڑ رہا بلکہ مسلسل مطالبہ کئے جا رہا ہے تو کیا کیا جائے؟

جواب: پہلے توبہ کی جائے پھر قرض خواہوں سے سودی معاملہ ختم کرنے کا کہا جائے پھر اگر قرض خواہ سود چھوڑنے پر تیار نہیں ہوتے اور سود لینے پر بضد ہیں، نہ دینے پر قانونی کاروائی کر سکتے ہیں تو وبال اُن پر ہے، دل میں برا جانتے ہوئے معاہدے کے مطابق دیتا رہے۔ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے پہلے سود کی حرمت وممانعت ارشاد فرمائی۔ پھر فرمایا: ''پس ریاست خواہ غیر ریاست جس شخص پر جس کا کوئی حق عام یا خاص ہو اور وہ بوجہ مجبوری قانون یا کسی وجہ سے اس طور پر وصول نہ ہو سکے مثلاً تمادی عارض ہے یا مدیون منکر اور گواہ نہیں یا گواہ دیئے کچہری نہ مانی ڈسمس کر دی یا کسی نے کچھ رقمیں خلاف شرع اس سے لیں اور یہ انہیں واپس لینے پر قادر نہیں جیسے بنئے نے سود، قاضی نے رشوت وغیرہما اور وہ دوسرے طریقہ ناجائز شرعی کے نام سے ملتا ہو کہ اس میں ممانعت قانونی وغیر موانع نہ ہوں تو اس طریقہ ناجائزہ کے نام کو صرف اس مقدار تک جہاں تک اس کا حق ہے ذریعہ وصول بنانا جبکہ کسی امر ممنوع کی طرف منجر نہ ہو اور قصد ونیت میں اپنا حق لینا ہو نہ اس طریقہ ممنوعہ کا مرتکب ہونا، شرعاً جائز ہے کہ اس صورت میں نہ اس امر ناجائز کی حقیقت نہ اس کی نیت نہ قانونی ممانعت جس سے دنیوی تحفظ کیا جائے ربا وغیرہ امور محرمہ کے معانی ربا ومحرمات ہیں، نہ مجرد الفاظ بے معنی۔۔۔۔''

Marfat.com

(فتاوٰی رضویہ، جلد 17، صفحہ 312، رضافائونڈیشن، لاہور)

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک بندہ سود دے رہا تھا کہ توبہ کر لی تو جتنا سود دے چکا اسے اپنے قرض کے عوض میں کٹوا سکتا ہے۔

سوال: ضرورت کے وقت سودی قرض لینے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: ضرورت کے وقت سودی قرض لینے کی اجازت ہے لیکن ضرورت ایسی ہو جسے شرع بھی ضرورت قرار دے، لوگ جسے ضرورت بنا لیتے ہیں وہ عموماً ضرورت نہیں ہوتی۔ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فرمایا: ''اقول: محتاج کے یہ معنی جو واقعی حقیقی ضرورت قابل قبول شرع رکھتا ہو کہ نہ اس کے بغیر چارہ ہو نہ کسی طرح بے سودی روپیہ ملنے کا یارا اور نہ ہرگز جائز نہ ہوگا جیسے لوگوں میں رائج ہے کہ اولاد کی شادی کرنی چاہی سو روپے پاس ہیں ہزار روپے لگانے کو جی چاہا تو سو سودی نکلوائے یا مکان رہنے کو موجود ہے دل پکے محل کو ہوا سودی قرض لے کر بنایا یا سود و سو کی تجارت کرتے ہیں قوت اہل و عیال بقدر کفایت ملتا ہے نفس نے بڑا سوداگر بننا چاہا پانچ چھ سو سودی نکلوا کر لگا دئے یا گھر میں زیور وغیرہ موجود ہے جسے بیچ کر روپیہ حاصل کر سکتے ہیں نہ بیچا بلکہ سودی قرض لیا وعلی ہذا القیاس صدہا صورتیں ہیں کہ یہ ضرورتیں نہیں تو ان میں حکم جواز نہیں ہو سکتا اگرچہ لوگ اپنے زعم میں ضرورت سمجھیں ولہٰذا قوت اہل و عیال کے لئے سودی قرض لینے کی اجازت اسی وقت ہو سکتی ہے جب اس کے بغیر کوئی طریقہ بسر اوقات کا نہ ہو، نہ کوئی پیشہ جانتا ہو، نہ نوکری ملتی ہے جس کے ذریعہ سے دال روٹی اور موٹا کپڑا محتاج آدمی کی بسر کے لائق مل سکے ورنہ اس قدر پا سکتا ہے تو سودی روپے سے تجارت پھر وہی تونگری (مالدار بننے) کی ہوس ہوگی نہ ضرورت قوت، رہا ادائے قرض کی نیت سے سودی قرض لینا، اگر جانتا ہے کہ اب ادا نہ ہوا تو قرضخواہ

Marfat.com

قید کرائے گا جس کے باعث بال بچوں کو نفقہ نہ پہنچ سکے گا اور ذلت وخواری علاوہ اور فی الحال اس کے سوا کوئی شکل ادا نہیں تو رخصت دی جائیگی کہ ضرورت متحقق ہو لی، حفظ نفس و تحصیل قوت کی ضرورت تو خود ظاہر، اور ذلت ومطعونی سے بچنا بھی ایسا امر ہے جسے شرع نے بہت مہم (اہم) سمجھا اور اس کیلئے بعض محظورات (ممنوع کاموں) کو جائز فرمایا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 299، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

سوال: ضرورت کے وقت سودی قرض لینے کی اجازت ہے تو کیا قرض خواہ کو جو سود ملے گا اس کے لئے بھی ضرورت مند کے صدقے جائز ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: نہیں! قرضخواہ کے لئے بدستور حرام قطعی رہے گا کہ ضرورت مجبور کو ہے اس کو سودی قرض دینے کی کوئی مجبوری نہیں کہ اس کے لئے بھی جائز ہو جائے۔ کتاب الاثار میں ہے "محمد قال: اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال: کل قرض جر منفعة فلا خیر فیه۔ وبه ناخذ۔ وهو قول ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ۔" امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں خبر دی ابو حنیفہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے وہ فرماتے ہیں: ہر وہ قرض جس میں نفع ہو اس میں بھلائی نہیں۔

(کتاب الاثار، کتاب البیوع، باب القرض، صفحہ 178، مکتبہ امدادیہ، ملتان)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نصیحت

شریعتِ مطہرہ نے جس طرح سود لینا حرام فرمایا، سود دینا بھی حرام کیا ہے۔ حدیثوں میں دونوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ دونوں برابر ہیں۔ آج کل سود کی اتنی کثرت ہے کہ قرض حسن جو بغیر سود ہوتا ہے بہت کم پایا جاتا ہے، دولت والے کسی کو بغیر نفع روپیہ دینا چاہتے نہیں اور اہل حاجت اپنی حاجت کے سامنے اس کا لحاظ بھی نہیں کرتے کہ

Marfat.com

سودی روپیہ لینے میں آخرت کا کتنا عظیم وبال ہے اس سے بچنے کی کوشش کی جائے۔لڑکی لڑکے کی شادی۔ختنہ اور دیگر تقریبات شادی وغمی میں اپنی وسعت سے زیادہ خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ برادری اور خاندان کے رسوم میں اتنے جکڑے ہوئے ہیں کہ ہر چند کہیے ایک نہیں سنتے ،رسوم میں کمی کرنے کو اپنی ذلت سمجھتے ہیں۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو اولاً تو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ ان رسوم کی جنجال سے نکلیں، چادر سے زیادہ پاؤں نہ پھیلائیں اور دُنیا وآخرت کے تباہ کن نتائج سے ڈریں۔تھوڑی دیر کی مسرت یا ابنائے جنس میں نام آوری کا خیال کر کے آئندہ زندگی کو تلخ نہ کریں۔ اگر یہ لوگ اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئیں ،قرض کا بارگراں اپنے سر ہی رکھنا چاہتے ہیں بچنے کی سعی نہیں کرتے جیسا کہ مشاہدہ اسی پر شاہد ہے تو اب ہماری دوسری فہمائش ان مسلمانوں کو یہ ہے کہ سودی قرض کے قریب نہ جائیں۔بنص قطعی قرآنی اس میں برکت نہیں اور مشاہدات وتجربات بھی یہی ہیں کہ بڑی بڑی جائدادیں سود میں تباہ ہو چکی ہیں یہ سوال اس وقت پیش نظر ہے کہ جب سودی قرض نہ لیا جائے تو بغیر سودی قرض کون دیگا پھر اُن دُشواریوں کو کس طرح حل کیا جائے۔اس کے لئے ہمارے علمائے کرام چند صورتیں ایسی تحریر فرمائی ہیں کہ اُن طریقوں پر عمل کیا جائے تو سود کی نجاست ونحوست سے پناہ ملتی ہے اور قرض دینے والا جس ناجائز نفع کا خواہش مند تھا اُس کے لئے جائز طریقہ پر نفع حاصل ہوسکتا ہے۔صرف لین دین کی صورت میں کچھ ترمیم کرنی پڑے گی۔مگر ناجائز وحرام سے بچاؤ ہو جائے گا۔

شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ دل میں جب یہ ہے کہ سود دے کر ایک سو دس لئے جائیں پھر سود سے کیونکر بچے ہم اُس کے لئے یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ شرع مطہر نے جس عقد کو جائز بتایا وہ محض اس تخیل سے ناجائز وحرام نہیں ہوسکتا۔دیکھو! اگر روپے سے چاندی خریدی

Marfat.com

اور ایک روپیہ کی ایک بھر سے زائد لی یہ یقیناً سود وحرام ہے، صاف حدیث میں تصریح ہے "الفضة بالفضة مثلا بمثل یدابیدو الفضل ربا "اور اگر مثلاً ایک گنی جو پندرہ روپے کی ہو اُس سے پچیس روپے بھر یا اور زیادہ چاندی خریدی یا سولہ آنے پیسوں کی دو روپیہ بھر خریدی اگر چہ اس کا مقصود بھی وہی ہے کہ چاندی زیادہ لی جائے مگر سود نہیں اور یہ صورت یقیناً حلال ہے۔ حدیث صحیح میں فرمایا: "اذ ااختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم۔" معلوم ہوا کہ جواز وعدم جواز نوعیت عقد پر ہے۔ عقد بدل جائے گا حکم بدل جائے گا۔ اس مسئلہ کو زیادہ واضح کرنے کے لئے ہم دو حدیثیں ذکر کرتے ہیں۔

صحیحین میں ابو سعید خدری وابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا حاکم بنا کر بھیجا تھا وہ وہاں سے حضور کی خدمت میں عمدہ کھجوریں لائے، اشاد فرمایا: کیا خیبر کی سب ایسی ہوتی ہیں؟ عرض کی: نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہم دو صاع کے بدلے ان کھجوروں کا ایک صاع لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے میں دو صاع لیتے ہیں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو معمولی کھجوروں کو روپیہ سے بیچو پھر روپیہ سے اس قسم کی کھجوریں خریدا کرو اور تول کی چیزوں میں بھی ایسا ہی فرمایا۔

صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں برنی کھجوریں لائے، ارشاد فرمایا: کہاں سے لائے، عرض کی: ہمارے یہاں خراب کھجوریں تھیں اُن کے دو صاع کو ان کے ایک صاع کے عوض میں بیچ ڈالا۔ ارشاد فرمایا:! افسوس یہ تو بالکل سود ہے یہ تو بالکل سود ہے ایسا نہ کرنا، ہاں! اگر ان کے خریدنے کا ارادہ ہو تو اپنی کھجوریں بیچ کر پھر انکو خریدو۔ ان دونوں حدیثوں سے واضح ہوا کہ بات وہی ہے کہ عمدہ کھجوریں خریدنا چاہتے ہیں مگر اپنی کھجوریں زیادہ دیکر لیتے ہیں، سود

Marfat.com

ہوتا ہے اور اپنی کھجوریں روپیہ سے بیچ کر اچھی کھجوریں خریدیں یہ جائز ہے۔

(بہار شریعت، سود کا بیان، حصہ 11، صفحہ 7-776، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سود سے پیدا ہونے والی خرابیاں

خزائن العرفان میں ہے: اس آیت میں سود کی حرمت اور سود خواروں کی شامت کا بیان ہے سود کو حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں بعض ان میں سے یہ ہیں کہ سود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ معاوضہ مالیہ میں ایک مقدار مال کا بغیر بدل وعوض کے لینا ہے یہ صریح ناانصافی ہے دوم سود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سود خوار کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی معاشرت کو ضرر پہنچاتی ہے۔ سوم سود کے رواج سے باہمی مودت کے سلوک کو نقصان پہنچاتا ہے کہ جب آدمی سود کا عادی ہوا تو وہ کسی کو قرض حسن سے امداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا چہارم سود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سود خوار اپنے مدیون کی تباہی و بربادی کا خواہش مند رہتا ہے اس کے علاوہ بھی سود میں اور بڑے بڑے نقصان ہیں اور شریعت کی ممانعت عین حکمت ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود خوار اور اس کے کار پرداز اور سودی دستاویز کے کاتب اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا وہ سب گناہ میں برابر ہیں۔

(سورۃ البقرۃ، تحت آیت 275)

سوال: اپنا گھر بنانے کے لئے سودی قرض لینا کیسا ہے؟

جواب: سود حرام قطعی ہے جس سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے، حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے گواہوں

Marfat.com

سب پر لعنت آئی سود لینا کسی صورت میں جائز نہیں حرام ہے یونہی سود دینا بھی ناجائز وحرام مگر الضرورات تبیح المحظورات کہ ضروریات ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں، کے پیش نظر علماء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے فرمایا کہ محتاج وضرورت مند کو سودی قرض لینا اور سود دینا جائز قرار دیا ہے مگر واقعی سچی حاجت درکار ہے یعنی بغیر سود پر قرض لئے گزارہ بہت دشوار ہو بغیر سودی قرض کسی سے نہ ملتا ہو تو بقدر ضرورت سودی قرض لے لیا جائے اس صورت میں محتاج سود دیگا تو گنہگار نہ ہوگا ہاں لینے والا بہر صورت گنہگار ہے۔

لہٰذا اگر واقعی کسی کے پاس نہ اپنا مکان ہے نہ پلاٹ نہ کوئی سونا چاندی اور نہ ہی اپنے پاس حاجت سے زائد موجود کوئی ایسی چیز کہ جسے بیچ کر مکان خرید لے اور نہ ہی کوئی قرض حسن دینے والا اور نہ ہی سائل کا کوئی ایسا کاروبار ہے کہ جہاں سے اتنی آمدنی کی توقع کہ جس سے مکان کی بقدر روپیہ کما سکے تو بقدر ضرورت سودی قرض لے کر بقدر ضرورت مکان خریدنا جائز ہے کہ قاعدہ یہ ہے کہ جو چیز ضرورتاً ثابت ہو تو وہ بقدر ضرورت ہی ثابت ہوتی ہے جیسا کہ البحر الرائق 88/6 میں ہے "والأصل أن ما ثبت للضرورة يتقدر بقدرها" مگر اس صورت میں قرض دینے والے کے لئے سود لینا پھر بھی حرام ہوگا کیونکہ سود حرام ہے اور سائل کے لئے بوجہ حاجت وضرورت رخصت ہے جبکہ سودی قرض دینے والے کے لئے کوئی حاجت وضرورت نہیں کہ جو اس کے لئے سود لینے کو حلال کر دے۔

سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا کہ "کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید مقروض ہے اور اس قدر محتاج ہے کہ قوت روز مرہ بھی بدشواری میسر آتا ہے چاہتا ہے کہ کچھ روپیہ سودی قرض لے کر کچھ روزگار کرے تا کہ صورت ادائے قرض کی ظہور میں آئے اور کچھ قوت بسری میں لائے، پس یہ امر مباح ہے یا نہیں؟

Marfat.com

اور جو شخص ایسے اصل روپیہ کی ضمانت کرے گنہگار ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں ''سود جس طرح لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لعن اللّٰہ اٰکل الربو وموکلہ و کاتبہ و شاھدہ۔ اللہ کی لعنت سود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے اور اس کی گواہی کرنیوالے پر۔ مگر شریعت مطہرہ کا قاعدہ مقرر ہے کہ الضرورات تبیح المحظورات (ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔) اسی لئے علماء فرماتے ہیں محتاج کو سودی قرض لینا جائز ہے۔۔۔

اقول محتاج کے یہ معنی جو واقعی حقیقی ضرورت قابل قبول شرع رکھتا ہو کہ نہ اس کے بغیر چارہ ہو نہ کسی طرح بے سودی روپیہ ملنے کا یارا اور نہ ہرگز جائز نہ ہوگا جیسے لوگوں میں رائج ہے کہ اولاد کی شادی کرنی چاہی سو روپے پاس ہیں ہزار روپے لگانے کو جی چاہا نو سو سودی نکلوائے یا مکان رہنے کو موجود ہے دل پکے محل کو ہوا سودی قرض لے کر بنایا یا سود و سو کی تجارت کرتے ہیں قوت اہل وعیال بقدر کفایت ملتا ہے نفس نے بڑا سوداگر بننا چاہا پانچ چھ سو سودی نکلوا کر لگا دئے یا گھر میں زیور وغیرہ موجود ہے جسے بیچ کر روپیہ حاصل کر سکتے ہیں نہ بیچا بلکہ سودی قرض لیا وعلی ہذا القیاس صدہا صورتیں ہیں کہ یہ ضرورتیں نہیں تو ان میں حکم جواز نہیں ہوسکتا اگرچہ لوگ اپنے زعم میں ضرورت سمجھیں ولہٰذا قوت اہل وعیال کے لئے سودی قرض لینے کی اجازت اسی وقت ہوسکتی ہے جب اس کے بغیر کوئی طریقہ بسر اوقات کا نہ ہو، نہ کوئی پیشہ جانتا ہو، نہ نوکری ملتی ہے جس کے ذریعہ سے دال روٹی اور موٹا کپڑا محتاج آدمی کی بسر کے لائق مل سکے ورنہ اس قدر پا سکتا ہے تو سودی روپے سے تجارت پھر وہی تونگری کی ہوس ہوگی نہ ضرورت قوت، رہا ادائے قرض کی نیت سے سودی قرض لینا،

Marfat.com

اگر جانتا ہے کہ اب ادا نہ ہوا تو قرضخواہ قید کرائے گا جس کے باعث بال بچوں کو نفقہ نہ پہنچ سکے گا اور ذلت وخواری علاوہ اور فی الحال اس کے سوا کوئی شکل ادا نہیں تو رخصت دی جائیگی کہ ضرورت متحقق ہو لی حفظ نفس و تحصیل قوت کی ضرورت تو خود ظاہر، اور ذلت (عہ) ومطعونی سے بچنا بھی ایسا امر ہے جسے شرع نے بہت مہم سمجھا اور اس کیلئے بعض محظورات کو جائز فرمایا، مثلاً شریر شاعر جو امراء کے پاس قصائد مدح لکھ کر لیجاتے ہیں کہ خاطر خواہ انعام نہ پائیں تو ہجو سنائیں انہیں اگر چہ وہ انعام لینا حرام ہے اور جس چیز کا لینا جائز نہیں دینا بھی روا نہیں، پھر یہ لوگ کہ اپنی آبرو بچانے کو دیتے ہیں خاص رشوت دیتے ہیں اور رشوت صریح حرام، باینہمہ شرع نے حفظ آبرو کیلئے انہیں دینا دینے والے کے حق میں روا فرمایا اگر چہ لینے والے کو بدستور حرام محض ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 299، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

سوال: قرضدار اس وجہ سے قرض دینے سے انکار کرتا ہے کہ ایزی پیسہ کے ذریعے بھیجے گا تو اس کے پیسے لگیں گے۔ مقروض کہتا ہے کہ میں آپ سے قرض لے رہا ہوں اور آپ کو کہتا ہوں کہ آپ یہ پیسے ایزی پیسہ کے ذریعے بھجوا دو اسکی فیس بھی میں دوں گا۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: ایسا جائز نہیں ہے۔ ایزی پیسہ کی فیس قرضخواہ پر ہی ہوگی، مقروض اپنے پاس سے نہیں دے سکتا کہ یہ سود ہے۔ ایزی پیسہ والے اجیر مشترک کی حیثیت رکھتے ہیں جب قرض دینے والا ان کے ذریعے قرض بھیجے گا تو اس کی فیس اس پر ہوگی، اسی طرح مقروض اگر ایزی پیسہ کے ذریعے قرضخواہ کو پیسے بھیجے گا تو اس کی فیس مقروض پر ہوگی۔

اسی طرح بعض لوگ بینک کے ذریعے قرض بھیج دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ

Marfat.com

کو پیسے دینے میں ہمیں بنک میں اتنے پیسے فیس دینی پڑی وہ بھی مقروض سے لیتے ہیں تو یہ جائز نہیں، بعض دفعہ مقروض کہہ دیتا ہے کہ آپ بھیج دو جو بینک کو فیس دو گے وہ بھی آپ کو قرض کے ساتھ واپس کروں گا یہ سب جائز نہیں۔

☆--دسواں باب :قرض کے متفرق مسائل--☆

سوال: اللہ کے قرض سے کیا مراد ہے؟ قرآن وحدیث میں بعض مقامات پر اللہ کو قرض دینے کا ذکر آیا ہے اور بعض جگہ آیا ہے کہ اللہ کا قرض ادا کرو۔اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کی دو مرادیں ہو سکتیں ہیں:۔

(1) اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ احکام ہیں۔جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ178، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

(2) دوسرا اس سے مراد اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر نفلی صدقہ وخیرات کرنا ہے۔

صحیح ابن خزیمہ میں ہے "باب كراهية منع الصدقة إذ مانعها مانع استقراض ربه، إذ الله عز وجل سمى الصدقة قرضا استقرض الله عباده ، ووعد على ذلك بتضعيف الصدقة أضعافا كثيرة قال الله عز وجل ﴿مَّن ذَا الَّذِى يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً﴾ ترجمہ: صدقے سے منع کرنے کے مکروہ ہونے کا بیان، صدقہ سے منع کرنے والا اپنے رب کو قرض دینے سے منع کر رہا ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے صدقہ کو قرض کہا جسے وہ اپنے بندوں سے لیتا ہے اور اس صدقہ کو بہت زیادہ (ثواب کے لحاظ) کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔ترجمہ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گنا بڑھا دے۔

(صحیح ابن خزیمہ، کتاب الزکوۃ،، جلد04، صفحہ113، بیروت)

Marfat.com

اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے خلیفہ اعلیٰ حضرت مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں تحریر فرماتے ہیں ''یعنی راہ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرے راہِ خدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا یہ کمال لطف وکرم ہے بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے مگر قرض سے تعبیر فرمانے میں یہ دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا وہ اس کی واپسی کا مستحق ہے ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ وہ اس انفاق کی جزا بالیقین پائے گا اور بہت زیادہ پائے گا۔''

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 245)

اور سورۃ الحدید کی آیت ﴿من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا﴾ کے تحت لکھتے ہیں ''یعنی خوش دلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کرے اس انفاق کو اس مناسبت سے قرض فرمایا گیا ہے کہ اس پر جنّت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔'' (سورۃ الحدید، آیت 11)

سوال: قرآن میں جہاں اللہ کو قرض حسنہ دینے کا ذکر آیا ہے۔ اس سے مراد زکوۃ ہے یا نفلی صدقات؟

جواب: اس سے نفلی صدقات مراد ہیں۔ مفتی نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں ''حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس قرض سے مراد زکوۃ کے سوا راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے، صلہ رحمی میں اور مہمان داری میں اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اچھی طرح مالِ حلال سے خوش دِلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔''

(سورۃ المزمل، آیت 20)

Marfat.com

سوال: مقروض کا حق مال میں ہے یا مالیت میں؟

جواب: مالیت میں ہے۔ کسی مخصوص مال میں نہیں۔ الہدایہ میں ہے "ان حق الغرماء تعلق بالمالیة لا بالصورة۔ (ای لا بمال معین مشخص)۔"

(الہدایہ، باب اقرار المریض، جلد 03، صفحہ 247، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

سوال: قرض ادا کرنے کی سچی نیت اور کوشش تھی لیکن ادا نہ کر سکا اور مر گیا تو شریعت کیا کہتی ہے؟

جواب: واقعی قرض ادا کرنے کی نیت تھی اور مر گیا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دے گا اور قرض خواہ کو راضی فرما دے گا۔ اس بارے چند ایک احادیث پیش کی جاتیں ہیں:

(1) صحیح بخاری میں ہے "من اخذ اموال الناس یرید اداء ها ادی اللّٰہ عنه، ومن اخذ یرید اتلافها اتلفه اللّٰہ" ترجمہ: جو لوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا فرما دے اور جو تلف کر دینے کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دے۔

(صحیح البخاری، کتاب فی الاستقراض، باب لا صدقه۔۔، جلد 02، صفحہ 517، بیروت)

(2) اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں "من حمل من امتی دینا ثم جهد فی قضائه ثم مات قبل ان یقضیه فانا ولیه" ترجمہ: میرا جو امتی کسی دَین کا بار اٹھائے پھر اس کے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کیے مر جائے تو میں اس کا ولی و کفیل ہوں۔

(3) ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "من

Marfat.com

تداین بدین وفی نفسه وفاؤه ثم مات تجاوز الله عنه وارضی غریمه بماشاء" ترجمہ: جوکسی دَین کا معاملہ کرے اور دل میں اس کے ادا کا ارادہ رکھے پھر مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائے اور اس کے قرضخواہ کو جیسے چاہے راضی کردے۔

(ماخوذ از فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ302، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

سوال: مالک کی اجازت کے بغیر اس کا مال کسی دوسرے کو قرض دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دوسرے کا مال بلا اجازت قرض میں دینا حرام ہے کہ قرض ایک تبرع ہے اور غیر مالک کو تبرع کا اختیار نہیں۔ اعلام الموقعین 10/2 میں ہے "فإن القرض من جنس التبرع" پھر المبسوط میں ہے "لأن القرض تبرع" ترجمہ: قرض تبرع ہے۔

(المبسوط، کتاب الماذون الکبیر، جلد25، صفحہ09، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

اور ملک غیر میں تصرف ہے جو کہ حرام ہے۔ منحۃ الخالق میں ہے "التصرف فی ملك الغير حرام"

(منحة الخالق، کتاب الشرکة، باب فی شرکة الملك، جلد05، صفحہ280، کوئٹہ)

سوال: بھائی و بہن یا اپنے کسی بہت قریبی کا مال یا گھر کی کسی شے کو والدین کی اجازت کے بغیر قرض دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: والدین یا بہن بھائیوں کی کسی چیز کو بغیر ان کی اجازت کے قرض میں دینا جائز نہیں کہ ملک غیر میں تصرف ہے۔ بدائع صنائع میں ہے "ولأبی حنیفة رحمه الله أن حرمة التصرف فی ملك الغير" ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانا ہے کہ ملک غیر میں تصرف کرنا حرام ہے۔

(بدائع الصنائع، کتاب الدعوی، فصل فی حکم الملك، جلد05، صفحہ396، مطبوعہ کوئٹہ)

Marfat.com

سوال: قرض حسنہ دے کر مانگنے کی ممانعت ہے یا نہیں؟ لوگوں میں مشہور ہے کہ قرض حسنہ کی واپسی کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے۔

جواب: بالکل ممانعت نہیں۔ قرض حسنہ کی واپسی کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ لوگوں میں غلط مشہور ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ585، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

سوال: قرض کے لئے ضروری ہے کہ اگر بوقت ضرورت کسی سے مانگ کر لیا جائے تو تب ہی قرض ہوگا یا اگر کسی نے خود بلا مانگے دے دیا اور کہا: جاؤ استعمال کرو یا اپنی ضرورت پوری کرلو پھر بھی قرض ہی ہوگا؟

جواب: جی ہاں! اگر کسی نے یوں کہا کہ یہ رقم استعمال کرلو، یا کہا: اپنی ضرورت پوری کرلو وہ بھی قرض ہی ہوگا، قرض کہہ کر لینا، خود مانگ کر لینا شرط نہیں۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ عمرو نے زید سے کب مانگا تھا جو قرض قرار دیا جائے کہ قرض کے لئے یہ ضروری نہیں کہ مستقرض (یعنی قرض لینے والا) طلب کرے اور اپنی ضرورت سے مانگے بلکہ بغیر طلب مستقرض کے بھی قرض ہوسکتا ہے اور بطور خود بھی دوسرے کو قرض دیا جاسکتا ہے۔“

(فتاوی امجدیہ، جلد03، صفحہ203، مکتبہ رضویہ، کراچی)

سوال: پڑوسی سے معین مقدار آٹا یا چاول ادھار لئے کہ کل واپس کردیں گے تو کیا حکم ہے؟

جواب: پڑوسی سے معین مقدار میں آٹا و چاول قرض لینا بالکل جائز ہے۔ تنویر الابصار میں ہے ”وصح فی مثلی“ ترجمہ: قرض مثلی چیزوں میں جائز ہوتا ہے۔

(تنویر الابصار، کتاب البیوع، فصل فی القرض، جلد07، صفحہ407، مطبوعہ کوئٹہ)

Marfat.com

سوال: قرض مانگنے والے کو قرض نہ دینا کیسا ہے؟

جواب: بلاوجہ دینے سے گریز کرنا اگرچہ جائز ہے لیکن اگر کوئی وجہ نہ ہو تو قرض دے دینا چاہیے کہ اس میں ایک مسلمان کی حاجت پوری کرنا ہے اور جو مسلمان کی حاجت پوری کرتا ہے اس کے لیے حدیث میں آیا "من کان فی حاجة اخیه کان اللّٰه فی حاجته ومن فرج عن مسلم کربة فرج اللّٰه عنه بها کربة من کرب یوم القیٰمة ۔ رواه الشیخان وابوداؤد عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما" ترجمہ: جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرے، اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائیگا۔ اسے بخاری و مسلم اور ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

(صحیح البخاری ،باب لایظلم المسلم الخ ، جلد02،صفحه862،بیروت)

سوال: بکری، بھیڑ، دنبہ، گائے، بھینس یعنی جانور وغیرہ قرض لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کسی بھی طرح کا جانور قرض میں دینا اور لینا جائز نہیں۔ الاستذکار میں ہے" قول أبی حنیفة علی أصولهم أنه لا یجوز استقراض شیءٍ من الحیوان لأن رد المثل لا یمکن لعذر المماثلة عندهم فی الحیوان " یعنی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصولوں کے مطابق حیوان کا قرض جائز نہیں۔ اور وجہ ناجائز یہ ہے کہ اس کی مثل واپس کرنا ممکن نہیں۔

(الاستذکار، کتاب البیوع،باب مابنهی عنه من المساومة،جلد06،صفحه520،بیروت)

التمہید میں ہے "وقال أبو حنیفة وأصحابه لا یجوز استقراض شیء من

Marfat.com

الحيوان كما لا يجوز السلم فيه لأن رد المثل لا يمكن لتعذر المماثلة عندهم فى الحيوان" (التمهيد لما فى الموطأ--،جلد04،صفحه66،وزارت الإسلامية ،المغرب)

شرح ابن ماجہ میں ہے "استسلف أى اقرض فيه حجة لمن قال بجواز قرض الحيوان وهو قول الأوزاعى والليث ومالك والشافعى وأحمد وإسحاق وأجاب المانعون بأنه منسوخ بأية الربوا وهو قول أبى حنيفة وفقهاء الكوفة قالوا ان استقراض الحيوان لا يجوز فلا يجوز الاستقراض الا مما له مثل كالمكيلات والموزونات والعدديات المتقاربة فلا يجوز قرض ما لا مثل له لأنه لا سبيل الى إيجاب رد العين والى إيجاب القيمة لاختلاف تقويم المقومين فتعين ان الواجب رد المثل فيختص جوازه بماله مثل كذا فى العين"

(شرح سنن ابن ماجه -السيوطى وآخرون،جلد01،صفحه165، مطبوعه -كراتشى)

سوال: سنن البیہقی کی حدیث "عن أبى هريرة رضى الله عنه قال:استقرض رسول الله صلى الله عليه و سلم من رجل سنا فأعطاه سنا فوق سنه فقال خياركم أحاسنكم قضاء رواه مسلم فى الصحيح" اس حدیث میں ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانور قرض لیا، اس کا جواب کیا ہے؟

جواب: یہ حدیث ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک منسوخ ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "ہمارے امام اعظم کے ہاں (حیوان کا) قرض لینا منع ہے وہ اس حدیث کو منسوخ فرماتے ہیں۔"

(مرآۃ المناجیح،باب الافلاس والانذار،جلد04،صفحه293،نعیمی کتب خانه ، گجرات)

سوال: قرض اتارنے کے لئے قرض لینا کیسا ہے؟

Marfat.com

جواب: قرض اتارنے کے لئے قرض لینا جائز ہے۔لعدم المنع الشرعی۔

سوال: آجکل دیہات میں گنا بھی قرض لینے کا رواج چل نکلا ہے، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: گنا قرض لینا جائز ہے جبکہ تول کر لیا جائے اور واپس بھی تول کر دیا جائے۔ حدیث میں "حدثنا أبو بكر قال حدثنا يزيد بن هارون عن آدم قال:رأيت إياس بن معاوية ولي سكر نبق فكان يستقرض القصب وزنا ويرده وزنا۔"یعنی میں نے ایاس بن معاویہ کو دیکھا تھا کہ وہ گنا وزن سے قرض لیتے اور وزن سے واپس کرتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ،باب من قال اذافرضت،جلد 07،صفحہ 25،دار سلفیة ہندیة)

سوال: گندم قرض دینا ولینا کیسا ہے؟

جواب: گندم قرض لینا ودینا جائز ہے۔شرح معانی الاثار میں ہے "الحنطة لا يباع بعضها ببعض نسيئة وقرضها جائز" ترجمہ: گندم کی گندم کے ساتھ ادھار بیع ناجائز ہے جبکہ گندم کا قرض لینا ودینا جائز ہے۔

(شرح معانی الاثار، کتاب البیوع،باب استقراض الحیوان،جلد 04،صفحہ 61،بیروت)

سوال: کپڑے قرض میں لینا ودینا کیسا ہے؟

جواب: کپڑوں کا قرض میں لینا ودینا ناجائز ہے۔اختلاف الائمۃ العلماء میں ہے "واختلفوا في جواز قرض الحيوان والثياب والعبيد،فقال أبو حنيفة :لا يجوز قرض شيء في ذلك" ترجمہ: جانور و کپڑے اور غلام کا قرض لینے میں فقہاء کو اختلاف ہے۔امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ ان میں سے کسی بھی شے کو قرض لینا ودینا جائز نہیں۔ (اختلاف الائمة العلماء، کتاب البیوع،باب القرض،جلد 1،صفحہ 403،بیروت)

Marfat.com

مبسوط میں ہے" لأن استقراض الثياب لا يجوز"ترجمہ: کپڑے قرض لیناودینا جائز نہیں۔

(مبسوط ، کتاب البیوع،السلم فی المسابق والفرا،جلد12،صفحہ195، کوئٹہ)

یہ مسئلہ تب ہے کہ جب واقعی قرض والی صورت ہو کہ کپڑے لئے اور ٹھہرایہ کہ اس طرح کے اور کپڑے واپس کرنے ہوں گے تو جائز نہیں کہ مثلی نہیں۔اور بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ شادی وغیرہ یعنی کہیں ایمرجنسی جانے کی صورت میں کسی کے عارضی طور پر کپڑے استعمال کئے جاتے ہیں اور پھر وہی واپس کردیئے جاتے ہیں تو یہ جائز ہے کہ عاریت ہے جیسا کہ بہارشریعت میں لکھا ہے۔

سوال: گوشت قرض لیناودینا کیسا ہے؟بعض قصائی شادی بیاہ کے موقع پر دوسرے قصائی اپنے جانور کا کیا ہوا گوشت دے دیتے ہیں اور بعض میں واپس لے لیتے ہیں، یہ کیسا ہے؟

جواب: گوشت کا قرض لیناودینا جائز ہے کیونکہ عموما یہ وزن ہی کرکے دیتے ہیں ، ہمارے ہاں گوشت بکتا ہی وزن کے حساب سے ہے اور گوشت وزن کے حساب سے قرض میں لیناودینا جائز ہے۔ہندیہ میں ہے "استقراض اللحم وزنا"

(فتاوی عالمگیری، کتاب البیوع،الباب التاسع عشرہ جلد03،صفحہ204، کوئٹہ)

سوال: آٹا کا قرض دینا کیسا ہے؟

جواب: آٹا کا قرض جائز ہے مگر ضروری ہے کہ وزن کرلیا جائے، بعد میں اتنی ہی مقدار واپس کی جائے۔ہندیہ میں ہے"ذكر في الأصل إذا استقرض الدقيق وزنا لا يرده وزنا ولكن يصطلحان على القيمة وعن أبي يوسف رحمه الله تعالى في

Marfat.com

روایة یجوز استقراضه وزنا استحسانا إذا تعارف الناس ذلك وعلیه الفتوی کذا فی الغیاثیة" ترجمہ: آٹے کو ناپ کر قرض لینا دینا چاہیے اور اگر عرف وزن سے قرض لینے کا ہو جیسا کہ عموماً ہندوستان میں ہے تو وزن سے بھی قرض جائز ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر، جلد 03، صفحہ 201، مطبوعہ کوئٹہ)

سوال: گوندھا ہوا آٹا قرض لینا کیسا؟ جیسے آجکل ایک ہوٹل والا بوقت ضرورت دوسرے سے گوندھا ہوا آٹا منگوالیتا ہے اور بعد میں اسے دے دیتا اسی طرح بعض ہمسائے بھی آپس میں ایسا کر لیتے ہیں۔

جواب: گوندھا ہوا آٹا قرض لینا ودینا جائز ہے جبکہ وزن کر کے دیا جائے۔ اگر بلا وزن کئے دے دیا تو ناجائز ہے۔ ہندیہ میں ہے "استقراض العجین وزنا یجوز هو المختار" ترجمہ: گوندھا ہوا آٹا وزن کر کے قرض لینا جائز ہے۔ یہی مختار مذہب ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر، جلد 03، صفحہ 202، مطبوعہ کوئٹہ)

سوال: کاغذ قرض میں لینا دینا کیسا ہے؟

جواب: کاغذ گنتی کر کے قرض میں لینا ودینا جائز ہے، مزید وضاحت نیچے ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے "استقراض القرطاس عددا جائز"

(فتاوی ہندیہ، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر، جلد 03، صفحہ 201، مطبوعہ کوئٹہ)

آدھا کلو سے کم ہے تو گن کر دینا ضروری ہے کہ عموما آدھا کلو اور اس سے اوپر کو وزن کر کے بیچتے ہیں۔ جیسا کہ بہار شریعت میں ہے: "کاغذ کو قرض لینا جائز ہے جبکہ اس کی نوع وصفت کا بیان ہو جائے اور اس کو گنتی کے ساتھ لیا جائے اور گن کر دیا جائے۔ (درمختار) مگر آج کل تھوڑے سے کاغذوں میں خرید وفروخت وقرض میں گن کر لیتے دیتے

Marfat.com

ہیں زیادہ مقدار یعنی رِموں میں وزن کا اعتبار ہوتا ہے یعنی مثلاً اتنے پونڈ کا رِم عرف میں تختے نہیں گنتے اس میں حرج نہیں۔(تقریبا آدھا کلووزن کے برابر کو پونڈ کہتے ہیں۔)"

(بہارشریعت،باب قرض کابیان،حصہ 11،صفحہ56-755،مکتبۃ المدینہ ،کراچی)

سوال: روٹی قرض لینا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: روٹی قرض لیناودینا جائز ہے، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تحسین فرمائی۔چنانچہ المعجم الکبیر للطبرانی میں ہے"حدثنا أحمد بن النضر العسكرى، حدثنا سليمان بن سلمة الخبائرى، حدثنا بقية بن الوليد، حدثنا أبو عبد الله، رجل من الأنبار، عن ثور بن يزيد، عن خالد بن معدان، عن معاذ بن جبل، قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن استقراض الخمير والخبز، فقال ":سبحان الله، إنما هى من مكارم الأخلاق" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خمیر اور روٹی قرض لینے کے حوالے سوال کیا گیا تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! یہ تو مکارم اخلاق سے ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی،باب المیم ،حدیث 189،جلد20،صفحہ96،الموصل)

البحرالمحیط میں ہے"إطباق الناس من غير نكيرهذا الدليل يستعمله الفقهاء فى مواضع ,كاستدلال أصحابنا على طهارة الإنفحة بإطباق الناس على أكل الجبن ,واستدلالهم على جواز قرض الخبز"

(البحرالمحیط فی اصول الفقہ، کتاب الادلۃ،جلد04،صفحہ356، بیروت، لبنان)

سوال: روٹی گن کر قرض میں دی جائے گی یا وزن کر کے؟ آجکل ہوٹلوں میں روٹی کی خرید وفروخت عام ہے حتی کہ بعض اوقات زیادہ گاہک کی موجودگی میں ایک ہوٹل والا

Marfat.com

دوسرے ہوٹل والے سے روٹیاں لے لیتا ہے اور بعد میں اتنی ہی روٹیاں واپس کرتا ہے، ان کا یہ طریقہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: دونوں طرح جائز ہے۔ بوجہ تعامل فتوی امام محمد کے قول پر ہے۔ تبیین الحقائق میں ہے "(قوله وإن كان الخبز)---- (قوله ولا يجوز استقراضه وزنا ولا عددا) قال فی الاختیار وعند محمد:يجوز بهما وهو المختار لتعامل الناس به وحاجتهم إليه ۔وقال ابن فرشتا:وعليه الفتوى " ترجمہ: روٹی کا قرض نہ تو وزن سے جائز ہے اور نہ عدد سے یعنی گن کر۔ اختیار میں کہا: امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول جواز کا ہے اور فی زمانہ لوگوں کے تعامل وحاجت کی وجہ سے فتوی جواز ہے۔

(تبیین الحقائق، کتاب البیوع، باب الربا، فصل:بیع الخبز----جلد04، صفحہ95، القاہرۃ)

سوال: لکڑی یا اُپلے (گوئے، گوبر کے خشک ٹکڑے) پنجاب وغیرہ کئی ایک علاقوں میں آگ جلانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ بعض دفعہ ایک دوسرے سے من دو من لے لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے ابھی جلنے کے قابل نہیں، جب سوکھ (خشک) ہو جائیں گے تو واپس کر دیں گے۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب: ایندھن کی لکڑی اور دوسری لکڑیاں اور اُپلے اور تختے اور ترکاریاں اور تازہ پھول ان سب کا قرض لینا دینا درست نہیں۔ (عالمگیری) (بہار شریعت)

سوال: سبزیاں قرض لینا کیسا ہے؟ جس طرح کسی کے گھر میں کوئی سبزی فریز کی ہوتی ہے تو ہمسایہ یہ کہہ کر لے جاتا ہے کہ یہ ہمیں دے دو، جس دن تمہیں چاہیے ہوگی ہمیں بتا دینا، آپ کو لا دیں گے۔

جواب: سبزی کا قرض جائز نہیں۔ فتاوی ہندیہ میں ہے" ولا يجوز استقراض

Marfat.com

الحطب والخشب والقصب وسائر الرياحين الرطبة والبقول۔"ترکاریاں۔۔۔ قرض لینا، دینا درست نہیں۔

(فتاوی ہندیہ ، کتاب البیوع،الباب التاسع عشر فی القرض،جلد03،صفحہ201، کوئٹہ)

سوال: پھول قرض لینا کیسا ہے؟

جواب: پھول کا قرض میں لینا ودینا جائز نہیں۔

(فتاوی ہندیہ ، کتاب البیوع،الباب التاسع عشر فی القرض،جلد03،صفحہ201، کوئٹہ)

سوال: سندھ میں بلاک اور دیگر علاقوں میں اینٹوں کو قرض لیا جاتا ہے، یہ کیسا ہے؟

جواب: بہار شریعت میں ہے:" کچی اور پکی اینٹوں کا قرض جائز ہے جبکہ ان میں تفاوت نہ ہو جس طرح آج کل شہر بھر میں ایک طرح کی اینٹیں تیار ہوتی ہیں۔(بہار شریعت)

(فتاوی ہندیہ ، کتاب البیوع،الباب التاسع عشر فی القرض،جلد03،صفحہ202، کوئٹہ)

سوال: برف قرض میں لینا کیسا ہے؟

جواب: برف وزن کے ساتھ قرض لینا جائز ہے۔فتاوی ہندیہ میں ہے"واستقراض الجمد وزنا یجوز"ترجمہ:برف کو وزن کے ساتھ قرض لینا درست ہے۔

(فتاوی ہندیہ ، کتاب البیوع،الباب التاسع عشر فی القرض،جلد03،صفحہ202، کوئٹہ)

سوال: گرمیوں میں ایک ہزار بلاک برف کے قرض میں لئے تھے۔اب مقروض سردیوں میں واپس کر رہا ہے۔قرض خواہ کہتا ہے: میں نے گرمی میں دی تھی، گرمی میں لوں گا۔اب میری ضائع ہو جائے گی۔تو کیا حکم ہے؟

جواب: قرض خواہ کو اپنی برف واپس لینی ہوگی گرمی ہو یا سردی یعنی' سے فی الفور اپنے برف کے بلاک لینے ہوں گے، گرمی کی شرط کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔البتہ برف کا قرض

Marfat.com

واپس کرنے والے کو چاہیے کہ ایسا نہ کریں، اپنے بھائی کے فائدہ کی خاطر گرمی کے موسم میں ہی برف واپس کرے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے "واستقراض الجمد وزنا يجوز ولو استقرض فى الصيف وسلم فى الشتاء يخرج عن العهدة والجمد من ذوات القيم ولو قال صاحب الجمد لا آخذ العام منك قال أبو بكر الإسكاف لا أعلم ههنا بديله سوى أن يدفع الذى عليه الجمد مثل وزنه جمدا ويطرح فى مجمدة صاحبه حتى يبرأ عما عليه وقال القاضى الإمام فخر الدين رحمه الله تعالى المخرج عندى أن يرفع الأمر إلى القاضى حتى يجبره على قبول مثل ما كان عليه" ترجمہ: اگر گرمیوں میں برف قرض لی اور سردی میں ادا کردی یہ ہوسکتا ہے مگر قرض دینے والا اس وقت نہیں لینا چاہتا وہ کہتا ہے گرمیوں میں لوں گا اور یہ ابھی دینا چاہتا ہے تو معاملہ قاضی کے پاس پیش کرنا ہوگا وہ قرض خواہ کو وصول کرنے پر مجبور کرے گا۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض، جلد 03، صفحہ 202، کوئٹہ)

سوال: زید نے بکر سے پانچ من گندم قرض میں اُس وقت لی جب گندم کا فی من ریٹ 1000 روپے تھا۔ لیکن واپس کرنے کے وقت فی من ریٹ 500 ہوگیا۔ بکر کہتا ہے کہ یا تو وہ قیمت دو جو پہلے تھی یعنی 1000 روپے یا اس وقت جو میری گندم کی قیمت تھی اس کے مطابق گندم دو یعنی دس من دو۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: اس طرح کرنا ناجائز ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے "لو استقرض من آخر حنطة فأعطى مثلها بعدما تغير سعرها فإنه يجبر المقرض على القبول" ترجمہ: دوسرے سے گندم قرض لی اور جب اس کا ریٹ زیادہ ہونے کے بعد مقروض نے جتنی لی اتنی ہی واپس کی تو قرض خواہ کو اتنی ہی لینے پر مجبور کیا جائے گا۔

Marfat.com

(فتاوی ہندیہ، کتاب البیوع،الباب التاسع عشر فی القرض،جلد03،صفحہ202، کوئٹہ)

بہارشریعت میں ہے: ادائے قرض میں چیز کے سستے مہنگے ہونے کا اعتبار نہیں مثلاً دس سیر گیہوں قرض لئے تھے اُن کی قیمت ایک روپیہ تھی اور ادا کرنے کے دن ایک روپیہ سے کم یا زیادہ ہے اس کا بالکل لحاظ نہیں کیا جائے گا وہی دس سیر گیہوں دینے ہونگے۔

(بہارشریعت،حصہ 11،قرض کابیان،صفحہ757،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال: پنجاب میں زید نے بکر سے پچاس من گندم قرض لی پھر دونوں کراچی چلے گئے وہاں پر بکر نے واپسی قرض جو گندم تھی کا مطالبہ کیا۔وہاں گندم پنجاب کے اعتبار سے بہت زیادہ مہنگی ہے۔بکر مجبور کر رہا ہے کہ ابھی واپس کرو۔زید کہہ رہا ہے کہ پنجاب میں لی تھی، پنجاب ہی میں واپس کروں گا۔اس بارے شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: پنجاب میں پچاس من گندم کی جو قیمت تھی اتنی قیمت دیدے۔پنجاب میں لی تھی تو پنجاب ہی واپس کرنے کی شرط لگانا درست نہیں۔درمختار میں ہے"استقرض طعاما بالعراق فأخذه صاحب القرض بمكة فعليه قيمته بالعراق يوم اقتراضه عندالثانی، وليس عليه أن يرجع) معه (إلى العراق فيأخذ طعامه" ترجمہ:ایک شہر میں مثلاً غلہ لیا اور دوسرے شہر میں قرض خواہ نے مطالبہ کیا تو جہاں قرض لیا تھا وہاں جو قیمت تھی وہ دیدی جائے۔قرضدار اس پر مجبور نہیں کرسکتا کہ میں یہاں نہیں دونگا وہاں چل کر وہ چیز لے لو۔

(درمختار، کتاب البیوع،باب المرابحہ،فصل فی القرض، جلد7، صفحہ409 ، کوئٹہ)

ایک شہر میں مثلاً غلہ قرض لیا اور دوسرے شہر میں قرض خواہ نے مطالبہ کیا تو جہاں قرض لیا تھا وہاں جو قیمت تھی وہ دیدی جائے،قرضدار اس پر مجبور نہیں کرسکتا کہ میں

Marfat.com

یہاں نہیں دونگا، وہاں چل کر وہ چیز لے لو۔ایک شہر میں غلہ قرض لیا دوسرے شہر میں جہاں غلہ گراں ہے قرض خواہ اُس سے غلہ کا مطالبہ کرتا ہے قرض دار سے کہا جائے گا اس بات کا ضامن دیدو کہ اپنے شہر میں جا کر غلہ ادا کرونگا۔(بہار شریعت)

سوال: کوئی مثلی شے قرض لی تھی اب قرض خواہ واپس مانگ رہا ہے۔وہ شے مارکیٹ میں بھی نہیں مل رہی اور نہ مقروض کے پاس ہے کہ اسے دے۔اس صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: جو چیز واپس کرنی ہے اگر وہ مقروض کے پاس نہ ہو اور نہ ہی مارکیٹ میں مل رہی ہو کہ مقروض وہاں سے خرید کر قرض خواہ کو واپس کرے جیسے پاکستان میں چینی تو اس چیز کے بازار میں آنے کا انتظار کیا جائے جب بازار میں آجائے تو مقروض خرید کر واپس کرے یا باہمی رضامندی سے اس کی قیمت لے لی جائے۔ہندیہ میں ہے"استقرض وزنیا أو كيليا فانقطع ذلك عن أيدى الناس يجبر المقرض على التأخير حتى يدرك الحرث على قول أبى حنيفة -رحمه الله تعالى-هو المختار وبه يفتى"

(ہندیہ، کتاب البیوع،الباب التاسع عشر،جلد3،صفحہ 204،بیروت)

درمختار میں ہے "استقرض شيئا من الفواكه كيلا أو وزنا فلم يقبضه حتى انقطع، فإنه يجبر صاحب القرض على تأخيره إلى مجيء الحديث، إلا أن يتراضيا على القيمة" ترجمہ: میوے قرض لئے مگر ابھی ادا نہیں کئے کہ یہ میوے ختم ہو چکے یعنی بازار میں، قرضخواہ کو انتظار کرنا پڑے گا کہ نئے پھل آجائیں اُس وقت قرض ادا کیا جائے اور اگر دونوں قیمت دینے لینے پر راضی ہو جائیں تو قیمت ادا کر دی جائے۔

(درمختار، کتاب البیوع،باب المرابحہ،فصل فی القرض،جلد07،صفحہ410، کوئٹہ)

سوال: ایک شخص نے کوئی شے قرض لی، پھر اِس کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔اب جو شے

Marfat.com

قرض لی تھی بعینہ اُسے ہی واپس کرنا ضرور ہے یا اس کی شے رکھ کر اپنے پاس سے قرض ادا کرسکتا ہے؟ اس کی مثال یوں لیں کہ جیسے ایک اسلامی بہن نے ہمسائے سے دو کلو آٹا لیا، گھر میں آکر دیکھا تو بھائی بازار سے آٹا لا چکے تھے۔ اب جو آٹا ہمسائے سے لیا وہی واپس کرے یا جو اپنا لائے ہیں، اس میں سے واپس کر دیا جائے؟

جواب: جو شے قرض میں لی اور اب اس کی ضرورت نہ رہی تو قرض خواہ کو بعینہ وہی واپس کرنا ضروری نہیں ہوتا بلکہ اپنے پاس رکھی ہوئی وہی شے بھی واپس کر سکتے ہیں، لہٰذا سوال میں ذکر کردہ آٹا خود استعمال کرنا چاہیں یا اسی کو واپس کرنا چاہیں ہر طرح کا اختیار ہے۔ بہار شریعت میں ہے: ”وہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے جو چیز دی تھی وہ تمھارے پاس موجود ہے میں وہی لونگا۔

(بہار شریعت، حصہ 11، قرض کا بیان، صفحہ 758، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال: اگر قرض خواہ یہ کہے: جو شے میں نے دی تھی وہ تمہارے پاس موجود ہے، وہی واپس کروں تو کیا اسی کو واپس کرنا ضروری ہے؟

جواب: وہی واپس کرنا ضروری نہیں کہ مقروض اس شے کا مالک ہو چکا اور اس پر اس کی مثل لوٹانا واجب ہے نہ کہ بعینہ لوٹانا۔ ہندیہ میں ہے ”أما فی القرض الجائز إذا کان قائما فی ید المستقرض فلا یتعین فی الرد وھو بالخیار إن شاء رده ، وإن شاء رد مثله “ یعنی قرض والی چیز کا مقروض مالک ہو جاتا ہے اور اس پر ادائیگی قرض میں اسے ہی واپس کرنا ضروری نہیں ہوتا بلکہ وہ اس کی مثل بھی ادا کر سکتا ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب البیوع، باب المرابحہ، فصل فی القرض، جلد 03، صفحہ 207، بیروت)

سوال: عموماً اشیاء تین طرح کی ہوتی ہیں:۔ عمدہ، متوسط، ردی۔ قرض لیا تو واپس اسی ہی

Marfat.com

کی طرح کی دیں گے یا عمدہ ومتوسط دینے کا حکم ہے؟

جواب: جو چیز جیسی قرض میں دی تھی اس سے بہتر وعمدہ دینا اچھی بات ہے جبکہ پہلے عمدہ واچھی دینا شرط نہ ٹھہرا ہو، ضروری فقط مثلی دینا ہے۔ درمختار میں ہے "وکان علیہ مثل ماقبض"

(درمختار، کتاب البیوع، باب المرابحہ، فصل فی القرض، جلد 07، صفحہ 413، کوئٹہ)

درمختار میں ہے "فان قضاہ اجود بلاشرط جاز" یعنی اگر بلاشرط کے عمدہ شے واپس کرے تو جائز ہے۔

(درمختار، کتاب البیوع، باب المرابحہ، فصل فی القرض، جلد 07، صفحہ 413، کوئٹہ)

سوال: پاکستانی بادام یا کوئی بھی شے قرض لی تھی۔ ادائیگی کے وقت مقروض ایرانی بادام یا امیریکن بادام واپس کر رہا ہے یا جو بھی شے لی تھی اس سے بہتر دے رہا ہے۔ لیکن قرض خواہ کہتا ہے کہ جیسی دی تھی ویسی واپس کرو۔ مجھے اچھی لینے کا کوئی شوق نہیں۔ تو کیا وہ اس طرح کر سکتا ہے یا اسے وہی عمدہ لینے پر مجبور کیا جائے گا؟

جواب: اگر مقروض اچھی چیز واپس کرے اور قرض خواہ اچھی لینے پر راضی نہ ہو بلکہ یہ تقاضا کرے کہ جیسی کوالٹی کی دی تھی ویسی ہی دو، تو اب مقروض کو قرض خواہ کی یہ بات ماننی ہوگی کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ کسی کا احسان یا ہمدردی لینا پسند نہیں کرتے لہٰذا جیسے بادام لئے تھے ویسے ہی واپس کرے۔ درمختار میں ہے "(وکان علیه مثل ما قبض) فإن قضاه أجود بلا شرط جاز ويجبر الدائن على قبول الأجود وقيل لا بحر" اس کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "قوله: وقيل لا هذا هو الصحيح كما في الخانية" یعنی جیسی شے لی تھی اس کی مثل دینی ہے۔ اگر اچھی واپس کر رہا ہے

Marfat.com

تو قرض خواہ کو مجبور کیا جا سکتا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مجبور نہیں کیا جا سکتا۔اس کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ''صحیح یہی ہے کہ عمدہ لینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔''

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب البیوع،باب القرض ،جلد 07،صفحہ 3-412، کوئٹہ)

سوال: تین افراد نے زید سے قرض مانگا،اور کہا: ہم جا رہے ہیں، اس کو دے دینا۔زید نے ان تینوں میں سے ایک کو دے دیا۔اب وہ واپس کرنے کا نام نہیں لے رہے۔زید نے جس کے ہاتھ میں دیا تھا فقط اسی سے مطالبہ کر سکتا ہے یا سب سے کرے گا؟

جواب: سارے قرض کا اس ایک سے تقاضا نہیں کر سکتا بلکہ جتنا اس کا قرض میں حصہ ہے اتنا مطالبہ کیا جا سکتا ہے، یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ اسے کہے کہ میں نے تو پیسے تیرے ہاتھ میں دئے تھے، لہٰذا اب تم ہی واپس کرو۔درمختار میں ہے '' عشرون رجلا جاؤوا واستقرضوا من رجل وأمروه بالدفع لأحدهم فدفع ليس له أن يطلب منه الا حصته'' مفہوم وہی ہے جو جواب میں درج ہے۔

(درمختار، کتاب البیوع،باب القرض،جلد 07،صفحہ 414،مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

سوال: 900 روپیہ قرض تھا۔قرض خواہ کو ہزار کا نوٹ دیا کہ سو روپیہ بقایا دے دو، باقی قرض میں کاٹ لو۔قرض خواہ چینج لینے گیا کہ راستے میں پیسے گم ہو گئے یا کسی نے چھین لئے۔تو اب کیا حکم ہوگا؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں:۔(1) ہزار روپیہ دیا اور کہا یہ لو اپنا قرض اور سو روپیہ واپس کر دو۔اب وہ چینج لینے گیا ضائع ہو گئے تو قرض ادا ہو گیا۔(2) مقروض نے کہا: تمہارے پاس 100 روپیہ کھلا ہے۔قرض خواہ نے کہا: نہیں۔مقروض نے کہا: پھر جاؤ چینج لے کر اپنا قرض رکھ لو اور میرا 100 واپس کر دو۔اب اس کی دو صورتیں ہیں: (1) چینج لینے

Marfat.com

سے پہلے ہی وہ گم گئے۔چوری وغیرہ ہوگئے۔اس صورت میں مقروض ہی کا نقصان ہوا۔ یعنی قرض ادا نہ ہوا۔دوبارہ 900 دینا ہوگا۔(2) چینج لینے کے بعد ضائع ہوئے تو پھر دوصورتیں ہیں:۔(1)چینج لینے کے بعد اپنا قرض لے لیا تھا یعنی الگ کرلیا تھا مثلاً جیب میں ڈال لیا تھا۔یا اپنے الگ اور اس کا بقایا الگ کرلیا تھا۔تو قرض ادا ہوگیا۔(2) چینج لینے کے بعد اپنا قرض ایک طرف نہیں کیا تھا تو پھر بھی قرض ادا نہ ہوا۔جو پیسے گم ہوئے وہ مقروض ہی کے ہوئے۔قرض دوبارہ دینا ہوگا۔فتاوٰی ہندیہ میں ہے"رجل علیه ألف لرجل فدفع إلى الطالب دنانير فقال اصرفها وخذ حقك منها فأخذها فهلكت قبل أن يصرفها هلكت من مال الدافع وكذا لو صرفها وقبض الدراهم فهلكت الدراهم فى يديه قبل أن يأخذ منها حقه هلكت من مال الدافع ، وإن أخذ منها حقه ثم ضاع كان ذلك من مال المدفوع إليه ولو دفع المطلوب إلى الطالب الدنانير وقال خذها قضاء لحقك فأخذ كان داخلا فى ضمانه ولو دفع المطلوب إلى الطالب الدنانير وقال بعها بحقك فباعها بدراهم مثل حقه وأخذها يصير قابضا حقه بالقبض بعد البيع كذا فى فتاوى قاضى خان ۔"

ترجمہ: روپے قرض لئے تھے اُس کو نوٹ یا اشرفیاں دیں کہ توڑا کر اپنے روپے لے لو اُس کے پاس توڑانے سے پہلے ضائع ہوگئے تو قرضدار کے ضائع ہوئے اور توڑانے کے بعد ضائع ہوئے تو دوصورتیں ہیں اپنا قرض لیا تھا یا نہیں اگر نہیں لیا تھا جب بھی قرضدار کا نقصان ہوا اور قرض کے روپے اُن میں لینے کے بعد ضائع ہوئے تو اس کے ہلاک ہوئے اور اگر نوٹ یا اشرفیاں دے کر یہ کہا کہ اپنا قرض لو اُس نے لے لیا تو قرض ادا ہوگیا ضائع ہوگا اس کا نقصان ہوگا۔

Marfat.com

(فتاوی ہندیہ، کتاب البیوع،باب القرض،الباب التاسع عشر،جلد03،صفحہ207، کوئٹہ)

سوال: زید دس ہزار کا مقروض تھا۔ بکر سے کہا: میرا قرض ادا کردو میں تم کو دے دوں گا۔ بکر نے زید کے قرض خواہ کو دس ہزار کی گندم دے دی جس کو اس نے رضامندی سے قبول بھی کرلیا۔ اب بکر زید سے گندم کا مطالبہ کرے گا یا دس ہزار روپے کا؟

جواب: زید اگر اپنی مرضی سے دس ہزار روپے بکر کو دے دے تو ٹھیک ہے۔ لیکن اگر وہ بکر کو گندم ہی واپس کرے تو بکر کو گندم ہی لینا ضروری ہے کہ جو اس نے دیا تھا وہی واپس لے گا۔ کسی اور شے کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ بہارشریعت میں ہے: ''ایک شخص نے دوسرے سے کہا: تم میرا قرضہ ادا کردو میں تم کو دے دوں گا اُس نے قرضہ میں دوسری چیز دی تو جو چیز دی ہے وہی واپس لے گا۔ جو اُس کے ذمہ تھا وہ نہیں لے سکتا کہ یہ دَین کا مالک نہیں۔''

(بہارشریعت، کفالت کابیان،حصہ 12،صفحہ856،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال: قرض وصول کرنے میں جو خرچہ ہوا، وہ مقروض سے لیا جائے گا یا نہیں؟

جواب: قرض وصول کرنے میں جو خرچہ ہوا، وہ مقروض سے لینا جائز نہیں۔ جیسے مقروض پہلے لاہور میں رہتا تھا اور اب وہ کراچی چلا گیا قرض خواہ کراچی اس سے قرض وصول کرنے آیا تو اب کراچی آنے جانے کا خرچ مقروض کے ذمہ نہیں۔ سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں ''ایک حبہ (یعنی ذرا سا بھی) نہیں لے سکتا۔''

(ملفوظات،صفحہ360،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال: شرطِ فاسد سے قرض فاسد ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: شرطِ فاسد سے قرض فاسد نہیں ہوتا بلکہ شرط ہی فاسد ہوجاتی ہے۔

(فتاوی رضویہ،جلد17،صفحہ588،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

Marfat.com

بعض وہ چیزیں ہیں کہ شرط فاسد سے فاسد نہیں ہوتیں بلکہ باوجود ایسی شرط کے وہ چیز صحیح ہوتی ہے۔وہ یہ ہیں:۔(1)قرض (2) ہبہ (3) نکاح (4) طلاق (5) خلع (6) صدقہ (7) عتق (8) رہن (9) ایصا (10) وصیت (11)شرکت (12) مضاربت(13) قضا (14) امارات(15) کفالہ(16) حوالہ(17) وکالت (18) اقالہ (19) کتابت (20) غلام کوتجارت کی اجازت(21)لونڈی سے جو بچہ ہوا اُس کی نسبت یہ دعویٰ کہ میرا ہے(22) قصداً قتل کیا ہے اس سے مصالحت (23) کسی کو مجروح کیا ہے اُس سے صُلح (24) بادشاہ کا کفار کو ذمہ دینا(25) بیع میں عیب پانے کی صورت میں اس کے واپس کرنے کو شرط پر معلق کرنا۔(26) خیار شرط میں واپسی کو معلق برشرط کرنا(27) قاضی کی معزولی۔فتاوی عالمگیری میں ہے" وذلك كل عقد لا تبطله الشروط الفاسدة نحو القرض۔" یعنی قرض کی طرح مذکورہ عقد شرط فاسد سے فاسد نہیں ہوتے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الکفالۃ،مسائل شتی،جلد03،صفحہ291، کوئٹہ)

سوال: قرض کی ادائیگی کے لئے ناجائز طریقے سے مال حاصل کرنے کی کوئی رخصت ہے یا نہیں؟

جواب: ادائیگی قرض کے واسطے ناجائز طریقے سے مال حاصل کرنے کی کوئی صورت نہیں۔البتہ ایک صورت ہے جو مجبوری میں ناجائز نہیں ہوتی۔جس کو سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نے فتاوی رضویہ میں ذکر فرمایا:"رہا ادائے قرض کی نیت سے سودی قرض لینا، اگر جانتا ہے کہ اب ادا نہ ہوا تو قرض خواہ قید کرائے گا جس کے باعث بال بچوں کو نفقہ نہ پہنچ سکے گا اور ذلت وخواری علاوہ اور فی الحال اس کے سوا کوئی شکل ادا نہیں تو رخصت دی جائیگی

Marfat.com

کہ ضرورت متحقق ہو لی حفظ نفس و تحصیل قوت کی ضرورت تو خود ظاہر، اور ذلت و مطعونی سے بچنا بھی ایسا امر ہے جسے شرع نے بہت مہم سمجھا اور اس کیلئے بعض محظورات کو جائز فرمایا۔

(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 299، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سوال: دستاویز لکھنا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: دستاویز یعنی قرض لینے دینے کا ثبوت بصورت اسٹام لکھنا واجب نہیں، مستحب ہے۔ درمختار میں ہے "(ویکتب الصك)ندبا لیحفظه" یعنی دستاویز لکھنا مستحب ہے۔

(درمختار، کتاب القضاء، جلد 08، صفحہ 124، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

سوال: بچہ نے کسی سے قرض لیا اور کھالیا۔ اب قرض خواہ کس سے واپس لے، بچہ سے یا اس کے گھر والوں سے؟

جواب: بہار شریعت میں ہے: "بچہ کے باپ یا جس کی وہ پرورش میں ہے اس کی اجازت سے دیا تو واپس لے سکتا ہے۔ ورنہ کسی سے نہیں لے سکتا، نہ بچہ سے نہ اس کے باپ و پرورش کرنے والے یا کسی گھر کے افراد سے۔" دوسری جگہ ہے: "بچہ نے کسی سے قرض لیا۔۔۔ولی کی بغیر اجازت۔۔۔اور بچہ نے وہ چیز تلف کر دی تو ضمان واجب نہیں۔"

(بہار شریعت، حجر کا بیان، حصہ 15، صفحہ 19، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

سوال: بلا اجازت مقروض اس کا کوئی قرض ادا کر دے۔ ادا ہو گا یا نہیں؟

جواب: مقروض کی اجازت کے بغیر اگر اس کا کوئی قرض ادا کر دے تو قرض ادا ہو جائے گا اور اسے احسان سمجھا جائے گا اور واپسی کا مطالبہ کرنے کی شرعا اجازت نہ ہو گی۔ یعنی اب قرض ادا کرنے والا مقروض سے واپسی کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: "تم نے بغیر شوہر کے کہے بطور خود ان کے قرضہ میں دے

Marfat.com

دیا، وہ تمہارا احسان سمجھا جائے گا، اس کا مطالبہ شوہر سے نہیں ہوسکتا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ168، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

سوال: کچھ لوگ قبلہ شریف کے علاوہ بھی دوسری سمت کی طرف پاؤں پھیلانے سے منع کرتے ہیں اور چارپائی پر بیٹھ کر ٹانگیں ہلانے کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس سے قرض چڑھ جاتا ہے۔ اس کی شرعی حیثیت ارشاد فرمائیں۔

جواب: قبلہ کے علاوہ ہر سمت پاؤں کرنا جائز ہے البتہ اگر ادبا کسی خاص جہت میں کسی نبی وولی کی نسبت سے پاؤں نہ پھیلائیں تو بہتر ہے اور کسی خاص سمت پاؤں پھیلانے یا ہلانے سے مقروض ہونے کی کوئی اصل نہیں۔

سوال: سنا ہے جس پر قرض ہو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ کیا یہ سچ ہے؟

جواب: ایسا نہیں کہ اس کی دعا قبول ہوتی ہی نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ قرض نہ ہونے کی صورت میں دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہوتی ہے۔ جیسا کہ والدگرامی اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولینا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "جن کے حقوق اس کے ذمہ ہوں، ادا کرے یا ان سے معاف کرالے۔" (یہ دعا قبول ہونے کے اسباب میں لکھا)

(احسن الوعاء لآداب الدعا، صفحہ 60۔ مطبوعہ مکتبہ المدینہ، کراچی)

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں "بہرحال یہ بات ثابت ہوئی کہ یہاں شرائط اپنے حقیقی معنوں میں نہیں کہ ان شرائط کے بغیر دعا قبول ہی نہ ہو، ہاں اتنا ضرور ہے کہ اگر یہ شرائط دعا میں جمع ہوجائیں تو دعا کامل ہے۔"

(ذیل المدعالاحسن الوعاء، حاشیہ احسن الوعاء، صفحہ 58، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوال: قرض لے کر سخاوت کرنی چاہیے یا نہیں؟

Marfat.com

جواب: قرض لے کر سخاوت نہیں کرنی چاہیے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں ''قرض لے کر سخاوت نہ کرو۔''

(مراٰۃ المناجیح، کتاب العلم، دوسری فصل، جلد 1، صفحہ 194، نعیمی کتب خانہ گجرات)

سوال: معلوم ہے کہ اس لئے قرض لیتا ہے کہ جوا کھیلے گا یا شراب پیئے گا، اسے قرض دینا کیسا ہے؟

جواب: نہ دینا بہتر ہے۔ ہاں اگر دینے والا اس نیت سے نہ دے تو جائز ہے۔ یعنی دینے والا یہ نیت نہ کرے کہ اس سے شراب یا جوا کی عادت بد پوری کرے بلکہ وہ بلا نیت مذکورہ قرض دے دے، اس کو گناہ نہیں، جو گناہ کرے گا، گناہ اسی کے اعمال کا حصہ ہوگا۔

سوال: دو افراد نے کسی ایک شخص کو قرض دیا۔ اسٹام لکھا گیا اور ان دونوں کی رضامندی سے ایک کا نام لکھ دیا گیا۔ اب مقروض پر قرض واپسی کے وقت دونوں کو بلا کر قرض واپس کرنا ضروری ہے یا جس کا نام اسٹام میں لکھا گیا ہے، فقط اسی کو دے دینا کافی ہوگا؟

جواب: جس کا نام اسٹام میں لکھا گیا واپس اسے کرے گا، اسی کو دے گا۔ اگرچہ بہتر یہی ہے کہ دونوں کو بلا کر دے تا کہ سد فتنہ ہو۔ علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں ''اصطلحاان یکتب اسم احدھمافی الدیوان فالعطاء لمن کتب اسمہ''

(درمختار، کتاب الھبہ، فصل فی مسائل متفرقۃ، جلد 08، صفحہ 605، مطبوعہ کوئٹہ)

سوال: ایک شخص نے دوسرے سے قرض مانگا اور کہا اتنے پیسے دریا میں پھینک دے تو اس نے پھینک دیئے تو کیا کہنے والا مقروض ہوگا؟ اتنے پیسے دے گا یا نہیں؟

جواب: جس نے کہا تھا کہ اتنے پیسے دریا میں پھینک دے اس پر کچھ بھی واپس کرنا

Marfat.com

ضروری نہیں۔جس نے دریا میں پیسے پھینکے اس بے وقوف نے اپنا مال ضائع کیا۔دراھم فأتاه المقرض بالدراهم فقال له المستقرض ألقها فی الماء قال محمد رحمه الله تعالی لا شیء علی المستقرض کذا فی قاضی خان"

(ہندیہ، کتاب البیوع،الباب التاسع عشر،جلد03، صفحہ 7- 206،بیروت)

سوال: کافر نے کسی کو سودی قرض دیا تھا۔کچھ سود کھایا اور مسلمان ہوگیا۔مسلمان ہونے کے بعد جو سود کھایا تھا وہ واپس کرنا ضروری ہوگا یا نہیں؟

جواب: زمانہ کفر میں جو سود کھایا اسلام لانے کے بعد اسے واپس کرنا ضروری نہیں۔مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں"یعنی اگر سود حرام ہونے سے پہلے مقروض پر سود لازم ہوگیا تھا کچھ لے لیا تھا کچھ باقی تھا کہ یہ آیت سود کی حرمت کی نازل ہوگئی تو جو سود اس سے پہلے لیا تھا وہ واپس نہ کیا جاوے گا اور اب بقایا سود نہ لیا جائیگا۔یہی حکم اس کافر کا بھی ہوگا جس کا لوگوں پر سودی قرض تھا۔اور اب وہ مسلمان ہوگیا۔اس ہی طرح جو کافر مسلمان ہو اور اس کے نکاح میں چھ سات بیویاں ہوں تو اب اسلام لا کر چار سے زیادہ علیحدہ کرنا پڑے گا اس آیت سے اس قسم کے بہت سے مسائل مستنبط ہوں گے۔"

(نورالعرفان)

سوال: کسی سے کہا کہ یہ رقم یا یہ مال اٹھالو۔تو کیا یہ صدقہ ہوگا یا قرض؟

جواب: اس کو قرض ہی پر محمول کریں گے۔الا یہ کہ دینے والا خود اسے صدقہ قرار دے۔

شرح سیر کبیر میں ہے"خذ هذا المال مجرداً وهو كلام يحتمل القرض ويحتمل الصدقة فكل واحد منهما متبرع والقرض أقل التبرعين لأنه يوجب البدل والصلة لا توجب البدل فحمل على الأقل لأن الأقل تعين وهذا كرجل زوج

Marfat.com

ابنته وسلمها إلى الزوج مع جهازها ثم ماتت الابنة فقال الزوج : كان المال صلة لها فلى منه الميراث وقال الأب : لا بل مكنت أعرتها فالقول قول الأب لما أن العارية تبرع والهبة تبرع والعارية أقلهما فحمل على الأقل ۔"

(شرح سیر کبیر،باب الحبیس فی سبیل الله ،جلد5،صفحه 138)

سوال: کسی سے کہا تھا کہ یہ مال استعمال کرلو یا لے لو۔اس نے لے لیا۔دینے والا کہتا ہے کہ قرض کے طور پر دیا تھا، لینے والا کہتا ہے کہ ہبہ وصدقہ کے طور پر دیا تھا۔کس کی بات مانی جائے گی؟

جواب: پہلے بھی ایک دو مقام پر گزرا کہ اسے قرض ہی محمول کریں گے۔اور اگر کبھی اس طرح لینے دینے میں اختلاف ہو جائے تو لینے والا جس جہت کو متعین کرے وہی قابل قبول ہوگی۔ہاں دینے والے کو حلفا کہنا ہوگا کہ میں نے یہ قرض کے طور پر دیئے تھے۔شرح سیر کبیر میں ہے"فإن كان المعطى حياً حلف البتة بالله ما أعطاه إلا على وجه القرض ۔"

(شرح سیر کبیر،باب الحبیس فی سبیل الله ،جلد5،صفحه 138)

سوال: مذکورہ صورت میں اگر دینے والا اور لینے والا دونوں ایک رقم کے لین دین کو تسلیم کرتے ہیں۔لیکن کس طور پر یہ کوئی متعین نہیں۔اور دینے والا بھی کہتا ہے کہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے قرض کے طور پر دیئے تھے یا صدقہ وہبہ وہمدردی کے طور پر۔یا اس نے دیتے وقت کوئی نیت نہ کی تھی۔اس لئے وہ قسم کھانے سے انکار کردے تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی کو مال دیا لیکن کس طور پر دیا یہ بھول گئے یا کسی کو مال دیتے وقت کوئی نیت نہ تھی اور نہ ہی کوئی ایسا واضح قرینہ جو اس کی جہت کو متعین کر سکے تو پھر بھی اسے قرض ہی محمول کریں گے۔شرح سیر کبیر میں ہے"ثم أخذ ماله لأنه حلف على فعل نفسه فيحلف

Marfat.com

عـلـى التبـعـات وحلفت الورثة على علمهم ما يعلمون أن صاحبهم أعطاه إياه على وجه الصلة ثم يأخذون المال لأنهم حلفوا على فعل الغير ومن حلف على فعل الغير يحلف على العلم وإن تصادقا المعطى والمعطى له أن المعطى أعطاه إيـاه ولـم يـنـو قـرضـاً ولا غيـره فـالـمـال قرض ولا يكون صلة لما قلنا أنه أقل التبرعين وكان على الأقل"

(شرح سیر کبیر،باب الحبیس فی سبیل الله ،جلد5،صفحه39- 138)

سوال: ایک شخص حج کے مہینوں میں رورو کر دعا کر رہا تھا کہ دیکھنے والے نے اسے تین لاکھ روپیہ دیا اور کہا کہ جاؤ حج کرلو۔یا اس کے بچے رو رہے تھے، کسی نے ہزار روپیہ دیا اور کہا کہ بچوں کے کھانے و پہننے کا انتظام کرو۔یہ رقم قرض ہوگی یا نہیں؟

جواب: ہم اسے قرض ہی پر محمول کریں گے حتی کہ دینے والا خود کہے کہ میں نے بطور ہبہ وصدقہ وصلہ ورحمی کے دیے تھے۔شرح سیر کبیر میں ہے" ألا تـرى أن رجلاً لـو أعطى رجلاً مالاً فقال: حج به أو أنفقه على نفسك مع عيالك كان ذلك قرضاً إلا أن ينوى به الصلة۔"

(شرح سیر کبیر،باب الحبیس فی سبیل الله ،جلد5،صفحه39- 138)

سوال: کسی کو مدنی قافلے میں بھیجنے کے لئے پانچ سو روپیہ یا مدرسے کے طالبعلم کو کتابیں خریدنے کے لئے ہزار روپیہ دیا۔یہ قرض ہے یا صدقہ؟

جواب: یہ صدقہ ہے۔جس طرح اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے سے کہا کہ یہ لو پانچ سو روپے تو انہیں قرض نہ کہیں گے بلکہ یہ صدقہ کے لئے ہوں گے۔شرح سیر کبیر میں ہے" وكـذلك لـو قال:خذ هذا المال فى الغزو فى سبيل الله أو قال فى الجهاد فى سبيل الله كان المال صدقة لأنه أضاف الجهاد أو الغزو إلى المال وأمره أن

Marfat.com

یأخذ فی هذا الوجه هذا رجل جعل ماله فی سبیل الله فکان صدقة لأنه أمره بالأخذ لله والمال المأخوذ لله لا یکون إلا صدقة علی عباده"

(شرح سیر کبیر،باب الحبیس فی سبیل الله ،جلد5،صفحه139)

سوال: زید نے بکر سے کہا کہ عمرو کو اتنے پیسے دے دو۔بکر نے دے دیے۔اب بکر عمرو سے لے گا یا زید سے لے گا؟

جواب: بکر دی ہوئی رقم عمرو سے لے گا،زید سے نہیں لے سکتا۔مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فتاوی خانیہ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں"ایک شخص نے دوسرے سے کہا فلاں شخص کو ہزار روپے دے دو،اس نے دے دیے، کہنے والے سے واپس نہیں لے سکتا مگر جس کو دیئے ہیں اس سے لے سکتا ہے۔"

(بہارشریعت، کفالت کابیان،حصه 12،جلد02،صفحه 855،مکتبة المدینة، کراچی)

سوال: جس کا ٹوٹل مال حرام کا ہو اگر وہ کوئی خیرات کرنا چاہے تو کیا کرے کہ اسے ثواب ملے اور وہ کھانا وغیرہ نیک لوگ بھی کھا سکیں؟

جواب: وہ شخص جس کا سارا مال حرام کا ہو وہ اگر خیرات کرنا چاہے،میلاد کرنا چاہے،محفل کرنا چاہے تو قرض لے لے تو اب اسے خیرات و محفل کرنے پر ثواب بھی ملے گا اور نیک لوگوں کو اس چیز کا کھانا بھی بلاحرج درست ہوگا۔اور اب یہ قرض لینے والا اپنے مال خبیث میں سے اس قرض کو ادا کردے۔ (فتاوی مصطفویه،صفحه 480،شبیر برادرز،لاهور)

سوال: زید مقروض تھا اور وہ بھول گیا کہ میں فلاں کا مقروض ہوں اور مر گیا تو اب کیا بروز قیامت کوئی معافی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کاروباری قرض تھا جیسے بزنس میں لین دین چلتا رہتا ہے تو پھر امید ہے کہ

Marfat.com

مواخذہ نہ ہو، ورنہ ہوگا۔ ”مات من علیه دین نسیه هل یؤاخذ به یوم القیامة إن کان الدین من جهة التجارة یرجی أن لا یؤاخذ به وإن کان الدین من جهة الغصب یؤاخذ به کذا فی الفتاوی الکبری .“ ترجمہ: اگر کاروباری قرض تھا تو امید ہے کہ بروز قیامت مواخذہ نہ ہو اور اگر کسی سے کوئی مال چھینا ہوا تھا تو پھر مواخذہ ہوگا۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الغصب، الباب الرابع، جلد5، صفحہ 157، دار الفکر، بیروت)

سوال: زید کا باپ مقروض تھا اور قرض ادا کرنا بھول گیا حتی کہ مر گیا جب کہ زید کو معلوم تھا کہ میرا باپ فلاں کا مقروض ہے تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: اس قرض کو زید ادا کرے اور اگر زید بھی اپنے باپ کا قرض ادا کرنا بھول گیا اور مر گیا تو امید ہے کہ بروز قیامت اس سے مواخذہ نہ ہو۔ ”رجل مات أبوه وعلیه دین قد نسیه والابن یعلم به فإنه یؤدیه فإن نسی الابن حتی مات هو أیضا لا یؤاخذ به فی الآخرة کذا فی الظهیریة.“

(فتاوی ہندیہ، کتاب الغصب، الباب الرابع، جلد5، صفحہ 157، دار الفکر، بیروت)

سوال: قرض خواہ کو خبر ملی کہ میرا مقروض مر گیا تو اس نے کہا کہ میں نے اسے قرض معاف کیا، جبکہ وہ مرا نہیں تھا، زندہ تھا، اسے غلط خبر ملی تھی تو کیا معاف ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! معاف ہو جائے گا اور اب دوبارہ اس سے قرض کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ ”رجل له علی رجل دین فبلغه أن المدیون قد مات فقال جعلته فی حل أو قال وهبته له، ثم ظهر أنه حی لیس للطالب أن یأخذ؛ لأنه وهبه منه من غیر شرط کذا فی فتاوی قاضی خان“

(فتاوی ہندیہ، کتاب الغصب، الباب الرابع، جلد5، صفحہ 157، دار الفکر، بیروت)

Marfat.com

سوال: قرض خواہ مرگیا، اس کے ورثاء معلوم نہیں کہ کہاں رہتے ہیں، تو اب کیا جائے؟

جواب: جتنی رقم اسے دینی تھی اس کی نیت سے اللہ عزوجل کی راہ میں صدقہ کردی جائے تاکہ بروز قیامت اللہ پاک اسے عطا فرمادے۔"رجل له خصم فمات ولا وارث له يتصدق عن صاحب الحق الميت بمقدار ذلك ليكون وديعة عند الله فيوصل إلى خصمائه يوم القيامة هكذا فى الفتاوى العتابية."

(فتاوی ہندیہ، کتاب الغصب، الباب الرابع، جلد5، صفحہ 157، دارالفکر، بیروت)

سوال: ایک شخص قرض واپس نہیں کررہا، کہتا ہے کہ میرے پاس پیسے ہیں مگر نہیں دیتا، جاؤ جو کرنا ہے کرلو تو اب کیا کیا جائے؟

جواب: اگر وہ مسلمان ہے اور قرض وصول کرنے کی طاقت نہیں ہے تو بہتر ہے کہ اس مسلمان کو معاف کردیا جائے تاکہ وہ آخرت کے عذاب سے بچ جائے، اس نیت سے اسے قرض معاف کرنے سے ثواب ضرور ملے گا۔دين لرجل على آخر لا يقدر على استيفائه كان إبراؤه خيرا من أن يدعى عليه؛ لأن فى الإبراء تخليصا من العذاب فى الآخرة وكان فيه ثواب كذا فى الفتاوى الكبرى.

(فتاوی ہندیہ، کتاب الغصب، الباب الرابع، جلد5، صفحہ 157، دارالفکر، بیروت)

سوال: ایک شخص نے کچھ لوگوں سے پیسے لینے تھے اور لئے بغیر فوت ہوگیا، کوئی بدمعاش وظالم ان لوگوں کے پاس جاتا ہے اور جاکر کہتا ہے کہ مرنے والے کے پیسے مجھے دو، وہ لوگ دے دیتے ہیں، تو کیا وہ لوگ بری الذمہ ہوگئے یا ابھی بھی میت کا قرض ان پر باقی ہے؟

جواب: اس ظالم کو پیسے دینے کی وجہ سے قرض ادا نہیں ہوگا، ایسی صورتحال میں وہ میت کے مقروض ہی رہیں گے، ہاں اس کے ورثاء کو دیتے تو قرض ادا ہوتا۔ ہندیہ میں ہے

Marfat.com

"الظالم إذا أخذ من غرماء الميت ما للميت عليهم فديون الميت عليهم باقية كذا فى الملتقط."

سوال: باپ قرض ادا کئے بغیر مر گیا، بیٹے کو معلوم نہ تھا کہ میرا باپ مقروض مرا ہے اور اس نے اپنے ابا جی کی کل جائیداد خرچ کر ڈالی تو اب بیٹے پر کیا حکم ہوگا؟

جواب: جب بیٹے کو معلوم نہ تھا کہ میرا باپ مقروض ہے اور اب جبکہ اس نے کل جائیداد خرچ کر دی تو بیٹے سے اس قرض کا مواخذہ نہ ہوگا اور اگر بیٹے کو معلوم تھا تو اب اسے باپ کی وراثت میں سے وہ قرض ادا کرنا ہی پڑے گا۔ اور اگر معلوم تھا کہ میرا باپ مقروض مرا ہے مگر اس کا قرض ادا کرنا بھول گیا تو آخرت میں اس وجہ سے عذاب نہ ہوگا۔ ہندیہ میں ہے "رجل مات وعليه دين ولم يعلم الوارث بدينه فأكل ميراثه قال شداد لا يؤاخذ الابن بدينه وإن علم الوارث بدين المورث كان عليه أن يقضى دينه من تركة المورث وإن نسى الابن بعد ما علم فإنه لا يؤاخذ به فى دار الآخرة وكذا لو كانت وديعة فنسيها حتى مات لا يؤاخذ بها فى دار الآخرة."

سوال: زید اور بکر کہیں جا رہے تھے، زید بکر کا مقروض بھی ہے، راستے میں چور ڈاکو حملہ آور ہوتے ہیں، اب کتاب القرض میں یہ مسئلہ مذکور ہے کہ مقروض جب اور جس وقت قرض ادا کرے قرض خواہ کو وہ قرض لینا ہوگا، اب زید جو کہ مقروض ہے وہ بکر کو کہتا ہے کہ یہ اپنا فورا فورا قرض پکڑو، کیونکہ اسے پتا ہے کہ ڈاکو لوٹ لیں گے، تو چلو اسی حیلے سے قرض تو ادا ہو، تو کیا یہاں پر بھی قرض خواہ یعنی بکر پر لازم ہے کہ اپنا قرض وصول کرے۔

جواب: ایسی صورت حال میں قرض خواہ کو اجازت ہے کہ وہ اپنا قرض وصول نہ کرے

Marfat.com

،ایسا ہی فتاوی قاضی خان میں ہے۔رجل له على رجل دين وهما فى الطريق فخرج اللصوص عليهما وقصدوا أخذ أموالهما فأعطى المديون صاحب المال دينه فى تلك الحالة قال بعضهم له أن يؤدى دينه وليس للطالب أن لا يأخذ منه وقال الفقيه أبو الليث -رحمه الله تعالى -عندى للطالب أن لا يأخذ فى تلك الحالة كذا فى فتاوى قاضى خان.

سوال: قرض خواہ نے مقروض سے کہا کہ میں نے جو تم سے قرض لینا ہے اسے صدقہ خیرا ت کردو، مقروض نے کردیا تو کیا قرض ادا ہو گیا؟

جواب: دائن نے مدیون سے کہہ دیا کہ میرا روپیہ جو تمہارے ذمہ ہے اُسے خیرات کردو یہ کہنا صحیح ہے خیرات کردے گا تو دائن کی طرف سے ہوگا اب دَین کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ یونہی مالک مکان نے کرایہ دار سے یہ کہا کہ کرایہ جو تمہارے ذمہ ہے اُس سے مکان کی مرمت کرو اُس نے کرادی درست ہے کرایہ کا مطالبہ نہیں ہوسکتا۔(بہار شریعت)

سوال: کسی نے اپنے نوکر یا دوست یا کسی کی بھی ڈیوٹی لگائی کہ فلاں سے میں نے اتنے پیسے لینے ہیں وہ لے کر صدقہ کردو، اس نے اپنی جیب سے کردئے کہ جب مقروض سے ملیں گے تو وہ رکھ لوں گا، کیسا ہے؟

جواب: زید نے عمرو سے کہا فلاں شخص پر میرے اتنے روپے باقی ہیں اُن کو وصول کر کے خیرات کردو عمرو نے اپنے پاس سے یہ نیت کرتے ہوئے خرچ کردیئے کہ جب مدیون سے وصول ہوں گے تو اُنہیں رکھ لوں گا یہ جائز ہے یعنی عمرو پر تاوان نہیں اور اگر زید نے روپے دے دیئے تھے اس نے وہ روپے رکھ لئے اور اپنے پاس کے خیرات کردیئے تو تاوان نہیں۔

Marfat.com

(بہارشریعت بحوالہ بحر)

سوال: کسی کوقرض ادا کرنے کے لئے بھیجا اور کہہ دیا کہ جب تک وہ رسید نہ بنا کردے اس وقت تک اس کے ہاتھ میں پیسے نہ دینا، یہ پیسے دے کر آ گیا اور رسید نہ لی تو؟

جواب: مدیون نے ایک شخص کو روپے دیے کہ میرے ذمہ فلاں کے اتنے روپے باقی ہیں یہ دے دینا اور رسید لکھوالینا روپے اُس نے دے دیے مگر رسید نہیں لکھوائی اُس پر ضمان نہیں یعنی اگر دائن انکار کرے تو تاوان لازم نہ ہوگا اور اگر مدیون نے یہ کہا تھا کہ جب تک رسید نہ لے لینا دینا مت اور اُس نے بغیر رسید لیے دے دیے تو ضامن ہے۔ یعنی اب رسید وصول نہ کرنے والا اتنے پیسے واپس کرے گا۔ (بہارشریعت)

☆گیارھواں باب :مسلم وکافرکے مابین قرض کے احکام☆

سوال: شراب بیچنا حرام اور بیچنے کی صورت میں جو ثمن یعنی رقم ہاتھ لگی وہ بھی حرام ہے۔اب سوال یہ ہے کہ کافر مسلمان کا مقروض تھا۔کافر نے شراب بیچی اور اس کی آمدنی اپنے قرض ادا کرنے کی خاطر مسلمان کو دے دی۔کیا مسلمان کو اپنے قرض کی وصولی میں کافر کے شراب بیچنے کی آمدنی سے لینا جائز ہوگا؟

جواب: مسلمان کا کافر مقروض شراب کی آمدنی سے قرض واپس کرے تو مسلمان کو اپنے قرض کے عوض وہ رقم لینا حلال ہے۔ردالمحتار میں ہے"(وجاز أخذ دين على كافر من ثمن خمر) لصحة بيعه۔" ترجمہ: کافر کے شراب بیچ کر حاصل کی ہوئی کمائی سے مسلمان کا قرض وصول کرنا جائز ہے کہ کافر کے لئے شراب کی خرید وفروخت جائز ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، جلد09، صفحہ635، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

سوال: کافر نے کافر کو شراب قرض دی تھی پھر دینے والا مسلمان ہوگیا تو کیا اب مسلمان

Marfat.com

اس شراب کی قیمت یا وہ شراب واپس لے سکتا ہے؟

جواب: حالت کفر میں جو شراب قرض دی تھی مسلمان ہونے کے بعد شراب یا اس کی رقم لینا جائز نہیں۔فتاوی ہندیہ میں ہے "وان اقرض النصرانی نصرانیا خمرا ثم اسلم المقرض سقطت الخمر" ترجمہ: نصرانی نے نصرانی کو شراب قرض دی پھر شراب دینے والا نصرانی مسلمان ہوگیا، قرض ساقط ہوگیا اُس سے مطالبہ نہیں کرسکتا۔(یعنی اب مسلمان ہونے کے بعد اسے واپس نہیں لے سکتا۔)

(فتاوی ہندیہ، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض ،جلد03،صفحہ204، کوئٹہ)

سوال: کافر کا قرض دبانا کیسا ہے؟

جواب: قرض ،قرض ہے مسلم کا ہو یا کافر کا، اس کا ادا کرنا واجب ہے۔اور نہ دینا حرام ہے۔سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ''امانت میں خیانت جائز نہیں اگرچہ ہندو کی ہو، غدر و بدعہدی جائز نہیں اگرچہ ہندو سے ہو، خیانت و غدر کے سوا اس کا بھی لحاظ ضرور ہے کہ کسی جرم قانونی کا ارتکاب کر کے اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنا بھی منع ہے۔''

(فتاوی رضویہ، جلد29،صفحہ93،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

سوال: مسلمان کسی کافر کا مقروض تھا، دونوں مر گئے ،قرض ادا نہ ہوسکا، اب اس مسلمان پر آخرت میں کچھ عذاب ہے یا نہیں؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں:۔

(1) مسلمان نے جس کافر کا قرض دینا ہے وہ کافر حربی ہے یا ذمی۔اگر وہ کافر حربی ہے تو اس کے قرض کی وجہ سے مسلمان پر کچھ عذاب وغیرہ نہیں ہے۔" لأن أموالهم غير معصومة" کیونکہ حربی کافروں کا مال مباح ہے، معصوم نہیں۔

Marfat.com

(تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق، کتاب السیر، جلد3، صفحہ246، مطبعۃ کبری القاہرۃ)

علامہ علاءالدین ابی بکر بن سعود کاسانی حنفی ارشاد فرماتے ہیں: "ألا تـــری أن أمـوالهـم محل للاستيلاء كأموال أهل الحرب۔" ترجمہ: تجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ان کا مال قبضہ میں لے لینا جائز ہے بالکل ویسے ہی جیسے حربی کا مال۔

(بدائع صنائع، کتاب السیر، فصل ۔۔الاسباب المحرمۃ، جلد06، صفحہ76، کوئٹہ)

اور اگر کافر ذمی سے لیا تھا تو اس کی بھی دو صورتیں:۔اول سچی نیت تھی کہ واپس کروں گا لیکن کر نہ سکا اور مر گیا تو اس کے سبب عذاب نہ ہوگا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "مـــن اخـــذ امـــوال الـنـــاس يـريـد اداء هـــا ادى الله عنه۔" ترجمہ: جو لوگوں کا مال بہ ارادہ ادا لے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا فرما دے گا۔

(بلوغ المرام، ابواب السلم والقرض، حدیث 877، صفحہ180، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

دوسری صورت یہ کہ کہا تھا کہ واپس کروں گا لیکن نیت یہی تھی کہ جان چھڑاؤں گا اور واپس نہ کروں گا تو ضرور گناہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔کیونکہ ذمی کا مال معصوم ہے اور وہ اِن حقوق میں مثل مسلمانوں کے سمجھا جاتا ہے۔اس صورت میں علماء فرماتے ہیں کہ اس کا بدلہ عذاب ہی ہے۔ولہٰذا علماء فرماتے ہیں کہ ذمّی کا حق مسلمان کے حق سے سخت تر ہے۔فقیہ النفس امام قاضی خان علیہ رحمۃ الرحمٰن "مسـلم غصب من ذمی مالا او سرق منـه فانه يعاقب به يوم القيٰمة لانه اخذ مالا معصوما والذمی لايرجی منه العفو ويـرجـی ذٰلك من المسلم فكانت خصومة الذمی اشد وعندالخصومة لايعطی ثـواب طـاعة الـمسـلم الكافر لانه ليس من اهل الثواب ولا وجه ان يوضع علی الـمسلم وبال كفرالكافر فيبقی فی خصومته" یعنی کسی مسلمان نے ذمی کا مال غصب کیا یا چوری کیا تو روز قیامت اس کو سزا دی جائے گی کیونکہ اس نے مال معصوم لیا حالانکہ ذمی

Marfat.com

سے معافی کی امید بھی نہیں کیونکہ وہ تو مسلمان سے متوقع ہے، لہٰذا خصومت ذمی زیادہ شدید ہے۔

(فتاوٰی قاضی خان کتاب الغصب،فصل فی براء ۃ الغاصب ،جلد3،صفحہ258،، کوئٹہ)

سوال: تو کیا کافر ذمی سے کسی بھی صورت میں معافی کی گنجائش نہیں صرف عذاب ہی ہوگا؟

جواب: ذمی کا قرض دبا لینے کی صورت میں جو عذاب ہی کا متعین ہونا لکھا ہے یہ عمومی طور پر ہے کیونکہ کافر سے معافی کی توقع نہیں ہوتی۔ معاف کرنا مسلمان کی شان ہے۔" و ا لذمی لایرجی منه العفو ویرجی ذلك من المسلم۔"

(فتاوٰی قاضی خان کتاب الغصب،فصل فی براء ۃ الغاصب ،جلد3،صفحہ258، کوئٹہ)

یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ذمی کافر کا قرض دبا لینے کی صورت میں یقینی طور پر عذاب واجب و قطعی وضروری الوقوع ہے کہ یہ مذہب اہلسنت کے صریح خلاف ہے۔ ہمارے نزدیک کفر کے سوا کسی گناہ کا عذاب ضروری الوقوع نہیں۔ باقی اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے کہ وہ اگر چاہے تو کافر کے دل میں بھی معافی ڈال دے یا کافر کو کچھ عطا کر دے جس کے عوض میں وہ مسلمان کو معاف کر دے۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ''مگر یہ اسی حالت میں ہے جبکہ بدلہ لینا ہی مشیت رب العزۃ جل جلالہ ہو، ورنہ ممکن ہے کہ وہ کافر کے دل میں ڈالے کہ معاف کر دے یا کسی تخفیف کے بدلے اس سے معاف کرا دے۔

(ملخص از فتاوی رضویہ، جلد25، صفحہ 7-66، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سوال: اگر کسی مسلمان نے ذمی کافر کا قرض جان بوجھ کر ادا نہ کیا تو کیا کافر کو مسلمان کی

Marfat.com

نیکیاں اور نیکیاں نہ ہونے کی صورت میں کافر کے گناہ مسلمان کو دیئے جائیں؟

جواب: نہیں! ایسا نہیں ہوگا بلکہ مسلمان کو اگر اللہ چاہے گا تو عذاب میں گرفتار کرے گا یا معاف فرمائے گا۔ بروز قیامت نیکیاں لینے دینے کا معاملہ صرف مسلمان کا مسلمان کے ساتھ ہوگا۔ طریقہ محمدیہ وحدیقہ ندیہ میں ہے "الفقهاء قالوا ان العذاب يوم القيٰمة على الانسان فى حق الحيوان متعين لانه لايمكن المسامحة ولاالقصاص بالحسنات والسيئات وكذا الذمى اذاظلمه المسلم فان العذاب فيه متعين ان لم يستحل منه فى الدنيا قال الوالد رحمه اللّٰه تعالٰى فى شرحه على شرح الدرر مسلم غصب اوسرق مال ذمى يؤخذ به فى الاٰخرة وظلامة الكافر وخصومته اشد لانه اما ان يحمله ذنبه بقدرحقه اوياخذ من حسناته والكافر لاياخذ من الحسنات ولا ذنب للدابة ولا تؤهل لاخذ الحسنات فيتعيّن العقاب" ترجمہ: فقہاء نے فرمایا ہے حیوان پر ظلم کی وجہ سے قیامت کے روز انسان پر عذاب کا واقع ہونا متعین ہے کیونکہ اس میں معافی اور نیکیوں اور برائیوں سے بدلہ ممکن نہیں۔ ایسا ہی ذمی جس پر مسلمان نے ظلم کیا ہو تو اس مسلمان پر عذاب متعین ہے جبکہ دنیا میں اس سے معاف نہ کرالیا ہو۔ حضرت والد رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح الدرر پر اپنی شرح میں فرمایا کسی مسلمان نے ذمی کا مال غصب کیا یا چرایا تو اس پر آخرت میں مؤاخذہ ہوگا حالانکہ ذمی کا ظلم وخصومت سخت ترین ہے کیونکہ یا تو وہ اپنے گناہ اپنے حق کے مطابق مسلمان پر ڈالے یا اس کی نیکیاں لے حالانکہ کافر نہ تو مسلمان کی نیکیاں لے سکتا ہے اور نہ اس کے گناہ مسلمان پر ڈالے جاسکتے ہیں، چوپائے کا کوئی گناہ نہیں ہوتا اور نیکیوں کا وہ اہل ہی نہیں لہٰذا عذاب متعین ہوا۔"

Marfat.com

(الحدیقة الندیه،الصنف الثامن ،جلد02،صفحه507،مکتبه نوریه رضویه،فیصل آباد)

سوال: غیر مسلم یعنی کافر سے قرض لیا تھا وہ مر گیا اس کے کسی وارث کا بھی پتہ نہیں، اب کیا کیا جائے؟

جواب: جس کو زکوۃ دے سکتے ہیں یہ رقم اس کو دے دی جائے ،نہ اس نیت سے کہ اس کافر کو ثواب پہنچے کہ یہ حرام بلکہ کفر ہے بلکہ اپنے پر سے قرض اتارنے کی نیت کیجئے یہ فقیر غیر شخص ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر آپ کے گھر کا ہی کوئی فرد فقیر شرعی ہے تو اسے اسی نیت سے دیں کہ اپنے اوپر سے قرض ادا کرتا ہوں، بعونہ تعالیٰ وہ بری الذمہ ہو جائیں گے۔

(ماخوذ از فتاوی رضویه،جلد25،صفحه73،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

۞--بارھواں باب:قرض کے جدید مسائل--۞

فصل اول:قسطوں والا قرض

سوال: آج کل قسطوں میں بھی قرض ملتا ہے۔جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ایک لاکھ قرض لو اور ماہانہ ہزار یا دو ہزار واپس کرتے جاؤ۔مگر ان کی شرط ہوتی ہے کہ اگر ایک قسط بھی لیٹ ہوئی تو بقیہ رقم یکمشت دینی ہوگی۔کیا اس طرح کرنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں !ایسا کرنا جائز ہے۔بعض لوگ ساری رقم یکمشت کی شرط نہیں لگاتے بلکہ تین قسطیں یکمشت دینے کی شرط لگاتے ہیں۔بہر صورت جائز ہے۔فتاوی رضویہ، فتاوی خلاصہ،فتاوی بزازیہ اور فتاوی شامی میں ہے"لو قال حل نجم ولم تؤد فالمال حال صح وصار حالا" ترجمہ:اگر کہا کہ وقت مقررہ پر قسط ادا نہ کی گئی تو مال حالی (ادائیگی کا مقرر کردہ وقت ختم) ہو جائے گا،مؤجل نہیں رہے گا،تو ایسا کرنا بالکل درست ہے اور مال بھی حالی ہو جائے گا۔

Marfat.com

(ردالمحتار، کتاب البیوع،باب مایبطل بالشرط الفاسد،جلد 07،صفحہ538، کوئٹہ)

ہاں اگراس میں یہ شرط رکھی کہ قسط لیٹ ہوئی تو کچھ جرمانہ بھی ادا کرنا ہوگا یا جتنا لیا اس سے کچھ زیادہ دینا ہوگا تو پھر جائز نہیں۔

سوال: قسطوں کے کاروبار میں بقیہ اقساط جوخریدنے والے پر دَین (قرض) ہوتی ہیں ان کووصول کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مالک اپنے ملازم کوشہر و بیرون شہر قسطیں وصول کرنے کے لئے بھیج دیتا ہے۔اگر قسطیں وصول کرنے والے سے وہ رقم گم ہوجائے تو کیا اب وصول کرنے والا مقروض ہوگا یا نہیں؟

جواب: قسطیں وصول کرنے والا چونکہ ملازم ہے اور لوگوں سے رقم وصول کرنے کے لئے سیٹھ نے خود بھیجا ہے لہٰذا وہ ملازم سیٹھ کا قاصد اور روپیہ وصول کرنے کا وکیل اور امین ہوا او رامین کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کی کوتاہی کی وجہ سے رقم چوری یا گم نہیں ہوئی تو اس پر کچھ دینا لازم نہیں اور اگر اس کی کوتاہی و سستی برتنے کی وجہ سے رقم گم یا چوری ہوئی تو سیٹھ اس سے اتنی رقم لے سکتا ہے۔(سستی و کاہلی وکوتاہی یہ کہ اپنے پیسے مخصوص و محفوظ جیب میں رکھے اور یہ کسی اور جیب میں جس میں چوری کے خوف سے اپنے پیسے نہیں رکھتا، جیسے عام طور پر شلوار والی جیب میں اپنے پیسے محفوظ کئے جاتے ہیں، سائیڈ والی جیب میں پیسے نہیں ڈالے جاتے کہ دوران سفر وغیرہ اس جیب کا کٹنا آسان ہے۔) قسط ادا ہوگئی۔

(ملخص از فتاوی دیداریہ،فتوی نمبر115،صفحہ292،مکتبۃ العصر، گجرات)

سوال: آج کل یہ بھی ہورہا ہے کہ کسی انسٹالمنٹ کا کام کرنے والے کے پاس جائیں اور اس سے کہیں کہ مجھے فلاں چیز قسطوں میں لینی ہے، آپ مجھ سے ایڈوانس اتنا اور ماہانہ قسط اتنی لیں اور فلاں چیز جو آپ کے پاس موجود ہے دے دیں۔تو وہ یوں کرتے ہیں کہ اسے

Marfat.com

چیز کی مکمل رقم دے کر کہتے ہیں کہ آپ فلاں یا جہاں سے آپ کا جی کرے وہ چیز نقد لیں اور ہمیں رقم قسطوں میں دیں ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز وحرام ہے کہ سود ہے۔ظاہر ہے کہ اگر وہ آپ کو چیز لینے کے لئے پچاس ہزار دیتے ہیں اور آپ واپس رقم قسطوں میں کرتے ہیں تو یقیناً کچھ نہ کچھ زیادہ رقم واپس کریں گے جو کہ سود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کل قرض جر منفعة فهو ربا" ترجمہ: ہر وہ قرض جس سے نفع ہو وہ سود ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب البیوع، باب کل قرض ۔۔جلد06، صفحہ 180، دار سلفیة، ہند)

قسطوں پر چیز دیتے ہوئے چیک لینا یا کوئی چیز گروی رکھنا یا ضمانتی لینا

مثلاً ہم نے دس ہزار روپے کا سونا نقد خریدا اور گاہک کو سولہ ہزار قسطوں کی قیمت پر فروخت کیا اور قبضہ بھی دے دیا۔ قسطوں کی ادائیگی کا دورانیہ بارہ ماہ طے ہوا۔ گاہک کو دیتے وقت ایک شخص کی ضمانت لیتے ہیں اور ایک خالی چیک لے کر رکھ لیتے ہیں۔ اگر بعض گاہکوں کے پاس چیک نہ ہو تو وہ سکیورٹی کے طور پر سونے کی کوئی چیز رکھوا دیتے ہیں۔ اگر وہ دو یا تین ماہ مسلسل قسطیں لیٹ کرے تو ہم جتنی رقم طے کی گئی اسے یا تو چیک کی صورت میں پورا کر لیتے ہیں یا سونا بیچ کر بقیہ رقم پوری کر لیتے ہیں اور جو بچ جائے وہ گاہک کو واپس کر دیتے ہیں۔ یہ طریقہ کار بالکل جائز نہیں جو چیز سکیورٹی یعنی گروی رکھی ہو اسے بیچنے کی اجازت نہیں ہوتی کہ سکیورٹی روک رکھنے کے لئے ہوتی ہے بیچنے کے لئے نہیں "لأن له ولاية الحبس لا البيع"

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الرھن، باب ما یجوز ارتھانه وما لا یجوز، جلد6، صفحہ502، بیروت)

مجمع الضمانات میں ہے "ليس للمرتهن أن يبيع الرهن" ترجمہ: مرتہن گروی

Marfat.com

رکھی چیز کو بیچ نہیں سکتا۔

(مجمع الضمانات،الفصل السادس ،صفحہ109، دار الکتاب الإسلامی)

البتہ اگر گاہک بقیہ قسطیں نہیں دے رہا تو اسے مجبور کیا جائے گا کہ اپنی سکیورٹی والی چیز کو بیچ کر اقساط جمع کروائے ورنہ قاضی شرع بیچ کر اس کی رقم بقدرِ حصہ مرتہن کے حوالے کردے، خود قرض خواہ ایسا نہیں کرسکتا۔ ردالمحتار میں ہے "للمرتهن بيع الرهن بإجازة الحاكم وأخذ دينه إذا كان الراهن غالبا لا يعرف موته ولا حياته .أقول :يمكن حمل ما فى الأشباه على ما إذا لم تكن الغيبة منقطعة وإن كان أطلق الغيبة تأمل.بقى ما إذا كان حاضرا وامتنع عن بيعه وفى الولوالجية :يجبر على بيعه، فإذا امتنع باعه القاضى أو أمينه للمرتهن وأوفاه حقه والعهدة على الراهن ملخصا، وبه أفتى فى الحامدية، وحرر فى الخيرية أنه يجبره على بيعه وإن كان دارا ليس له غيرها يسكنها لتعلق حق المرتهن بها بخلاف المفلس"

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الرہن،باب ما یجوز--،جلد 6،صفحہ502،،بیروت)

بہارشریعت میں ہے:"راہن غائب ہوگیا پتہ نہیں کہ کہاں ہے مرتہن اس معاملہ کو قاضی کے پاس پیش کرے قاضی اس کو بیچ کر دَین ادا کرسکتا ہے اور راہن موجود ہے اور دَین ادا نہیں کرتا اُس کو مجبور کیا جائے گا کہ مرہون کو بیچ کر دَین ادا کرے اور نہ مانے تو قاضی یا امین قاضی بیچ کر دَین ادا کردے اور دَین کا کچھ جز باقی رہ جائے تو راہن ہی اُس کا ذمہ دار ہے۔" (بہارشریعت،جلد3،حصہ17،صفحہ723،مکتبۃ المدینہ،)

پھر جب اسے مجبور کر کے چیز فروخت کروادی جائے تو یہ جائز نہیں کہ کل طے شدہ رقم لے لی جائے بلکہ جتنے ماہ پہلے رقم لی ہے اتنی رقم کم کردیں، یعنی ماہانہ جو پرافٹ قسطوں کی شکل میں پانچ یا چھ سو لیتے تھے اب بقیہ مہینوں کی ایک دم قسطیں وصول کرنے کی

Marfat.com

صورت میں بقیہ مہینوں کا پرافٹ نہیں لے سکتے۔درمختار میں ہے "قضی المدیون الدین المؤجل قبل الحلول۔۔۔ لایاخذ من المرابحة التی جرت بینهما الابقدر مامضی من الایام" مقروض نے میعادی قرضہ میعاد سے پہلے ادا کر دیا تو قرض دہندہ اس سے وہ نفع نہ لے جوان کے درمیان طے پایا تھا مگر صرف اتنے دنوں کے حساب سے نفع لے سکتا ہے جتنے دن گزر چکے ہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الفرائض، جلد 6، صفحہ 757، دار الفکر، بیروت)

اس مسئلے کو بخوبی یاد رکھو کہ بعض کسٹمر بقیہ قسطیں ایک دم دے کر معاملہ صاف کر دیتے ہیں تو جتنے مہینے کی قسطیں یکشمت جمع کرا دیں اتنے ماہ کا پرافٹ نہیں لے سکتے۔

قسطیں نہ دینے پر قسطوں کا سامان بیچ کر رقم وصول کرنا

ایک ادارہ قسطوں پر گاڑی اس طرح دیتا ہے کہ قسط لیٹ ہونے پر جرمانہ نہیں لیا جاتا بلکہ دو قسطیں لیٹ ہونے پر کسٹمر کو آگاہ کیا جاتا ہے اور تیسری قسط جمع نہ کروانے پر گاڑی ضبط کر لی جاتی ہے اور پندرہ دن کے اندر پورے پیسے جمع کروا کر گاڑی لے جانے کی اجازت ہوتی ہے، اگر پندرہ دن کے اندر پورے پیسے جمع کروائے گا تو جتنے مہینے پہلے پیسے جمع کروائے گا، اس تناسب سے پیسے بھی کم لئے جائیں گے۔اگر پندرہ دن کے اندر بھی وہ گاڑی کے پیسے جمع نہیں کرواتا تو گاڑی کو بیچ دیا جاتا ہے اور جتنے پیسے ادارے کے بقیہ بنتے ہوں وہ لے لئے جاتے ہیں بقیہ پیسے کسٹمر کو واپس کر دیئے جاتے ہیں۔شرعی طور پر یہ طریقہ جائز ہے۔مفتی بہ مذہب کے مطابق اپنا دَین وصول کرنے کے لئے خلاف جنس چیز کو قبضہ میں لینا جائز ہے۔ردالمحتار میں ہے "قال الحموی فی شرح الکنز نقلا عن العلامة المقدسی عن جده الاشقر عن شرح القدوری للاخسب ان عدم جواز الاخذ

Marfat.com

من خلاف الجنس کان فی زمانهم لمطاوعتهم فی الحقوق و الفتوی الیوم علی جواز الاخذ عند القدرة من ای مال کان" ترجمہ:حموی نے کنز کی شرح میں علامہ مقدسی سے نقل کیا انہوں نے اپنے دادا اشقر سے انصب کی شرح قدوری کے حوالے سے ذکر کیا کہ خلاف جنس سے اپنا حق لینے کا عدم جواز متقدمین کے زمانہ میں تھا کیونکہ وہ حقوق میں شریعت کی اطاعت کرتے تھے اور آج کے دور میں فتویٰ اس پر ہے کہ جس مال سے بھی حق وصول کرنے پر قادر ہو اس کا لینا جائز ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحجر ،جلد6،صفحہ151،دارالفکر،بیروت)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے صراحت کی ہے کہ دائن خود دین کے بدلے میں لی گئی غیر جنس کی چیز کو بیچ سکتا ہے چنانچہ آپ سے سوال ہوا:"کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اور ہندہ کا نکاح ہوا مہر مؤجل و معجّل کے ساتھ زید نے جائداد مملوکہ وموجودہ خود مہر معجّل ہندہ میں مستغرق کردی اور یہ بھی اقرار کیا کہ آئندہ جو جائداد مجھ کو کسی ذریعہ سے حاصل ہو، تا مقدار مہر معجّل ہندہ مستغرق ومکفول سمجھی جائے اگر یہ تحریر واقرار زید شرعاً صحیح ہے فہو المراد، ورنہ جو شرعاً قابل قبول قضاء ہو وہ الفاظ بتائے جائیں جو کہ لکھے جائیں جو شرعاً نافذ وجاری ہوں فقط۔"

جواباً آپ فرماتے ہیں: شرعاً استغراق جائداد بلا قبضہ جس طرح آجکل رائج ہے محض مہمل و بے معنی ہے، ہاں رہن مع قبضہ مرتہن ضرور عقد شرعی ہے مگر وہ دخلی حرام اور اس سے نفع لینا حرام اوزید کا وعدہ نسبت جائداد آئندہ اور بھی مہمل تر ہے معدوم کی نسبت اقرار کیا معنی، مہر معجّل کا دعویٰ عورت کو پیش از وقوع وطی ہر وقت پہنچتا ہے اور بعد وطی بھی" لان کل وطائة معقود علیها" (کیونکہ ہر وطی پر عقد ہے۔) تو جائداد موجود مہر میں دے دے

Marfat.com

یا عورت کے پاس رہن شرعی کردے اور باقی جو جائداد پیدا ہو عورت برضائے شوہر یونہی لیتی جائے نہ دے تو نالش وسوال امتناعی و نیلام سے کار برآری آج کل رائج ہے کہ جس میں دو صورتیں شرعی بھی نکل سکتی ہیں، ایک دیانۃً صرف مقدار دین کو خود نیلام میں لے کر زائد کو واپس دینا "بناء علی ما افتی به الآن من اخذ الحق من خلاف الجنس" (اب موجودہ فتویٰ کی بناء پر صاحب حق اپنا حق خلاف جنس میں حاصل کرسکتا ہے۔) دوسرے نیلام مقدار مطالبہ سے زائد پر ہونا اور مقدار زیادت کو مدیون کا لے لینا "فانه یکون تنفیذ اللبیع کما نصوا علیه و من یتق اللّٰه یجعل له مخرجا" (تو یہ بیع کو نافذ کرنا قرار پائے گا جیسا کہ فقہاء کی اس پر تصریح ہے، اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے وہ اس لئے راستہ بنا دیتا ہے۔)" (فتاوٰی رضویہ، جلد 18، صفحہ 232، رضا فائونڈیشن، لاہور)

دوسری جگہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "زوجہ کا مہر جتنا واجب الادا ہے اگر کل متروکہ شوہر کے برابر یا اس سے زائد ہے تو اس کا کل متروکہ پر قبضہ کرنا ایک دعوی صحیح کی بناء پر ہے جب دین جائداد مستغرق ہو تو جب تک ادا نہ کرلے اس میں وراثت جاری نہیں ہوتی۔ قال تعالیٰ ﴿من بعد وصیة توصون بها او دین﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس وصیت کے بعد جو تم کر جاتے ہو یا قرض کی ادائیگی کے بعد۔

ہاں وارثوں کو یہ حق ہے کہ اگر جائداد دینے پر راضی نہ ہوں مہر اپنے پاس سے استحساناً ادا کردیں اس وقت عورت کو لازم ہوگا کہ جائداد چھوڑ دے اور صرف اپنا حصہ شرعی لے اور اگر اس کے لئے کوئی مہر واجب الادا نہ رہا یا جتنا ہے وہ قدر متروکہ سے کم ہے تو کل جائداد پر اس کا قبضہ کرنا ظلم ہے کہ دین غیر مستغرق مانع ملک ورثہ نہیں۔۔۔

خلاصہ میں ہے "المرأة تاخذ مهرها من التركة من غير رضى الورثة ان

Marfat.com

کانت الترکة دراهم اودنانیر وان کانت الترکة شیأ یحتاج الی البیع فتبیع ماکان یصلح وتستوفی صداقها ان کانت الوصیة من جهة زوجها اولم تکن" عورت اپنا مہر وارثوں کی رضامندی کے بغیر ترکہ میں سے لے سکتی ہے اگر ترکہ درہموں یا دیناروں کی صورت میں ہو۔ اور اگر ترکہ ایسی شیء ہے جس کو بیچنے کی ضرورت ہے تو وہ اس چیز کو بیچ لے جس میں بیع کی صلاحیت ہے اور اپنا مہر پورا وصول کر لے، شوہر کی طرف سے اس کی وصیت ہو یا نہ ہو۔

ردالمحتار میں ہے "قال الحموی فی شرح الکنز نقلا عن العلامة المقدسی عن جده الاشقر عن شرح القدوری للاخصب ان عدم جواز الاخذ من خلاف الجنس کان فی زمانهم لمطاوعتهم فی الحقوق و۔الفتوی الیوم علی جواز الاخذ عند القدرة من ای مال کان "حموی نے کنز کی شرح میں علامہ مقدسی سے نقل کیا انہوں نے اپنے دادا اشقر سے اخصب کی شرح قدوری کے حوالے سے ذکر کیا کہ خلاف جنس سے اپنا حق لینے کا عدم جواز متقدمین کے زمانہ میں تھا کیونکہ وہ حقوق میں شریعت کی اطاعت کرتے تھے۔ اور آج کے دور میں فتویٰ اس پر ہے کہ جس مال سے بھی حق وصول کرنے پر قادر ہو اس کا لینا جائز ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 656، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ گاڑی ضبط ہونے کے بعد فقط پندرہ دن کی مہلت دینا کہ بقیہ پیسے ادا کردو اور گاڑی لے لو، اس کا کیا شرعی حکم ہے؟ کیا اتنے دنوں کی مہلت کے بعد گاڑی بیچنا جائز ہو سکتا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ اس کے پاس پیسے نہ ہوں وہ مفلس ہو؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مفلس وہ نہیں ہوتا کہ جس کے پاس گاڑی اور دیگر ٹی۔وی۔سی۔

Marfat.com

ڈی پلیئر وغیرہ کی چیزیں تو ہوں لیکن نقدی پیسے نہ ہوں بلکہ مفلس وہ جس کے پاس نہ نقدی ہو اور نہ ہی سامان کہ بیچ کر قرض ادا کر سکے۔ المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم میں ہے

"والمفلس فی عرف العرب:من لاماله عینا،ولاعرضا،ولاغیره ولذلك قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لاصحابه رضی الله تعالیٰ عنهم "أتدرون من المفلس؟"قالوا:ماهوالمعروف عندهم ،فاجابوه بقولهم :من لادرهم له ،ولامتاع وهوفی عرف الشرع" ترجمہ: عرف اہل عرب میں مفلس وہ ہے جس کے پاسان کسی طرح کا بھی سامان ونقدی وغیرہ نہ ہو۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ نے استفسار فرمایا کہ جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے وہی جواب دیا جو ان کے ہاں معروف تھا یعنی انہوں نے کہا کہ مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم وکسی اور طرح کا ساز وسامان نہ ہو۔ اور یہی شرعا مفلس کہلاتا ہے۔

(المفہم،باب من ادرك ماله۔۔جلد04،صفحه344،مکتبه توقیفیه ،مصر)

لہٰذا جس کے پاس گاڑی ہے، وہ مفلس نہیں ہے بلکہ اس گاڑی کو دائن قبضہ میں کر کے بیچ سکتا ہے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "مدیون کا دین نقود سے ادا کیا جائے گا ان سے نہ ادا ہو تو دیگر سامان سے اور ان سے بھی نہ ہو تو جائیداد غیر منقولہ سے اور صرف ایک جوڑا کپڑے کا اس کے لئے چھوڑ دیا جائے باقی سب اموال ادائے دین میں صرف کر دیئے جائیں۔"

(بہار شریعت، کتاب الحجر،جلد03،حصه 15،صفحه203،مکتبة المدینه ، کراچی)

لہٰذا پندرہ دن کی مہلت کے بعد گاڑی بیچنا جائز ہے مزید مہلت دینا ضروری نہیں ہے، البتہ بہتر ضرور ہے۔ ہاں ادارے پر یہ لازم ہے کہ وہ گاڑی کو غبن پر فروخت نہ کرے بلکہ مثلی قیمت پر فروخت کرے یعنی اگر گاڑی قیمت پانچ لاکھ ہے تو ادارہ تین یا چار لاکھ کی نہ

Marfat.com

بیچ دے۔ردالمحتار میں اس مسئلہ کے تحت ہے "وأما البيع فإن بمثل القيمة جاز وإن بغبن فلا" ترجمہ: باقی بیع اگر قیمت مثل کے ساتھ ہو تو جائز اور اگر غبن کے ساتھ ہو تو جائز نہیں۔ (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الحجر، جلد6، صفحه151، دار الفكر، بيروت)

اسی طرح ادارے پر یہ بھی لازم ہے کہ جب وہ گاڑی بیچ کر اپنی بقیہ رقم پوری کرلیں تو جتنے پیسے مدت کی وجہ سے زائد کئے تھے اتنے پیسوں کی کمی کریں۔یعنی ایک سال کی مدت میں نفع ایک لاکھ روپیہ لینا تھا اب چھ ماہ بعد گاڑی بیچ کر سارے پیسے پورے کرلئے تو چھ ماہ کی مدت ختم ہونے کے سبب پچاس ہزار کم لینے ہوں گے۔تنویر الابصار میں ہے "قضى المديون الدين المؤجل قبل الحلول لا يأخذ من المرابحة التى جرت بينهما إلا بقدر ما مضى من الأيام وهو جواب المتأخرين ملخصا" ترجمہ: مقروض نے میعادی قرضہ میعاد سے پہلے ادا کردیا تو قرض دہندہ اس سے وہ نفع نہ لے جو ان کے درمیان طے پایا تھا مگر صرف اتنے دنوں کے حساب سے نفع لے سکتا ہے جتنے دن گزر چکے ہیں۔یہ متاخرین کا جواب ہے۔

(تنوير الابصار مع درمختار ورد المحتار، كتاب الفرائض، جلد6، صفحه757،، بيروت)

قرض میعادی وغیر میعادی کے بارے تحقیق جدید

قرض میعادی وہ جس کی مدت متعین ہو جیسے قسطوں کی صورت میں جو قرض واپس کرنا ہوتا ہے اسے قرض میعادی کہتے ہیں۔اور جس کی مدت متعین نہ ہو اسے غیر میعادی کہتے ہیں۔

تحقیق جدید یہ ہے کہ قرض اگرچہ قسطوں والا ہو تمام کا تمام منہا کرنے کے بعد زکوۃ کا حساب لگایا جائے گا حتی کہ اگر سارا منہا کرنے کے بعد مال بقدر نصاب نہ بچے

Marfat.com

توزکوۃ واجب نہ ہوگی۔مثلا ایک شخص کے پاس 20 لاکھ روپے ہیں، اس نے 15 لاکھ کی گاڑی قسطوں میں لی جس کی دس قسطیں باقی ہیں تواب حکم یہ ہوگا کہ جتنی قسطیں دینی ہیں ان کا مجموعہ نکالے، مثال کے طور پر دس قسطوں کا مجموعہ دولاکھ روپے ہے تواب اس کے پاس جو رقم ہے اس میں یہ سے یہ دولاکھ نکالے گا اور جو بچے گا اس پر زکوۃ واجب ہوگی حتی کہ اگر قسطوں کی رقم نکالنے کے بعد نصاب کی بقدر مال بچتا ہی نہیں تو زکوۃ بھی واجب نہ ہوگی۔

(ماخوذ از صحیفہ فقہ اسلامی)

انشورنس

سوال: (انشورنس) بیمہ کمپنی میں جمع کئے ہوئے روپے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ رقم قرض ہے۔مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''چونکہ کمپنی سے اس کا مطالبہ ہر وقت نہیں کیا جا سکتا بلکہ مدت پوری ہونے کے بعد مطالبہ ہوگا۔ اور ظاہر یہی ہے کہ کمپنی اس رقم کو تجارت وغیرہ میں لگائے گی۔لہٰذا اس کو امانت نہیں بلکہ قرض سمجھنا چاہیے کہ کمپنی قرض لیتی ہے اور ادا کرنے کی ایک میعاد مقرر کرتی ہے۔اور اس میعاد کے پورے ہونے پر کل روپیہ مع اضافہ دیتی ہے اور اثنائے میعاد میں مرجانے پر بھی جو کچھ اس نے دیا ہے کمپنی وہ کل رقم مع شئ زائد دے گی۔یہ اس بیمہ کا خلاصہ ہے۔''

(فتاوی امجدیہ، جلد 03، صفحہ 200، مکتبہ رضویہ، کراچی)

انشورنس کمپنی کے دھوکے کی تفصیلات

لائف، املاک واعضاء وغیرہ کی انشورنس جوا اور سود پر مشتمل ہونے کی وجہ سے حرام وناجائز ہیں۔لائف انشورنس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ انشورنس کمپنی اور انشورنس کرانے والے کے درمیان ایک مخصوص معاہدہ ہوتا ہے کہ اس مدت میں اتنی رقم بالاقساط کمپنی کو ادا کرے گا جن

Marfat.com

میں ہر قسط اتنے روپے کی ہوگی اور مدت پوری ہونے پر وہ رقم بونس کے ساتھ اسے کمپنی کی طرف سے واپس کردی جائے گی اس صورت میں یہ خالص سود ہے اور اگر وہ شخص اس مدت کے پورا ہونے سے پہلے فوت ہوگیا تو وہ پوری رقم اس کے ورثہ کو ادا کردی جاتی ہے اگر چہ اس نے ایک دو قسطیں ہی جمع کروائی ہوں۔ املاک یعنی مکان ودکان وگاڑی وغیرہ کی انشورنس یوں ہوتی ہے کہ انشورنس کمپنی اور انشورنس کرانے والے کے درمیان ایک مخصوص معاہدہ ہوتا ہے کہ اس مدت میں اتنی رقم بالاقساط کمپنی کو ادا کرے گا جن میں ہر قسط اتنے روپے کی ہوگی اور اس مدت کے اندر وہ املاک ضائع ہوگئیں تو کمپنی اس کی تلافی کی ذمہ داری قبول کرتی ہے، اور اگر املاک کو کوئی نقصان نہ پہنچا تو قسطوں کی صورت میں ادا کی گئی رقم ضائع ہوجائے گی۔ اور اعضاء والی کا طریقہ بھی املاک کے طریقہ کار کی طرح ہے اور یہ جوا ہے۔

لائف انشورنس میں سود یوں کہ کمپنی کو جو قسطیں جمع کروائی جاتی ہیں وہ حقیقت میں کمپنی پر لوگوں کا قرض ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ کمپنی کو کچھ بھی ہوجائے لوگ اپنی رقم واپس ضرور لیتے ہیں جو کہ قرض ہونے کی دلیل ہے۔ اور جب تمام اقساط جمع ہولیں تو کچھ رقم مزید بطور نفع وبونس کے نام سے دی جاتی ہے جو کہ سود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کل قرض جر منفعة فهو ربا“ یعنی ہر وہ قرض جس سے نفع ملے وہ سود ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب البیوع، جلد 05، صفحہ 80، مطبوعہ، ملتان)

اور اگر وہ انشورنس کروانے والا مقررہ مدت میں کل اقساط جمع کروانے سے پہلے ہی مرجائے تو کمپنی اسے مدت تمام میں جتنی قسطیں جمع کروانی تھی ان کے برابر رقم دیتی ہے یہ بھی سوائے سود کے کچھ نہیں۔ اور سود کی حرمت قرآن وحدیث سے ثابت ہے چنانچہ ارشاد

Marfat.com

باری تعالیٰ ہے ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو سود دونا دون نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اُس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے۔ (پارہ:4،سورۃ ال عمران:3،آیت:130)

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ ترجمہ کنزالایمان: وہ جو سُود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سُود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سُود۔ (پارہ:3،سورۃ البقرہ:2،آیت:278)

اور احادیث میں بھی بکثرت سود کی حرمت وارد ہوئی ہے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اکل الربا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وقال ھم سواء" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سود لینے والے اور سود دینے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا: کہ وہ سب برابر ہیں۔

(مسلم شریف، کتاب المساقاۃ۔۔، جلد2، صفحہ 27، مطبوعہ، قدیمی کتب خانہ کراچی)

اور املاک یعنی ساز وسامان مثلاً مکان وگاڑی کی انشورنس میں بھی ایک مدت تک مقررہ مقدار میں قسطیں جمع کروانی ہوتی ہیں اگر مدت کے دوران وہ مکان ودوکان یا گاڑی کو کوئی نقصان پہنچا تو وہ کمپنی برداشت کرے گی او راگر اس مدت میں کوئی نقصان نہ پہنچا تو جمع کروائی ہوئی رقم ضائع ہو جاتی ہے یہ سوائے جوا کے کچھ نہیں کہ جوا میں بھی یہی

Marfat.com

ہوتا ہے کہ یاتو آئیں گے یا جائیں گے۔اور جوئے کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے﴿یا یھاالذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون﴾اے ایمان والو!شراب اور جوااور بت اور پانسے ناپاک،شیطانی کام ہیں توان سے بچتے رہنا کہ تم فلاں پاؤ۔

(پ 7،سورۃ المائدۃ،آیت 90)

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے بیمہ پالیسی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے ناجائز قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:یہ بالکل قمار ہے اور محض باطل کہ کسی عقد شرعی کے تحت داخل نہیں۔"

(فتاوی رضویہ،جلد 17،صفحہ 365 ضافاؤنڈیشن،لاہور)

انشورنس والے مسلمانوں کوامام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا انشورنس کے جائز ہونے سے متعلق ایک فتوی دکھا کرانہیں اپنے چنگل میں پھنسالیتے ہیں۔جس فتوی میں امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن انشورنس کے جائز ہونے کا فرمایا ہے وہ احکام شریعت میں موجود ہے اور یہ وہی لوگوں کودکھاتے ہیں،یادرہے وہ فتوی کافروں کے ساتھ انشورنس کا ہے۔مسلمان کی مسلمان کے ساتھ انشورنس کوامام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے حرام قرار دیا ہے۔چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے انشورنس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:"جس کمپنی سے یہ معاملہ کیا جارہا ہے اگر اس میں کوئی مسلمان بھی شریک ہے(اگرچہ ایک ہی کیوں نہ ہو) تو مطلقاً حرام قطعی ہے کہ قمار (جوا) ہے اور اس پر جو زیادت ہے ربا (سود ہے) اور دونوں حرام اور سخت کبیرہ ہیں۔اوراگراس میں کوئی مسلمان اصلاً نہیں (یعنی کمپنی کے سارے مالک کافر ہیں۔) تو یہاں جائز ہے جبکہ اس کے سبب

Marfat.com

حفظ صحت وغیرہ میں کسی معصیت (گناہ) پر مجبور نہ کیا جاتا ہو۔ جواز اس لیے کہ اس میں اپنے نقصان کی شکل نہیں، اگر بیس برس تک زندہ رہا پورا روپیہ بلکہ زیادت ملے گا، اور پہلے مر گیا تو ورثہ کو اور زیادہ ملے گا مثلاً سال بھر بعد ہی مر گیا تو دیئے 246 روپے چار آنے اور ملے 5000 روپے، ہاں یہ ضرور ہے جو زائد ملے ربا (سود) سمجھ کر نہ لے بلکہ یہ سمجھے کہ غیر مسلم (کافر) کا مال اس کی خوشی سے بلا غدر (بغیر دھوکہ) ملا، یہ حلال ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 595، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بیمہ کی حرمت سے متعلق مزید وضاحت کرتے ہوئے مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "ہر قسم کا بیمہ ناجائز ہے اسلام کا قاعدہ یہ ہے کہ جو کسی کا مالی نقصان کرے گا وہی ضامن ہوگا اور بقدرِ نقصان تاوان دے گا۔ قرآن کریم میں ہے ﴿فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ماعتدی علیکم﴾ یعنی جو تم پر زیادتی کرے تم اس پر زیادتی کرلو (لیکن) اسی قدر جتنی زیادتی اس نے تم پر کی ہو۔ لہٰذا چوری، ڈکیتی، آگ لگنے اور ڈوبنے وغیرہ کا بیمہ ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب مال کا نقصان انشورنس کمپنی نے نہیں کیا وہ تاوان کیوں دے گی؟ پھر زندگی کے اور دیگر ہر قسم کے بیمے میں جوا بھی شامل ہے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ زندگی کے بیمے کی کتنی قسطیں ادا کرے گا کہ موت آجائے گی اور وہ پوری رقم (جتنے کا بیمہ تھا) اس کے وارثوں کو مل جائے گی۔ اور اگر زندہ رہ گیا تو دی ہوئی رقم مع سود کے واپس کر دی جائے گی۔ غرض یہ کہ بیمہ محرمات کا مجموعہ ہے۔ اب یہ کہا جا رہا ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لیے لوگوں سے جو روپیہ لیا جاتا ہے وہ ان لوگوں کو دے دیا جاتا ہے جن کا نقصان ہوتا ہے اگر یہ صحیح ہے تو جتنا روپیہ وصول کیا جاتا ہے وہ ان لوگوں کی اجازت سے ہے جن سے لیا گیا ہے، اگر نقصان زدہ لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے تو پھر

Marfat.com

انشورنس کمپنیاں کروڑوں روپے کہاں سے کماتی ہیں؟ معلوم ہوا کہ یہ عذر صرف لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے گھڑے گئے ہیں" (وقار الفتاوی، جلد 1، صفحہ 240، بزم وقار الدین، کراچی)

ہاں اگر کہیں ایسا ہو کہ کوئی کمپنی ایسی ہو جس میں کسی بھی مسلمان کا کوئی حصہ نہ ہو وہ تمام کی تمام کفار پر مشتمل ہو وہی اس کے مالک ہوں تو اس صورت میں ان سے لائف انشورنس کروانا بھی جائز اور ان سے زیادتی لینا بھی جائز ہے مگر اسے سود سمجھ کر نہ لے بلکہ اس نیت سے لے کہ کافر کا مال بغیر دھوکے کے جو وہ اپنی خوشی سے دے حلال ہے جیسا کہ امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں "جس کمپنی سے یہ معاملہ کیا جارہا ہے اگر اس میں کوئی مسلمان بھی شریک ہے (اگرچہ ایک ہی کیوں نہ ہو) تو مطلقاً حرام قطعی ہے کہ قمار (جوا) ہے اور اس پر جو زیادت ہے ربا (سود ہے) اور دونوں حرام اور سخت کبیرہ ہیں۔ اور اگر اس میں کوئی مسلمان اصلاً نہیں (یعنی کمپنی کے سارے مالک کافر ہیں۔) تو یہاں جائز ہے جبکہ اس کے سبب حفظ صحت وغیرہ میں کسی معصیت (گناہ) پر مجبور نہ کیا جاتا ہو۔ جواز اس لیے کہ اس میں اپنے نقصان کی شکل نہیں، اگر بیس برس تک زندہ رہا پورا روپیہ بلکہ زیادت ملے گا، اور پہلے مر گیا تو ورثہ کو اور زیادہ ملے گا مثلاً سال بھر بعد ہی مر گیا تو دیئے 246 روپے چار آنے اور ملے 5000 روپے، ہاں یہ ضرور ہے جو زائد ملے ربا (سود) سمجھ کر نہ لے بلکہ یہ سمجھے کہ غیر مسلم (کافر) کا مال اس کی خوشی سے بلا غدر (بغیر دھوکہ) ملا، یہ حلال ہے" (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 595، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اور یہ بھی یاد رہے کہ کافر گورنمنٹ سے بھی انشورنس کروانا اسی صورت میں جائز ہے جبکہ اپنے نفع کا غالب گمان ہو، اور نقصان کی کوئی صورت نہ ہو، اگر غالب گمان نہ ہو بلکہ نقصان ہی کا زیادہ اندیشہ ہو تو اس سے بیمہ کروانا بھی جائز نہ ہوگا چنانچہ علامہ محمد امین ابن

Marfat.com

عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں" قال فی فتح القدیر:لا یخفی أن هذا التعلیل إنما یقتضی حل مباشرة العقد إذا کانت الزیادة ینالها المسلم والربا أعم من ذلك إذ یشمل ما إذا کان الدرهمان أی فی بیع درهم بدرهمین من جهة المسلم ومن جهة الکافروجواب المسألة بالحل عام فی الوجهین و کذا القمار قد یفضی إلی أن یکون مال الخطر للکافر بأن یکون الغلب له فالظاهر أن الإباحة بقید نیل المسلم الزیادة" یعنی صاحب فتح القدیر نے لکھا کہ اب یہ بات کسی پر مخفی نہ رہے کہ جب مسلمان کو زیادہ فائدہ ونفع مل رہا ہو تو اس صورت میں یہ علت ان کے ساتھ عقود کے حلال ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔اور ایک درہم کے بدلے کافر سے دو درہم لینے میں یقیناً مسلمان کا زیادہ نفع ہے اور جواز اسی صورت میں ہے جب مسلمان کو نفع زیادہ ہو۔ (ردالمحتار، مطلب استقراض الدراہم عددا، جلد 07، صفحہ 442، مطبوعہ، لاہور)

مسلمان سے کی ہوئی انشورنس میں جو نفع زیادہ ملتا ہے وہ سود ہونے کی وجہ سے ملک خبیث ہے اور ملک خبیث کو اپنے ذاتی استعمال میں لانا حرام ہوتا ہے۔سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا کہ "کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اول سود کھاتا تھا اب اس نے توبہ کر لی کہ اب میں سود نہیں لوں گا اور نہ سود لیا پہلا جو مال اس کے پاس سودی ہے اس کا خرچ کرنا اپنے حوائج میں جائز ہے یا نہیں؟ اس کے ورثاؤں کو وہ مال حلال ہے یا حرام؟ جواباً ارشاد فرمایا "سود میں جو مال ملتا ہے وہ سود خور کے قبضہ میں آ کر اگرچہ اس کی ملک ہو جاتا ہے۔۔۔مگر وہ ملک خبیث ہوتی ہے اس پر فرض ہوتا ہے کہ ناپاک مال جن جن سے لیا ہے انہیں واپس دے وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو دے وہ بھی نہ ملیں تو تصدق کر دے، بہر حال اپنے حوائج میں اسے

Marfat.com

خرچ کرنا حرام ہوتا ہے اگر اپنے خرچ میں لائے گا تو وہ اب بھی سود کھا رہا ہے اور اس کی
توبہ جھوٹی ہے، لانہ لم یندم علی الماضی وما ترک فی الاٰتی ولم یمح الباقی فلم
یوجد شیء من ارکان التوبة ۔ کیونکہ وہ گزشتہ پر نادم نہیں ہوا اور آئندہ کے لئے اس کو
چھوڑا نہیں اور نہ ہی باقی کو مٹایا تو اس طرح ارکان توبہ میں سے کوئی بھی نہیں پایا گیا۔ وارث
کو اگر معلوم ہو کہ اس کے مورث نے فلاں فلاں شخص سے اتنا اتنا حرام لیا تھا تو انہیں پہنچ
دے اور اگر سب معلوم ہو کہ بعینہ یہ روپیہ جو اس صندوق یا اس تھیلی میں ہے خالص مال
حرام ہے تو اسے فقراء پر تصدق کر دے اور اگر سب مخلوط ہے اور جن سے لیا وہ بھی معلوم نہیں
تو وارث کیلئے جائز ہے اور بچنا افضل ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 379، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اگر کسی کے پاس ایسے پیسے آ گئے ہوں تو اسے (سودی رقم کو) بغیر ثواب کی نیت
سے صدقہ کر دیا جائے۔ سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں "تصدق بطور
تبرع واحسان وخیرات نہیں بلکہ اس لئے کہ مال خبیث میں اسے تصرف حرام ہے"

(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 352، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سود کی رقم کو اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنے سے کیا مراد ہے؟ اگر مراد وہی
صدقہ، خیرات ہے تو اس کا حکم اوپر لکھ دیا کہ بغیر ثواب کی نیت سے کسی فقیر شرعی جسے زکوۃ
دے سکتے ہیں اسے دے دیا جائے، مسجد وغیرہ پر خرچ نہیں کر سکتے۔ مسجد پر پاکیزہ وستھرا مال
خرچ کیا جائے کہ اللہ عزوجل حرام کو قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ خود پاک ہے اور پاک ہی کو قبول
کرتا ہے۔ مسلم کی حدیث میں ہے "وعن أبی هريرة قال:قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم :ايها الناس:إن الله طيب لا يقبل إلا طيبا" ت رجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! بے

Marfat.com

شک اللہ عزوجل پاک ہے اور نہیں قبول کرتا مگر پاکیزہ شے کو۔

(صحیح مسلم، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب، جلد 02، صفحہ 703، بیروت)

اور سود حرام اور ناپاک مال ہے اسے براہ راست مسجد پر خرچ نہ کیا جائے۔ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سود اور گانے بجانے میں ملنے والی رقم کو مسجد میں خرچ کے بارے لکھتے ہیں "جو مال بعینہ حرام ہو وہ ان کاموں کے لئے لینا بھی حرام ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 427، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر سود کے بارے میں لکھتے ہیں "ملک خبیث ہے براہ راست مدرسہ و مسجد میں نہ دے۔ فان اللہ طیب لایقبل الا الطیب" بیشک اللہ تعالیٰ طیب ہے اور صرف طیب کو ہی قبول فرماتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 502، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صرف انہی لوگوں کو دیں جو زکاۃ، فطرہ لینے کے حق دار ہیں وہ لینے کے بعد اگر اپنی مرضی و خوشی سے کسی کار خیر مثلاً مسجد پر خرچ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ امام اہل سنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "زرِ حرام والے کو یہ حکم ہوتا ہے کہ جس سے لیا اسے واپس دے وہ نہ رہا اس کے وارثوں کو دے پتہ نہ چلے تو فقراء پر تصدق کرے یہ تصدق بطور تبرع و احسان و خیرات نہیں بلکہ اس لئے کہ مال خبیث میں اسے تصرف حرام ہے اور اس کا پتہ نہیں جسے واپس دیا جاتا لہذا دفعِ خبث و تکمیل توبہ کے لئے فقراء کو دینا ضرور ہوا، اس غرض کے لئے جو مال دفع کیا جائے وہ مساجد وغیرہ امورِ خیر میں صرف کہ خبیث ہے اور یہ مواضعِ خبیث کا مصرف نہیں، ہاں فقیر اگر لے کر بعد قبول و قبضہ اپنی طرف سے مسجد میں دے دے تو مضائقہ نہیں"

(فتاوی رضویہ جلد 17، صفحہ 352، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

Marfat.com

تکافل

فی زمانہ انشورنس کا جائز متبادل آیا ہے جو مفتی اعظم پاکستان منیب الرحمٰن صاحب اوران کے رفقاء مثل مفتی سید صابر حسین صاحب نے پیش کیا ہے، وہ اس کے لیتے ہیں، اگر کوئی ان کے فتوے پر عمل کرنا چاہے تو انشورنس کا بہترین متبادل ہے، جس کی تفصیل نیچے درج ہے۔

تکافل کا لغوی و اِصطلاحی معنیٰ

تکافل عربی زبان کا لفظ ہے اور یہ ''کِفالہ'' سے ماخوذ(extract) ہے۔ ''کِفالہ'' کے معنیٰ ''کسی کی کفالت کرنے یا اُس کا ضامن (Guarantor) بننے'' کے ہیں۔ قرآنِ مجید اور اَحادیثِ کریمہ میں لفظِ ''کفالہ'' اِنہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ سورۂ آلِ عمران میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ

ترجمہ: ''اور آپ (اُس وقت) اُن کے پاس نہ تھے، جب وہ (قرعہ اندازی) کے لئے قلموں کو ڈال رہے تھے کہ اُن میں سے کون مریم کی کفالت کرے گا؟، (سورۂ آلِ عمران، آیت:44)''۔

کتبِ تفاسیر میں ہے کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کفالت اور پرورش کے معاملہ میں جب اختلاف ہوا کہ اُن کی کفالت کون کرے گا؟ کفالت کی ذمہ داری اُٹھانے کے خواہش مند افراد کی تعداد ایک سے زائد تھی، ہر ایک کی خواہش تھی کی یہ عظیم ذمہ داری وہ اُٹھائے، لہٰذا اِس صورتِ حال میں کفالت کا ارادہ کرنے والوں نے حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پرورش کے لئے قلموں کے ساتھ قرعہ اندازی کی۔ یہ وہ بابرکت قلم

Marfat.com

تھے، جن کے ساتھ وہ تورات مقدّس لکھتے تھے۔ یہ قلم اُنہوں نے دریائے اُردن میں اِس خیال سے ڈال دیئے کہ جس کا قلم پانی میں سیدھا کھڑا رہے گا، وہ حضرت مریم کی پرورش کی ذمہ داری ادا کرے گا۔ لہٰذا جب قلم دریا میں ڈالے گئے تو تمام لوگوں کے قلم پانی میں بہہ گئے مگر حضرت زکریا علیہ السّلام کا قلم پانی میں اِس طرح کھڑا رہا، جس طرح زمین میں نیزہ گاڑ دیتے ہیں۔ تب اُنہوں نے حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لے لیا اور اِن کی کفالت کی۔

ایک اور مقام پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ترجمہ: ”(رت) زکریا نے اُس (مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی کفالت کی ذمہ داری لی، (سورۂ الِ عمران، آیت: 37)“۔ مفتی احمد خان نعیمی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر نور العرفان میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت لکھتے ہیں کہ بیت المقدس کے خدام، جنہیں اَحبار کہا جاتا ہے، جن کی تعداد 27 تھی۔ یہ لوگ ہارون علیہ السلام کی اولاد تھے، ان کے سردار زکریا علیہ السلام تھے، جو حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خالو تھے۔ حضرت عمران اُن سب سے بڑے اور اُن سب کے امام تھے لہٰذا اُن میں سے ہر ایک کی تمنا یہ تھی کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پرورش وہ کرے، مگر زکریا علیہ السلام اس کام کے لئے منتخب ہوئے۔ آپ بہت محبت سے حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پرورش فرمانے میں مشغول ہو گئے۔ مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں ”کفالت پرورش کرنے کے“ معنیٰ میں آیا ہے۔

اِسی طرح اَحادیثِ مبارکہ میں بھی یہ لفظ ”ضمانت دینے اور کفالت کرنے کے“ معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ سننِ نَسائی میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں ایک جنازہ لایا گیا تا کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم اُس جنازے کی اِمامت

Marfat.com

فرمائیں، تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّمنے صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرلو کیونکہ اِس پر قرض ہے۔ اِس پر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے درخواست کی کہ وہ نماز پڑھائیں اور عرض کیا کہ اَنَا اَتَکَفَّلُ بِـــــہٖ یعنی میں اِس میت کے قرض ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ اِس حدیث میں ''اَتَکَفَّلُ'' کا لفظ ''کفالت'' سے بنا ہے، جس کے معنیٰ ضمانت (Guarantee) لینے کے ہیں۔ ذیل میں حدیث مبارک کا مکمل متن درج کیا جارہا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اُتِیَ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَقَالَ: اِنَّ عَلٰی صَاحِبِکُمْ دَیْنًا ، فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ: اَنَا اَتَکَفَّلُ بِہٖ قَالَ: بِالْوَفَاءِ؟ قَالَ بِالْوَفَاءِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی نمازِ جنازہ پڑھائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے ساتھی پر قرض ہے تو اس پر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں ان کی کفالت یعنی قرض کی ادائیگی کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ادائیگی کے ساتھ تو (حضرت ابوقتادہ) نے عرض کیا کہ جی ہاں! ادائیگی کے ساتھ، (سننِ نسائی، کتاب البیوع، باب الکفالۃ بالدینِ، رقم الحدیث: 4701)۔

ایک اور حدیث مبارک میں ہے:

اَنَا وَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ کَھَاتَیْنِ فِی الْجَنَّۃِ یعنی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّمنے ارشاد فرمایا کہ میں اور یتیم کی ذمہ داری لینے والا جنت میں اِس طرح ہونگے اور آپ نے یہ کہتے ہوئے اپنی

Marfat.com

شہادت اور درمیانی انگلیوں کو آپس میں ملا لیا، (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی ضم الیتیم، رقم الحدیث: 5151)۔ اِس حدیث میں ''کَافِلٌ'' کا لفظ کفالہ سے ماخوذ ہے۔

کفالت کے لئے ''اَلزَّعِیْمُ'' کا لفظ بھی بطورِ مترادف اِستعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ مجید میں حضرت یوسف علیہ السّلام کے قول کو اِس طرح بیان کیا گیا کہ وَ اَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ ترجمہ: ''اور میں اِس کا ذمہ دار ہوں، (سورۂ یوسف، آیت: 72)۔'' آج بھی کسی کی کفالت کرنے والے کو وکیل کے علاوہ ''ضامن'' بھی کہا جاتا ہے۔

حدیث شریف میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

اَلزَّعِیْمُ غَارِمٌ یعنی کفیل ضامن ہے، (سنن ابنِ ماجہ، کتاب الصدقات، باب الکفالۃ، رقم الحدیث: 2405)۔

کفالت کے لغوی معنیٰ کی وضاحت قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کرنے کے بعد اِس کی اصطلاحی تعریف اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کی جارہی ہے:

اِصطلاح شریعت میں کفالہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی ذمہ داری (Liability) کو کسی دوسرے کے ساتھ ملا دے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمے تھا، دوسرے نے بھی اپنے ذمہ لے لیا، خواہ وہ مطالبہ جان کا ہو یا قرض یا عین (مال) کا ہو۔

مجلۃ الاحکام العدلیہ میں کفالہ کی تعریف درجِ ذیل بیان کی گئی ہے:

اَلْکَفَالَۃُ ضَمُّ ذِمَّۃٍ اِلٰی ذِمَّۃٍ فِیْ الْمُطَالَبَۃِ بِشَیْئٍ یَعْنِیْ اَنْ یَّضُمَّ اَحَدٌ ذِمَّتَہٗ اِلٰی ذِمَّۃِ اٰخَرَ وَیَلْتَزِمَ اَیْضًا الْمُطَالَبَۃَ الَّتِیْ لَزِمَتْ فِیْ حَقِّ ذَالِکَ

ترجمہ: ''کفالہ بسلسلۂ مطالبہ کسی کی ذمہ داری میں شرکت کو کہتے ہیں یعنی کسی شخص سے کسی چیز کا مطالبہ ہو اور وہ شخص ذمہ دار ہو، اس کے بعد ایک دوسرا شخص اس کی ذمہ داری میں اپنے

Marfat.com

آپ کو شریک کرلے اور اس مطالبہ کو اپنے اُوپر بھی واجب قرار دیدے تو یہ عمل کفالہ کہلائے گا، (مجلۃ الاحکام العدلیہ، مادّہ نمبر 612)۔"

فقہ حنفی کی معروف کتاب بہارِ شریعت میں ہے کہ ایک معاملہ میں حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کفالت کی تھی۔

تکافل کے معنیٰ و مفہوم:

کفالت کے لغوی و اصطلاحی معنیٰ کو جاننے کے بعد اب تکافل (جو اِس کتاب کا اصل موضوع ہے) کے معنیٰ و مفہوم کو سمجھتے ہیں۔ چنانچہ تکافل کے لغوی معنیٰ "ایک دوسرے کی کفالت کرنے (mutual Support) یا ذمہ داری لینے" کے ہیں۔ لغت کی مشہور کتاب "المورد" میں تکافل کے لغوی معنیٰ "مشترکہ ذمہ داری (joint liability) یا مشترکہ جواب دہی (joint responsibility) اور باہمی یکجہتی (solidarity)" اور معجم الطلاب میں تکافل کے معنیٰ "ایک دوسرے کے ساتھ گارنٹی کا تبادلہ کرنے" کے ہیں جبکہ اِس میں تکافل کی تعریف اِن الفاظ میں کی گئی ہے:

تبادل الاعالة والنفقة وا : یعنی کفالت، اِخراجات اور اِعانت و تعاون کا تبادلہ تکافل ہے۔ آگے لکھتے ہیں: الرعاية والتحمل و منه تكافل المسلمين رعاية بعضهم بعضا بالنصح والنفقة وغير ذالک

ترجمہ: اس کے معنیٰ خیال رکھنا اور برداشت کرنے کے ہیں اور اسی سے تکافل المسلمین ہے، یعنی مسلمانوں کا ایک دوسرے کا خیر خواہی اور خرچ وغیرہ کر کے خیال رکھنے کے ہیں۔

اِصطلاح میں تکافل سے مراد اِمدادِ باہمی کا ایک ایسا طریقۂ کار ہے، جس کے تحت افرادِ معاشرہ تعاون اور تبرّع (احسان) کی بنیاد پر ایک معاہدہ کرتے ہیں اور پھر اُن میں سے

Marfat.com

کسی فرد یا اَفراد کا مالی نقصان ہوجائے ،تو مل جل کر پہلے سے قائم شدہ ''تکافل فنڈ'' سے اُس کی تلافی کرتے ہیں یعنی اُس نقصان کا بوجھ کسی ایک پر نہیں پڑتا بلکہ سب اُس میں شریک ہوجاتے ہیں۔ یہ ایک معروف اسلامی فقہی تصور ہے اور اسی کی بنیاد پر اسلامی تکافل کمپنیاں وجود میں آئی ہیں۔اب الحمدللہ کئی مُحرّمات وممنوعات (prohibited) پر مشتمل انشورنس کے متبادل ایک جائز کفالتی اور امدادِ باہمی (mutual co-operation) کا نظام اداروں کی شکل میں وجود میں آچکا ہے۔اور اِسے روایتی بیمہ کے متبادل کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے۔اِس میں اُن تمام شرعی خرابیوں کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے، جن کی وجہ سے مروّجہ انشورنس کے نظام کو شرعی ماہرین نے ناجائز وحرام قرار دیا ہے۔

تکافل کے نظام میں جہاں ایک طرف طے شدہ مقدار کی حد تک وقف فنڈ (PTF) سے تحفظ کی ضمانت فراہم ہوتی ہے، وہاں شرعی مضاربت (PIA) کی شکل میں جائز منافع کا اہتمام بھی موجود ہے، جس سے اِس کی اِفادیت میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔لہٰذا اب مسلمانوں کے پاس بیمہ کے ممنوعہ نظام (prohibited system) سے بچنے کا ایک متبادل (alternate) جائز نظام موجود ہے جو ضرورت کے وقت اِسی کو اختیار کیا جائے۔عام مسلمانوں کے تعاون ہی سے تکافل بتدریج تمام شعبوں میں انشورنس کی جگہ لے سکتا ہے۔چونکہ تکافل سینکڑوں برس پرانے انشورنس کے مضبوط نظام کے مقابلے میں متعارف کرایا گیا ہے لہذا یہ ابھی اپنے ارتقائی مراحل سے گزر رہا ہے اور اِس میں کئی قسم کی عملی (practical) رکاوٹیں موجود ہیں۔ ماہرینِ شریعت ومعیشت اِن رکاوٹوں کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں اور اِن شاءاللہ وہ وقت دور نہیں کہ جب یہ سب رکاوٹیں دور ہوجائیں گی اور انشورنس کے ناجائز طریقۂ کار کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع

Marfat.com

ہوجائے گا۔تکافل کی راہ میں حائل عملی رکاوٹوں کا تذکرہ آگے اِس عنوان کے تحت کیا جائے گا۔

تکافل کمپنی کے کام کرنے کا طریقۂ کار

ذیل میں تکافل کمپنی کے کام کرنے کا طریقۂ کار نکات کی صورت میں درج کیا جارہا ہے:

(1)سب سے پہلے صاحبانِ حصص (Shareholders) شراکت داری کے اصول و ضوابط کے مطابق ایک تکافل کمپنی قائم کرتے ہیں جس میں ہر شریک (Shareholder/Partner)ایک طے شدہ تناسب سے اپنا سرمایہ ملاتا ہے،اس سرمایہ کو (Paid up capital)یا اِبتدائی رأس المال کہا جاتا ہے۔اس کمپنی کے اصول وقواعد تحریر کئے جاتے ہیں،اس کے کام کرنے کا طریقۂ کار طے کیا جاتا ہے اور متعلقہ ادارہ سے اس کو منظور بھی کروایا جاتا ہے تا کہ کمپنی قانونی طور پر وجود میں آجائے۔اس کمپنی کی حیثیت شخص معنوی یا شخص قانونی (Legal Entity) کی ہوتی ہے۔ابتدائی راس المال سے جو فنڈ بنایا جاتا ہے اس کو Shares Holders Fund (SHF) کہا جاتا ہے اور اس کی ملکیت صاحبان حصص کے پاس ہی رہتی ہے۔

(2)اس کے بعد اسلامی فقہ خصوصاً اِسلامی فقہ مالی پر دسترس رکھنے والے کم از کم تین علماء و اسکالرز پر مشتمل ایک شریعہ بورڈ قائم کیا جاتا ہے۔یہ شریعہ بورڈ کمپنی کے قیام سے لے کر اس کے تمام مالی معاملات کی انجام پذیری کے ہر مرحلے پر نہ صرف شرعی رہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ اس کے تمام معاملات کی باضابطہ نگرانی بھی کرتا رہتا ہے تا کہ غیر شرعی اُمور سے اِجتناب کیا جاسکے۔

(3)شریعہ بورڈ وقف کے شرعی اُصولوں کے تحت ایک دستاویز تیار کرتا ہے،جس میں واقف

Marfat.com

،متولی ،موقوف علیہم، مال موقوف، مصارف وقف، آمدن وقف وغیرہ سے متعلق قواعد و ضوابط تیار کیے جاتے ہیں۔ یہ سب سے اہم دستاوَیز ہوتی ہے اور یہی وہ بنیادی دستاوَیز ہے جو تکافل کو انشورنس سے نہ صرف ممتاز کرتی ہے بلکہ اس کے طریقہ کار کو اِسلامی شرعی اُصولوں سے بھی ہم آہنگ کرتی ہے۔

(4) اس کے بعد صاحبانِ حصص (Shareholders)، ایک مخصوص رقم سے اصل وقف قائم کرتے ہیں، اور اس کا منافع موقوف علیہم پر تصدق کر دیتے ہیں، اس طرح وہ رقم ان کی ملکیت سے نکل جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں چلی جاتی ہے۔ یہاں پر یہ بات ضروری ہے کہ اصل وقف قائم کرنے کے لئے جو رقم مختص کی جاتی ہے، اس سے ایسی غیر منقولہ جائیداد خریدی جائے، جس سے منافع حاصل ہوتا رہے اور تبرع کی صورت میں دیے جانے والے عطیات سے اس کی آمدن میں اضافہ بھی ہوتا رہے۔ واضح رہے کہ یہ مشروط وقف (Conditional Waqf) ہوتا ہے اور صرف طے شدہ شرائط کے تحت عطیہ دہندگان ہی اس کے موقوف علیہم (Beneficiaries) ہو سکتے ہیں۔ یہ وقف موقوف علیہم کے مستقبل کے اُن نقصانات کی تلافی کرتا ہے، جن کا ان عطیات دہندگا ن سے وعدہ کیا ہے، یہ سب شرائط وقف نامہ میں تحریر ہوتی ہیں ۔ اس وقف کو Participant Takaful Fund (PTF) کہا جاتا ہے اور یہ ”مِلك لِلّٰه“ ہوتا ہے۔

(5) تکافل کمپنی کا سربراہ (سی ای او) اس کا چیف متولی ہوتا ہے، جو وقف نامہ کے تحت تمام امور انجام دیتا ہے۔ کمپنی کا سربراہ کمپنی کے کاموں کی انجام دہی کے لئے ایسے افراد کا تقرر کرتا ہے، جو اس کی نگرانی میں وقف کے قواعد وضوابط کے مطابق کام کرتے ہیں۔

Marfat.com

(6) جوافراد یاادارے مخصوص شرائط کے تحت اس تکافل وقف فنڈ میں عطیات (Contributions) دیتے ہیں، وہ اس وقف فنڈ کے موقوف علیہم بن جاتے ہیں۔جب وہ وقف فنڈ میں عطیہ دیتے ہیں ، تو اُن کی حیثیت عطیہ دہندگان (Participants) کی ہوتی ہے۔عطیات ان کی ملکیت سے نکل کر وقف کی آمدن میں شامل ہوجاتے ہیں، جبکہ عطیات (Contributions) دینے کے بعد وہ موقوف علیہم(Beneficiaries) بن جاتے ہیں۔اور وہ ضرورت کے وقت وقف فنڈ سے منفعت حاصل کرنے کے حق دار بن جاتے ہیں۔

(7)وقف نامہ میں دیے گئے اختیارات کے تحت تکافل کمپنی شرعی تقاضوں کے مطابق شریعہ بورڈ کی رہنمائی میں تبرّع اور مضاربت کی بنیاد پر ایسے مالی عقود تیار کرتی ہے، جوافراد یا اداروں کی مستقبل کی ضروریات کو پورا کر سکے۔اِن کو کاروباری اِصطلاح میں مصنوعات (Products) کہا جاتا ہے، جن کی شریعہ بورڈ منظوری دیتا ہے اور اِن کے شریعت کے مطابق ہونے کی سند (Shariah Compliant Certificate) جاری کرتا ہے۔اس کے بعد متعلقہ حکومتی ادارے سے بھی اس کی منظوری لی جاتی ہے، تا کہ شرعی اور قانونی تقاضوں کی تکمیل ہوجائے۔

(8)اس کے بعد وہ پروڈکٹ (Product) عوام الناس کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔جب کوئی فرد یا ادارہ اس کو حاصل کرتا ہے، تو وہ جو عطیہ دیتا ہے، وہ وقف فنڈ میں چلا جاتا ہے۔شخصی فیملی تکافل میں وقف فنڈ کے علاوہ ایک اور فنڈ بھی ہوتا ہے جو شرعی مضاربت کے اصولوں پر کام کرتا ہے، اِس دوسرے فنڈ کو Participant Investment Fund (PIF) کہا جاتا ہے۔اس میں جو رقم دی جاتی ہے اس کی

Marfat.com

ملکیت عطیہ دہندگان کے پاس ہی رہتی ہے۔ کمپنی مضارب کی حیثیت سے اس رقم سے شریعت کے مطابق کاروبار کرتی ہے اور طے شدہ طریقہ کار کے مطابق شرکاء کا حصہ ان کے کھاتے میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ انشورنس اور تکافل کمپنی میں یہی سب سے بڑا فرق ہے کہ انشورنس کمپنی میں حاصل ہونے والا پریمیم براہ راست انشورنس کمپنی کی ملکیت میں چلا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ عقد معاوضہ بن جاتا ہے۔ اور چوں کہ انشورنس میں عقد معاوضہ کی شرائط کا خیال نہیں رکھا جاتا، لہٰذا اس میں بہت ساری شرعی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، جو اس عقد (انشورنس) کو ناجائز کر دیتی ہیں۔ اسی بنا پر اسلام میں انشورنس کو ناجائز قرار دیا گیا ہے اور تکافل کو اس کے متبادل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

تکافل اور ری تکافل:

بیمہ کمپنیز کی طرح تکافل کمپنیز کے پاس بھی ری تکافل (Re-Takaful) کی سہولت ہوتی ہے تا کہ کبھی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ تکافل کمپنی اپنے عطیہ دہندگان کی ضرورت کو پوری نہ کر سکے تو وہ ری تکافل کے ذریعے سے اِس کمی کو پورا کر سکے۔ واضح رہے کہ تکافل کی طرح ری تکافل بھی شرعی اُصولوں کے مطابق ہی کروائی جاتی ہے اور دنیا بھر میں اس کے کئی ماڈلز متعارف ہیں۔

تکافل اور بیمہ کا موازنہ:

تکافل	بیمہ

Marfat.com

تکافل بنیادی طور ''عقدِ تبرع'' ہے، جواحسان و مروّت اور امدادِ باہمی (mutual assistance) کے زریں اُصولوں کے تحت کام کرتا ہے۔اگر چہ تکافل کو بھی کسی حد تک منافع کمایا جاتا ہے لیکن اصل مقصد منافع نہیں ہوتا۔	جبکہ مروّجہ بیمہ عقدِ معاوضہ یعنی خرید وفروخت کی ایک صورت ہے، جہاں بیمہ دار پریمیم (قیمت) ادا کر کے بیمہ کمپنی سے مستقبل کے پیش آمدہ مالی خطرات سے تحفظ (subject matter) خریدتا ہے۔اِس اعتبار سے بیمہ کا بنیادی مقصد منافع کا حصول ہے۔
تکافل کے تمام اُمور کی باقاعدہ نگرانی کیلئے مستند مفتیانِ کرام پر مشتمل ایک شریعہ بورڈ ہوتا ہے، جو حتی الامکان کسی بھی غیر شرعی کام کو ہونے نہیں دیتا۔	مروّجہ بیمہ چونکہ کسی بھی شرعی اُصول کا پابند نہیں ہوتا،لہٰذا اِس کے جملہ اُمور کی شرعی نگرانی کا کوئی انتظام نہیں ہوتا،ادارہ ہر قسم کی شرعی پابندی سے آزاد ہوکر کاروبار کرتا ہے۔
تکافل میں اگر کوئی سرپلس (وہ رقم، جو تکافل کے تمام اِخراجات اور دعویٰ ادا کرنے کے بعد بچ جائے) حاصل ہوجائے،تو اس میں سے ممبران کو بھی حصہ مل سکتا ہے۔	اس میں سرپلس کا حقدار صرف ادارہ ہوتا ہے۔ پالیسی ہولڈرز کو کچھ نہیں ملتا۔ پالیسی ہولڈر صرف طے شدہ رقم لینے کے حقدار ہیں۔

Marfat.com

تکافل میں ممبران کی طرف سے جمع شدہ رقم کا منافع فنڈ میں جاتا ہے اور پھر وہاں سے ضابطے کے مطابق تقسیم ہوتا ہے۔	پورے منافع کا مالک ادارہ ہوتا ہے۔
تکافل کی صورت میں ادارہ وکیل کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دیتا ہے۔	اِس صورت میں ادارہ ہی مالک ہوتا ہے۔
تکافل میں آنے والی رقم کا ایک حصہ وقف فنڈ کی ملکیت ہوتی ہے۔	بیمہ کے ادارے کو حاصل شدہ پریمیم پر ادارہ کی ملکیت ہوتی ہے۔

تکافل کے مروّجہ ماڈل:

اسلام کا مزاج یہ ہے کہ وہ جب کسی امر سے روکتا ہے، تو اُس کا بہترین متبادل بھی دیتا ہے۔ مثال کے طور پر سود کو جب حرام قرار دیا گیا، تو پہلے اُس کا متبادل کاروبار کی صورت میں دیا گیا۔ شراب کو حرام قرار دے کر انواع واقسام کے مشروبات جائز قرار دے دیئے۔ تکافل چونکہ بیمہ کے متبادل کے طور پر متعارف ہوا ہے، لہٰذا علماءِ کرام اور دیگر ماہرین کی یہ کوشش ہے کہ اِسے اِس طرح ڈیزائن کیا جائے کہ مروجہ بیمہ سے حاصل ہونے والے فوائد جائز شرعی طریقے سے حاصل ہوجائیں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے گا، تو پھر لوگوں کو اِس کی جانب لانے میں دشواری ہوگی۔ خاص طور پر وہ لوگ جو ہر معاملے کو مادی اور دنیاوی منفعت کے نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں۔ اِس سلسلے میں دنیا میں تکافل کے مختلف ماڈلز پیش کئے ہیں۔ یہ درجِ ذیل ہیں:

(1) مضاربہ ماڈل

Marfat.com

(2) وکالہ اور مضاربہ ماڈل

(3) وکالہ وقف ماڈل

(1) مضاربہ ماڈل:

مضاربہ ایک اِسلامی طریقۂ تجارت ہے۔ اس میں دو افراد یا ادارے مل کر کوئی کاروبار کرتے ہیں، جن میں سے ایک کاروبار میں مکمل سرمایہ لگاتا ہے جبکہ دوسرا اپنی مہارت اور محنت کو استعمال کر کے کاروبار کو چلاتا ہے اور جو منافع آتا ہے، اُسے پہلے سے طے شدہ تناسب یا فیصد کے مطابق باہم تقسیم کر لیتے ہیں۔ جو شخص سرمایہ فراہم کرتا ہے، اُسے ''ربّ المال'' اور کام کرنے والے کو ''مضارب'' کہتے ہیں۔ نقصان کی صورت میں سرمایہ کا پورا نقصان ربّ المال برداشت کرتا ہے جبکہ مضارب کو اُس کی محنت کا کوئی صلہ نہیں ملتا۔ اِسلامی معیشت میں مضاربت کو ایک اہم کاروبار کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے۔ اِس کی تفصیل کتبِ فقہ میں موجود ہے۔

تکافل کے مضاربہ ماڈل کے تحت تکافل آپریٹر اور شرکاءِ تکافل (Participants) کے درمیان مضاربت کا معاہدہ ہوتا ہے، جس کے تحت تکافل آپریٹر مضارب اور شرکاءِ تکافل ربّ المال ہوتے ہیں۔ کاروبار سے حاصل شدہ منافع تکافل آپریٹر اور شرکاءِ تکافل کے درمیان طے شدہ تناسب سے تقسیم ہوتا ہے۔ شرکاء کو حاصل ہونے والے منافع کو مستقبل میں آنے والے مالی نقصانات کی تلافی میں خرچ کیے جاتے ہیں۔ تکافل کے اِس ماڈل پر عام طور پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ تکافل کو ''عقدِ تبرع'' سے نکال کر ''عقدِ معاوضہ'' میں لے آتا ہے، لہٰذا عقدِ معاوضہ کی وجہ سے جو شرعی پابندیاں ہیں، اُن کی پاسداری نہیں ہو پاتی۔ مزید برآں اِس کا منافع شرکاء کے درمیان سرمائے کے

Marfat.com

اعتبار سے تقسیم نہیں ہوتا بلکہ اُن کے مستقبل میں ہونے والے مالی نقصان کے اعتبار سے تقسیم ہوتا ہے جو اُن کے حصے سے کم یا زیادہ ہوسکتا ہے اور یہ مضاربت کے اُصول کے خلاف ہے۔

مضاربہ ماڈل میں پائی جانے والی ان قباحتوں کی وجہ سے پاکستان میں اِس ماڈل کو نہیں اپنایا گیا ہے۔

(2) وکالہ ماڈل:

وکالہ ماڈل کی وضاحت سے قبل وکالہ کی شرعی حیثیت کو درجِ ذیل الفاظ میں بیان کیا جارہا ہے۔

عقل وفہم اور علمی وعملی مہارت واہلیت میں تمام لوگ برابر نہیں ہوتے بلکہ اِن میں بعض انتہائی ذہین ہوتے ہیں، جن میں اپنے کام کو سرانجام دینے کی بدرجۂ اولیٰ صلاحیت موجود ہوتی ہے جبکہ اِس کے برعکس کچھ لوگ علم وصلاحیت اور مہارت واہلیت میں کمی کی وجہ سے اپنے بعض اُمور کو بحسن وخوبی انجام دینے سے عاجز ہوتے ہیں لہذا شریعت نے ایسے لوگوں کے فائدہ کے لئے یہ اجازت دی ہے کہ وہ خود میں سے ایسے شخص کو اپنا وکیل یا نائب نامزد کردیں، جو اُن کے کام یا معاملے کی انجام دہی میں اُن کی بہتر نمائندگی کرسکے اور اُس کے بہتر نتائج لاسکے اور وکالت دراصل اِسی معاملے کا نام ہے۔

وکالت کی مشروعیت:

قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں وکالت کے جواز پر متعدد مثالیں موجود ہیں، جنہیں ذیل میں اختصار کے ساتھ درج کیا جارہا ہے۔

فَابْعَثُوْا اَحَدَ كُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا

Marfat.com

فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ

ترجمہ:''سو اب تم اپنے میں سے کسی کو چاندی کے یہ سکے دے کر شہر کی طرف بھیجو کہ وہ غور کرے کہ کون سا کھانا زیادہ پاکیزہ ہے اور اس میں سے تمہارے کھانے کے لئے لے کر آئے،(سورۂ کہف،آیت:19)۔''

درجِ بالا آیتِ مبارکہ میں اَصحابِ کہف کا ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو وکیل مقرر کر کے شہر بھیجا،تا کہ وہ اُن تمام لوگوں کے لئے کھانا خرید کر لائے۔اَصحابِ کہف کے اِس عمل سے وکالت کے جواز کا پتا چلتا ہے۔

وکالت عقدِ تبرع یعنی احسان کا معاہدہ ہونے کی وجہ سے تعاون ہی کی ایک صورت ہے لہذا اِس کا جواز قرآنِ مجید کی سورۂ مائدہ کی آیت نمبر 2 سے بھی ثابت ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

ترجمہ:''اور تم نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو،(سورۂ مائدہ،آیت:2)۔''

وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَآ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا☆

ترجمہ:''(اے مسلمانو!) اگر تمہیں ان دونوں کے درمیان جھگڑے کا خطرہ ہو،تو ایک منصف مرد کی طرف سے مقرر کرو اور ایک منصف عورت کی طرف سے مقرر کرو،اگر وہ دونوں منصف صلح کرانے کا ارادہ کریں،تو اللہ ان دونوں (زن وشو) کے درمیان اتفاق پیدا کر دے گا،(سورۂ نساء،آیت:35)۔''

اِس آیتِ کریمہ سے وکالت کی مشروعیت اِس طرح معلوم ہوتی ہے کہ جب

Marfat.com

شوہر وزن میں مفاہمت کی کوئی صورت نظر نہ آئے ،تو یہ حکم دیا گیا کہ فریقین میں سے ہر ایک اپنے رشتے داروں میں سے اِس مسئلے کو حل کرنے کے لئے اپنا منصف نامزد کرے، جو اُن کے درمیان پیدا شدہ رنجش کو ختم کروانے میں اُن کی مدد کر سکے۔

اِسی طرح حدیث مبارک میں ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قربانی کا جانور خریدنے کے لئے اپنا وکیل مقرر کیا۔ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سو اُونٹ کی قربانی کی ،جن میں سے 63 اُونٹوں کو خود ذبح کیا اور باقی کو ذبح کرنے کے لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وکیل مقرر کیا۔اسی طرح کئی صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو زکوٰۃ وصول کرنے اور تبلیغِ دین کے لئے اپنا نائب (وکیل) بنا کر دوسرے علاقوں میں بھیجا اور یہ عمل آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد خلافتِ راشدہ کے زمانے تک اور تا حال اُمت میں جاری ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس پر اُمت کا اجماع بھی ہے۔

وکالت کی مشروعیت بیان کرنے کے بعد اب اِس کے لغوی و اصطلاحی معنیٰ اور اِس سے متعلق فقہی معاملات درج کئے جا رہے ہیں:

وکالت کے لغوی معنیٰ:

وکالت کے لغوی معنیٰ ''تفویض یا سپرد کرنے ،اعتماد کرنے اور اپنے کام کے لئے کسی دوسرے کو نائب بنانے'' کے ہیں۔جیسا کہ عربی فقہی اصطلاحات کی مشہور لغت ''المفردات'' میں ہے:

التفویض والاعتماد علی الغیر یعنی کسی دوسرے کو کام سپرد کرنا اور اُس پر اعتماد کرنا۔

وکالت (Agency Agreement) کی تعریف:

Marfat.com

وکالت عقدِ تبرع کی ایک قسم ہے۔ اِصطلاحِ فقہ میں کسی کو اپنا قائم مقام بنا کر، اپنے کسی کام کی ذمہ داری اُسے تفویض کرنا ''وکالت'' کہلاتا ہے۔

مجلۃ الاحکام العدلیہ میں وکالت کی تعریف اِس طرح بیان کی گئی ہے:

الوکالة تفويض أحد أمره الى آخر واقامته مقامه

ترجمہ: ''کسی شخص کا دوسرے کو اپنا نائب بنا کر اپنے کسی کام کو اُس کے سپرد کرنا، وکالت کہلاتا ہے، (مجلۃ الاحکام العدلیہ، مادہ نمبر ۱۴۴۹)۔''

اِصطلاحاتِ وکالت:

وکیل (Agent):

لغت میں وکیل کے معنیٰ ''سپرد کرنے یا کسی پر اعتماد کر کے اپنے کاموں کی انجام دہی کے لئے مقرر کرنے'' کے ہیں۔ جبکہ شرع میں وکیل سے مراد وہ شخص ہے، جسے کسی نے اپنے ایسے کام میں، جس میں نائب بنانا جائز ہو، نائب بنا کر اپنا کام اُس کے سپرد کر دیا ہو۔

مؤکل (Principal):

اپنا کام کسی دوسرے کے سپرد کرنے والا ''مؤکل'' کہلاتا ہے۔

مؤکل بہ (Authorised Act):

جس کام کے لئے کسی کو وکیل بنایا گیا ہو، اسے ''مؤکل بہ'' کہتے ہیں۔

وکالت کی قسمیں:

(۱) وکالتِ عامّہ (General Agency Agreement):

(۲) وکالتِ خاصّہ (Special Agency Agreement):

وکالتِ عامّہ (General Agency Agreement):

Marfat.com

عقدِ وکالت میں کسی خاص کام کے لئے وکیل نہ کیا گیا ہو، تو اُسے ''وکالتِ عامہ'' کہتے ہیں جیسے مؤکل نے یہ کہا کہ جو چیز مناسب سمجھو میرے لئے خرید لو یہ خریداری کی وکالت عامہ ہے۔ لہذا وکیل جو کچھ بھی خریدے گا وہ مؤکل کا ہوگا۔ وکیل دینے سے اور مؤکل لینے سے انکار نہیں کرسکتا۔ یونہی اگر یہ کہہ دیا کہ میرے لئے جو کپڑا اچھا ہو خرید لو تو یہ کپڑے کے متعلق وکالت عامہ ہے۔

وکالتِ خاصّہ (Special Agency Agreement):

عقدِ وکالت میں اگر کسی خاص چیز کی خریداری کے لئے وکیل بنایا ہو مثلاً کسی کو یہ کہنا کہ فلاں گاڑی یا فلاں جانور میرے لئے خرید لو، تو یہ وکالتِ خاصہ ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ وکیل وہی معین چیز، جس کی خریداری کا اُسے وکیل مقرر کیا گیا ہے، خرید سکتا ہے اُس کے سوا دوسری چیز نہیں خرید سکتا۔ اگر وکیل نے اُس کی اجازت کے بغیر خریدا تو مؤکل پر اُس کی ادائیگی لازم نہیں بلکہ وہ وکیل کی ملکیت میں شمار ہوگی اور اُس کی قیمت کی ادائیگی وکیل پر لازم ہوگی۔

وکالت کے لئے شرائط:

وکالت سے متعلق شرائط کو درجِ ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ مؤکل کے لئے شرائط:

۲۔ وکیل کے لئے شرائط:

۳۔ مؤکل بہ کے لئے شرائط:

ذیل میں ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ ضبطِ تحریر میں لایا جارہا ہے۔

مؤکل کے لئے شرائط:

Marfat.com

(۱) عاقل وبالغ ہو۔

(۲) جس کام کے لئے مؤکل دوسرے کواپناوکیل مقرر کررہا ہو، اُسے خود بھی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اگر کسی خاص وجہ سے وقتی طور پر مؤکل کے لئے کسی کام کا کرنا تو ممکن نہ ہولیکن اُس میں کرنے کی صلاحیت موجود ہو، تو اُس کام کے لئے وہ دوسرے کواپناوکیل مقرر کرسکتا ہے، جیسے حالتِ اِحرام میں محرم کے لئے شکار کرنا حرام ہوتا ہے لیکن وہ شکار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، لہذا جس کام کے لئے وقتی طور ممانعت ہو، اُس کے لئے بھی کسی کواپنا وکیل مقرر کیا جاسکتا ہے۔

وکیل کے لئے شرائط:

(۱) عاقل وبالغ ہو۔

(۲) مؤکل بہ کوانجام دینے کی صلاحیت اُس میں موجود ہو۔ لہذا کسی نے ایک نادان و ناسمجھ بچے یا پاگل کواپناوکیل مقرر کیا ہو، تو یہ شرعاً درست نہیں کیونکہ اِن میں مؤکل بہ کوانجام دینے کی صلاحیت نہیں ہے۔ اس کے برعکس ایک نابالغ سمجھدار بچے نے کسی کواپناوکیل بنایا، تو اُس کی وکالت اُن امور میں درست ہوگی، جن میں اُس کا فائدہ ہورہا ہو جیسے ہبہ یا ہدیہ وغیرہ قبول کرنا۔ اُن اُمور میں ولی (سرپرست) کی اجازت بھی ضروری نہیں۔ اِس کے برعکس ایسے اُمور، جن میں بچے کا نقصان ہورہا ہو، اُن میں اگر بچے نے کسی کواپناوکیل مقرر کردیا ہو، تو یہ وکالت درست نہیں ہوگی اگرچہ ولی نے اِجازت بھی دے دی ہو۔ مثلاً ہبہ یا ہدیہ کرنے کے لئے کسی کووکیل بنانا۔

خرید وفروخت کے وہ معاملات، جن میں نفع ونقصان دونوں پہلو ہوں، اُن میں ولی (سرپرست) کی اجازت سے کوئی بچہ چاہے تو دوسرے کواپناوکیل مقرر کرسکتا ہے۔ اور

Marfat.com

اگر اُس نے ولی کی اجازت کے بغیر ایسا کرلیا تو اب وکالت کی درستگی ولی (سرپرست) کی اجازت پر موقوف ہوگی۔

مؤکل بہ کے لئے شرائط:

(۱) مؤکل بہ شرعاً ممنوع نہ ہو۔لہذا اگر کسی نے دوسرے کو شراب کی خریداری کے لئے اپنا وکیل مقرر کیا، تو شرعی اعتبار سے یہ وکالت جائز نہیں۔

(۲) مؤکل بہ معلوم ہو۔

وکالت کن اُمور میں ہوسکتی ہے؟۔

وکالت صرف اُن اُمور میں ہوسکتی ہے، جن میں نیابت یعنی قائم مقام بنانا جائز ہو مثلاً بیع وشراء کے معاملات وغیرہ۔نماز، روزہ اور اِن جیسی عبادتوں میں چونکہ نیابت جائز نہیں ہے لہٰذا ان کاموں کی ادائیگی کے لئے کسی کو وکیل مقرر نہیں کیا جاسکتا۔کیونکہ یہ ایسی عبادات ہیں، جن کی ادائیگی مکلّف پر ہی لازم وضروری ہے اور مکلّف کے ادا کئے بغیر ادا نہیں ہوتیں۔

۳۔وکیل کے قبضے میں مال کی شرعی حیثیت:

مال وکیل کے قبضے میں بطورِ اَمانت رہتا ہے لہٰذا اِس پر اَمانت کے تمام احکام لاگو ہوتے ہیں۔وکیل پر شرعاً یہ لازم ہے کہ وہ مال کی حتی الوسع حفاظت کرے اور مؤکل تک بحفاظت اور بغیر کم وکاست کے پہنچادے۔لیکن اگر وہ مال وکیل کے قبضے میں اُس کی کوتاہی کے بغیر ضائع ہوجائے, تو وکیل ضامن (Responsible) نہیں ہوگا البتہ مال کے ضیاع یا اُس کی قدر میں کمی ہونے میں اُس کی کوتاہی اور غفلت ثابت ہوجائے، تو حقیقی نقصان کا ازالہ امین پر لازم ہے۔

Marfat.com

۴۔وکالت کی اُجرت:

وکیل کے لئے وکالت کی اُجرت لینا بھی جائز ہے مگر اِس صورت میں وکالت کا معاملہ اجارہ کی طرح ہو جائیگا۔جیسا کہ مجلۃ الاحکام العدلیہ مادّہ نمبر 1467 میں ہے کہ اگر وکالت میں اُجرت کی شرط بھی ہو اور وکیل نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہو،تو وہ اُجرت کا مستحق ہو جائیگا اور اگر اُجرت کی شرط نہ ہو،تو وکیل ایک مفت خدمت گار ہوگا لہذا کام کی تکمیل پر کسی قسم کے حقِ خدمت کا حقدار نہیں ہوگا۔

تکافل کا وکالہ ماڈل:

وکالہ کے بارے میں شرعی اُصول وضوابط کو بیان کر دینے کے بعد تکافل کے وکالہ ماڈل کو بیان کیا جارہا ہے۔اِس ماڈل کے تحت تکافل کمپنی اور شرکاءِ تکافل کے درمیان وکالت کا معاہدہ ہوتا ہے۔اس معاہدے کے تحت تکافل کمپنی وکیل اور شرکاءِ تکافل مؤکل ہوتے ہیں۔کمپنی اپنی خدمات کے عوض ایک طے شدہ معاوضہ یا فیس کے عوض شرکاء کے فنڈ سے کاروبار کرتی ہے۔کاروبار میں جتنا منافع آتا ہے،وہ سارے کا سارا شرکاء کا ہوتا ہے اور کسی ناگہانی آفت کے وقت ہونے والے مالی نقصان کی تلافی اس میں سے کی جاتی ہے۔وکالہ ماڈل ملائشیا میں ایک اہم پروڈکٹ کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔

تکافل کے اِس ماڈل میں بھی کئی قسم کی شرعی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔لہٰذا پاکستان کے علماءِ کرام نے اِس ماڈل کو اختیار کرنے سے روکا ہوا ہے۔

تکافل کے اداروں کو درپیش مسائل:

تکافل کی شرعی حیثیت پر سیرِ حاصل گفتگو کرنے کے بعد اب اُن مسائل کے بارے میں لکھا جارہا ہے،جن کا سامنا تکافل کے اداروں کو ہے۔یہ وہ مسائل ہیں،جنہیں

Marfat.com

دور کئے بغیر تکافل کے حقیقی اور دوررس ثمرات حاصل نہیں کئے جاسکتے ہیں۔ذیل میں اِن مسائل پر قدرے تفصیل سے لکھا جارہا ہے:

عوام الناس میں علمی فقدان

تکافل کی ترقی میں سب سے بڑی اور اہم رکاوٹ عوام الناس میں اِس کے بارے میں درست معلومات کا نہ ہوتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اِس نظام کے متعارف ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا اور اِس کے بارے میں عام لوگوں کو آگاہ کرنے کی خاطر خواہ کوشش بھی نہیں کی گئی۔عوام الناس کے اِس علمی کمی کی وجہ سے لوگ اپنی سمجھ کے مطابق تکافل کے بارے میں رائے دینے لگتے ہیں، جو اکثر و بیشتر حقیقت پر مبنی نہیں ہوتی اِس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اِس کی درست صورت لوگوں کے سامنے نہیں آتی۔ بعض لوگ اِسے انشورنس ہی کی طرح قرار دے کر اِسے اختیار کرنے سے رُک جاتے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ یہ ابھی تک مکمل طور پر اِسلامی نہیں ہے الغرض جتنے منہ اُتنی باتیں ہوتی ہیں۔

اِس اہم مسئلے کو دور کرنے کے لئے تکافل کے اَربابِ اختیار کو چاہئے کہ وہ عوامی سطح پر تکافل کے بارے میں صحیح معلومات پر مبنی مختلف نوعیت کے پروگرام کریں جو نہ صرف مفت ہوں بلکہ عام لوگوں کی اُن پروگرامز تک رسائی بھی ممکن اور آسان ہو۔ تکافل کے تعارف کے لئے ابھی تک جو پروگرامز ہورہے ہیں، وہ عام طور پر فائیو اسٹار ہوٹلز اور اِس طرح کی مہنگی جگہوں میں منعقد ہوتے ہیں، جہاں شرکت کے لئے بھاری فیس ادا کرنی پڑی ہے اور اگر فری بھی ہو، تو ہر ایک کو شرکت کی اجازت نہیں ہوتی۔ لہٰذا عام لوگوں کی رسائی ناممکن ہوجاتی ہے۔ یہ بھی مشاہدے میں آیا ہے کہ چند لوگ ہی اِن پروگرامز میں بار بار شرکت کرتے ہیں اور چونکہ بنیادی معلومات ایک ہی طرح کی ہوتی ہے، لہٰذا اکثر شرکاء وہ یا

Marfat.com

تو پروگرامز کے دوران سو رہے ہوتے ہیں یا پھر باہر گھوم پھر کر وقت گزار دیتے ہیں۔ بعض تو ایسے بھی ہیں، جو ظہرانے کے وقت آتے ہیں اور تھوڑی دیر شرکت کر کے واپس چلے جاتے ہیں۔ اِس طرح ان پروگرامز کی افادیت میں کمی آجاتی ہے۔ چنانچہ تکافل کی اہمیت کے پیشِ نظر اِس کی معلومات و آگہی کے پروگرامز کو آسان سے آسان بنایا جائے، عام عوامی جگہوں میں اِن کا انعقاد کیا جائے۔ اِس سے نہ صرف بے جا اخراجات سے چھٹکارہ ملے گا بلکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک علم بھی پہنچے گا۔ دین بھی اِسراف (بے جا خرچ) سے منع کرتا ہے اور تکافل تو ہے ہی مستقبل کے لئے بچت کرنے کا نام۔ اِس طرح یہ پروگرامز اِسم با مسمّٰی بن جائیں گے۔

تکافل کے بارے میں علم و آگہی کے پروگرامز جس سے عوام الناس کے لئے ضروری ہے، اسی طرح بلکہ اِس سے بھی زیادہ علماءِ کرام کے لئے بھی ضروری ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ایک عالم کو تکافل کے بارے میں درست معلومات دے کر اُنہیں اِس کی شرعی حیثیت سے آگاہ کر دیا جائے تو وہ اپنے زیرِ اثر علاقے میں سینکڑوں افراد کو بڑی آسانی سے اِس نظام کو اپنانے پر قائل کر سکتے ہیں۔ علماءِ کرام کو تکافل کے بارے میں آگاہ کرنے کی ضرورت اِس لئے پیش آرہی ہے کہ اگرچہ وہ تکافل میں استعمال ہونے والے شرعی اُصولوں کو مثلاً وقف، ہبہ، مضاربہ اور تبرع وغیرہ کو اچھی طرح جانتے ہیں لیکن اِس کی عملی صورت کو نہیں جانتے اور اُنہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ جدید اِصطلاح میں انہیں کیا کہا جاتا ہے۔ لہٰذا عملی صورت سے اُنہیں آشنا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ویسے بھی علماءِ کرام کی یہ شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ بذاتِ خود اِن معاملات کو جاننے کی کوشش کریں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ زَمَانَهٗ فَهُوَ جَاهِلٌ یعنی جو اپنے زمانے کو

Marfat.com

نہیں جانتا وہ جاہل ہے۔

نیتوں میں اِخلاص:

کسی بھی عمل میں حقیقی کامیابی کے لئے نیتوں میں اِخلاص کا ہونا ضروری ہے۔ اگر نیت میں فتور ہو، تو عمل کتنا ہی مستحسن ومحبوب کیوں نہ ہو، اُس کے دنیاوی واُخروی فوائد حاصل نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیتوں میں درستگی کی بہت زیادہ تاکید ارشاد فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ یعنی بے شک اعمال (کی قبولیت وعدمِ قبولیت) کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسے ثلثِ اِسلام یعنی اسلام کا ایک تہائی قرار دیتے ہیں۔ امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِسے ربعِ اِسلام (اِسلام کا چوتھائی) قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس حدیث مبارک کی اہمیت کے پیشِ نظر بڑے بڑے محدثینِ کرام نے اپنی کتابوں کا آغاز اِسی سے کیا ہے، جن میں محمد بن اسمعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور تالیف ''صحیح بخاری'' بھی ہے۔

نیت میں اِخلاص نہ صرف تکافل کے ادارے کو قائم کرنے والوں میں ہونا چاہئے بلکہ شرکاءِ تکافل میں بھی یہ اتنا ہی ضروری ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ تکافل کو بھی انشورنس کی طرح صرف ایک کاروباری ادارے کے طور پر قائم کیا جاتا ہے اور پھر بعد میں ساری توجہ مطمحِ نظر یعنی منافع کے حصول کی جانب لگ جاتی ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ تکافل کا ایک مقصد تو لوگوں کو ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے، جہاں وہ انشورنس کی خرابیوں سے دور رہتے ہوئے مستقبل کے پیش آمدہ مالی نقصانات کا ازالہ کرسکیں تو دوسری طرف کمپنی قائم کرنے والے اِس سے منافع بھی حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ

Marfat.com

ضروری ہے امدادِ باہمی اور لوگوں کو فائدہ پہچانے کا تصور منافع کمانے کے تصور پر حاوی ہونا چاہئے۔ اِس سوچ سے اِمدادِ باہمی بھی حاصل ہوجائے گی، جو تکافل کا اصل اور بنیادی مقصد ہے اور منافع بھی۔ اِسی طرح معترضین کے اِس ایک اعتراض کو بھی دور کیا جاسکتا ہے کہ تکافل کا مقصد بھی انشورنس کی طرح صرف منافع کمانا ہوتا ہے۔ غور کرنے پر یہ اعتراض حقیقی بھی لگتا ہے۔ لہٰذا ادارے قائم کرنے والوں کی ذہنی وفکری تربیت یہاں بہت ضروری ہے اگرچہ موجودہ مادیت پرست معاشرے میں یہ مشکل ضرور ہے لیکن اگر کوشش کی جائے تو اتنا مشکل بھی نہیں ہے۔ راقم کی رائے میں اہم فریضہ تکافل میں اپنی خدمات انجام دینے والے شرعی مشیران بہتر طور پر انجام دے سکتے ہیں۔ شرکاءِ تکافل کی سوچ میں مثبت تبدیلی لانے کی غرض سے اُنہیں تحریری وتقریری طور پر اِخلاصِ نیت کی اہمیت بتائی جائے، تو خاظر خواہ نتیجہ برآمد ہوسکتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارک سے واضح ہوتا ہے کہ کئی اَعمال اپنی ظاہری شکل وصورت میں دنیاوی اَعمال لگتے ہیں، لیکن نیت کے اِخلاص کی وجہ سے وہ اُخروی اعمال بن جاتے ہیں۔ حدیث مبارک یہ ہے:

كَمْ مِنْ عَمَلٍ يُتَصَوَّرُ بِاَعْمَالِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَصِيْرُ اَعْمَالَ الْاٰخِرَةِ بِحُسْنِ النِّيَّةِ وَ كَمْ مِنْ عَمَلٍ يُتَصَوَّرُ بِاَعْمَالَ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ يَصِيْرُ اَعْمَالَ الدُّنْيَا بِسُوْءِ النِّيَّةِ

ترجمہ: ”کتنے ہی اَعمال ایسے ہیں، جو (ظاہری اعتبار سے) دنیاوی ہیں، لیکن پھر نیت کی اچھائی کی وجہ سے وہ آخرت کے اَعمال بن جاتے ہیں۔ اِسی طرح بہت سے اَعمال ایسے ہیں، جو (ظاہری اعتبار سے) آخرت کے اَعمال معلوم ہوتے ہیں، لیکن نیت کی خرابی کی وجہ سے وہ دنیا کے اعمال بن جاتے ہیں۔

Marfat.com

اِسلامی تشخص کا عدمِ اظہار:

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَاتَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ☆ ترجمہ: اے ایمان والو! اِسلام میں مکمل طور پر داخل ہو جاؤ اور شیطان کے راستے کی پیروی مت کرو کہ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، (سورۂ بقرہ، آیت:)۔ اِس آیتِ کریمہ کے مطابق ایک مسلمان کی زندگی کا ہر لمحہ اور ہر پہلو اِسلامی تعلیمات کے مطابق ہو، اُس کی زندگی ''آدھا تیتر اور آدھا بٹیر'' کا مصداق نہ ہو بلکہ وہ ''کردار میں گفتار میں اللہ کی ہے برہان'' کی عملی صورت ہو۔ لہٰذا جب تکافل کے بارے میں یہ دعویٰ ہے کہ یہ شرعی تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ تو یہ لازم ہے کہ نہ صرف اس کے معاملات بلکہ اردگرد کا ماحول بھی ایسا ہو کہ دیکھنے والا فوراً یہ سمجھ جائے کہ وہ اِسلامی تشخص کے حامل ادارے کے ساتھ معاملہ کر رہا ہے۔ انگریزی میں ایک محاورہ زبان زدِ عام ہے کہ "First impression is last" لہٰذا اگر کوئی شخص کمپنی میں داخل ہوتا ہے اور اُس کی پہلی نظر ہی غیر شرعی اُمور پر پڑے، تو وہ کیا اثر لے گا، اس کا اندازہ اِس محاورے سے لگایا جا سکتا ہے۔ یہ تحریر مفتی سید صابر حسین صاحب کی تکافل سے متعلق تفصیلی کتاب سے من وعن لی گئی ہے۔

فصل دوم: بنک اکاؤنٹ اور قرض کی مختلف شکلیں

سوال: بنک میں رکھی رقم کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: بنک میں رکھی رقم کی شرعی حیثیت قرض کی ہے اور اس کے قرض ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ہم بہر صورت بنک میں رکھی رقم کو واپس لیتے ہیں اگرچہ بنک کو آگ لگے یا بنک

Marfat.com

چوری ہو جائے ۔ کیونکہ اگر امانت ہوتی تو آگ لگنے یا چوری ہونے کی صورت میں بنک کا ہمیں واپس کرنا ضروری نہیں ہوتا۔

(ماخوذ از اسلام اور جدید بنک کاری ،صفحہ 39-38،مکتبہ برکات المدینہ، کراچی)

نوٹ: بنک میں روپیہ جمع کرنے کی چند ایک صورتیں

(1) بچت کھاتہ: اس کھاتے میں عوام اپنا بچا کھچا سرمایہ جمع کرتے رہتے ہیں اور جب چاہیں نکال سکتے ہیں،اس پر بینک نفع بھی دیتا ہے۔اسے سیونگ اکاؤنٹ (Savings Bank Account) بھی کہتے ہیں۔

(2) میعادی جمع کھاتہ: اس کھاتے میں رقم ایک مقررہ مدت کے لئے جمع کردی جاتی ہے اس پر نفع کی شرح بچت کھاتہ سے زیادہ ہوتی ہے ۔اس کو ''فکسڈ ڈپوزٹ'' (Fixed Deposit) بھی کہتے ہیں۔

(3) متواتر جمع کھاتہ: اس کھاتے میں ایک مقررہ رقم مثلاً دس روپے، بیس روپے ماہ بماہ ایک مقررہ میعاد تک کے لئے جمع کی جاتی ہے اس میعاد پوری ہونے پر پوری رقم مع نفع واپس کردی جاتی ہے۔اسے کیومولیٹیو ڈپوزٹ اکاؤنٹ، C.D.A بھی کہا جاتا ہے۔

(4) سی ،ڈی، آر۔C.D.R: یہ بھی ایک طرح کا میعادی جمع کھاتہ ہے اس میں رقم کم سے کم 45 دن یا اس سے زیادہ مدت کے لئے فکس کی جاتی ہے۔

(5) منتقلی ڈپوزٹ اسکیم: اس اسکیم میں رقم ایک دفعہ فکس کی جاتی ہے اور اس پر ایک مقررہ شرح سے ماہ بماہ نفع ملتا رہتا ہے۔

(6) رے کرنگ ڈپوزٹ (Recurring Deposit): اس میں روپے فکس کرنے والا ہر مہینے میں مقررہ رقم جمع کرتا رہتا ہے اور ڈپوزٹ کی میعاد پوری ہونے پر

Marfat.com

نفع کے ساتھ رقم مل جاتی ہے۔بعض بنکوں میں اس کا نام ''پروگریسیوڈپوزٹ'' (Progressivedeposit) ہے۔

(7) کرنٹ اکاؤنٹ:(Current Account) یعنی چالوکھاتہ:اس اکاؤنٹ کے کھاتہ داروں کو بینک سے کوئی نفع نہیں ملتا، بلکہ انہیں صرف اپنی جمع کردہ رقم واپس ملتی ہے۔

(ماخوذ وملخص ازاسلام او رجدیدبینک کاری،صفحہ 37-36،مکتبہ البرکات المدینہ)

ان میں کرنٹ اکاؤنٹ کا استعمال جائز ہے۔بقیہ ناجائز ہیں کہ ان میں سود کا لین دین ہوتا ہے اور سود کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے۔اللہ فرماتا ہے ﴿احل اللہ البیع وحرم الربا﴾ اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود۔ (سورۃ البقرۃ ،آیت 275)

بعض بنک والے کہتے ہیں کہ ہم آپ کی رقم سے کاروبار کرتے ہیں اور اس میں آپ کو شریک کرتے ہیں اور فیصد کے لحاظ سے نفع دیتے ہیں۔یادرہے کہ یہ بھی جائز نہیں کہ جو بھی قرض لیتا ہے وہ گھر بیٹھ کر اسے پان سگریٹ میں خرچ نہیں کرتا بلکہ کوئی کام ہی کرتا ہے اور اگر مان بھی لیجئے کہ یہ کاروبار شراکت سے کرتے ہیں پھر بھی جائز نہیں کہ ان کے اصول شرعی طور پر شراکت کے قوانین کے خلاف ہیں۔

ڈاک خانوں میں بھی بنک سے ملتی جلتی صورتیں ہیں کہ لوگ رقم جمع کرواتے ہیں جس کی شرعی حیثیت قرض کی اور اس پر کچھ نفع لیتے ہیں، باقی رہے کسان تو وہ شاید سود لیتے نہیں بلکہ خود بنک سے قرض لے کر بنک کو سود دیتے ہیں اور یہ سب ناجائز وحرام ہیں۔

یہ وہ صورتیں ہیں جن میں بینک لوگوں کا مقروض ہوتا ہے۔اب وہ صورتیں بیان کی جاتی ہیں جن میں لوگ مقروض اور بنک قرض خواہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

تجارت وغیرہ کے لئے قرض کی فراہمی

بینک کے روپے کمانے کے بنیادی طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ بینک عوام کو چھوٹی یا بڑی تجارت، زراعت، دستکاری کے وسائل، جدید طبی آلہ جات، ذرائع نقل وحمل (مثلاً ٹرک، بس، ٹیکسی، موٹر سائیکل) مکانات کی تعمیر وغیرہ کے لئے اپنی صوابدید کے مطابق حسب ضرورت قرض دیتا ہے اور اس پر ایک مقررہ مقدار میں سود بھی لیتا ہے۔ بنک جو قرضے مذکورہ کاموں کے لئے عوام کو دیتا ہے اس کی مختلف اقسام ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:۔

(1) کیش کریڈٹ:(C.C)

یہ ایک مخصوص نوعیت کا قرض ہوتا ہے جو صرف تاجروں کو ملتا ہے۔ اس پر انہیں مقررہ شرح سے سود بھی ادا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا جائز نہیں۔

(2) اُورڈرافٹ۔(Overdraft)

یہ قرض دو طرح کا ہوتا ہے:۔

(1) کلین اورڈرافٹ۔(darftclean over)

(2) ڈاکومینٹری اورڈرافٹ(Documentary overdraft)یہ قرض صنعت کاروں اور تاجروں کے لئے ہوتا ہے جو سود کی شرط پر انہیں دیا جاتا ہے۔ یہ بھی جائز نہیں۔

(3) آئی، آر، ڈی، پی۔(i.r.d.p)اینٹی کریٹڈ رورل، ڈیولپمنٹ، پروگرام

یہ قرض گاؤں دیہاتوں میں رہنے والے ایسے لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو غریبی کی سطح (حد معینہ) سے نیچے زندگی بسر کرتے ہیں، اس میں حکومت کی طرف پست

Marfat.com

اقوام کے لئے پچاس فیصد اور دیگر اقوام کے لئے تینتیس فیصد چھوٹ ملتا ہے۔ چھوٹ کی رقم پر کوئی سود نہیں البتہ اس کے سوا بقیہ رقم پر عام قرضوں کی شرح سے سود لازم ہوتا ہے۔ یہ بھی ناجائز ہے۔

(4) سیوے۔Sume

یہ قرض شہر کے غریب مسلمانوں کے لئے ہوتا ہے۔ اس پر حکومت کی طرف سے 33 فیصد چھوٹ ملتا ہے۔ باقی 67 فیصد پر انہیں بھی سود دینا پڑتا ہے۔ یہ بھی جائز نہیں۔

(5) ایک قرض وہ ہے جو بنک والے فقط students کو دیتے ہیں:۔

یاد رہے کہ قرض دیا جائے خواہ لیا جائے اگر اس میں سود ہے خواہ آپ دیں یا لیں تو وہ قرض جائز نہیں۔

سوال: کتاب القضاء میں آپ نے لکھا کہ یتیم کے مال کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو تو قرض میں دے سکتے ہیں۔ ہمارے زمانے میں اس کی حفاظت کا بہترین ذریعہ بنک اکاؤنٹ ہے۔ تو کیا بنک اکاؤنٹ کو چھوڑ کر خدشہ کی صورت میں کسی اور کو قرض دینا جائز ہوگا؟

جواب: جی ہاں! جائز ہوگا۔ بنک کے کرنٹ اکاؤنٹ میں بھی جو رقم رکھوائی جاتی ہے اس کی شرعی حیثیت بھی قرض ہی کی ہے۔ تو کسی کو قرض دینا اور بنک کو قرض دینا شرعاً ایک ہی حکم رکھتا ہے۔ ہاں ہمارے زمانے میں یہ ضرور دیکھنے میں آتا ہے کہ بنک میں عمومی صورت حال یہ ہے کہ کسی کا قرضہ مرتا نہیں جبکہ باہر قرض دینے میں ضائع ہونے کا یقین وظن نہ ہی سہی احتمالات ضرور ہوتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ یتیم کا مال کرنٹ اکاؤنٹ میں ہی رکھوا دیا جائے کہ باہر کسی کو قرض دینے سے بہتر ہے کہ بنک کو دے دیئے جائیں۔

Marfat.com

نوکری اور قرض

ایک ادارہ ہے جس کا طریقہ کار یہ ہے وہ مجھے کہتا ہے تم پڑھو تمہاری پڑھائی کا سارا خرچہ ہم کریں گے لیکن اس کی کچھ شرائط ہوں گی:۔

(1) آپ پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ہمارے پاس پانچ سال تک نوکری کریں گے اور اس کا معاوضہ بھی دیا جائے گا؟

(2) جتنے عرصہ آپ نوکری کریں گے اتنے عرصہ کا وظیفہ آپ کی ملک ہوگا اور اگر مقررہ مدت سے قبل نوکری چھوڑیں گے تو باقی اس تناسب سے واپس کرنا ہوگا؟

(5) پانچ سال کے بعد آپ خود مختار ہوں گے، نوکری کریں یا نہیں؟

اب انہوں نے مجھے دوران تعلیم ہی نوکری دی ہے کہ پڑھنے کے بعد بقیہ وقت نوکری کروں اور اس کا معاوضہ ووقت وغیرہ طے پا گیا ہے۔اب میں نوکری چھوڑنے لگا ہوں، دوسری شرط کے تحت عرض ہے کہ مثلاً میری پڑھائی کا خرچہ پانچ لاکھ تھا یعنی ہر سال کا خرچہ ایک لاکھ روپیہ، میں نے تین سال نوکری کی دو سال باقی بچے ہیں اب میں چھوڑ و ں گا تو وہ مجھ سے کہیں گے کہ تمہاری پڑھائی کا جو خرچہ ہم نے دیا تھا طے کردہ شرط کے مطابق واپس کرو۔یعنی جو خرچہ پڑھائی کے لئے دیا گیا ہے اس میں سے جو بچا ہے وہ مجھے واپس کرنا ہے۔یہ کمپنی کا عمومی طریقہ کار ہے۔

یہ ٹوٹل ناجائز بلکہ سودی معاملہ ہے کیونکہ کمپنی کا آپ کو دیا ہوا خرچہ شرعی لحاظ سے قرض ہے یا ہبہ۔قرض اس وجہ سے ہے کہ ان کا پانچ سال سے کم نوکری کرنے کی صورت میں واپسی کی شرط لگانا اس کے قرض ہونے کا تقاضہ کرتا ہے۔اور پانچ سال نوکری کرنے کی صورت میں دَین کا ہبہ کرنا ہے۔اور جتنا عرصہ نوکری کی اتنے عرصے کا خرچہ واپس نہ

Marfat.com

لینا یقینی طور پر قرض معاف کرنا ہے کیونکہ ان کی بیان کردہ شرط شرعی لحاظ سے باطل تھی اگر وہ چاہتے تو ساری رقم واپس لے لیتے۔البحرالرائق میں ہے"(قوله ومن قال لمديونه إذا جاء غد فهو لك أو أنت منه برىء أو إن أديت إلى نصفه فلك نصفه أو أنت برىء من النصف الباقى فهو باطل) لأن هبة الدين ممن عليه إبراء وهو تمليك من وجه فيرتد بالرد ولو بعد المجلس على خلاف فيه كما فى النهاية وإسقاط من وجه فلا يتوقف على القبول والتعليق بالشروط مختص بالإسقاطات من وجه فلا يتوقف على القبول والتعليق بالشروط مختص بالإسقاطات المحضة التى يحلف بها كالطلاق والعتاق فلا يصح تعليق التمليكات ولا الإسقاطات من وجه دون وجه ولا الإسقاطات من كل وجه ولا يحلف بها كالعفو عن القصاص"

(البحرالرائق ، كتاب الهبه،باب الرجوع عن الهبه،جلد07،صفحه4-503،مطبوعه كوئٹه)

لہٰذا جب یہ قرض ہے اور اس میں شرط ہے کہ بعد میں ہمارے پاس نوکری کرنی ہوگی تو یہ جائز نہیں کہ قرض پر نفع ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور نفع کیسے ہے وہ بداہۃً سمجھ میں آتا ہے جسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔اور اگر پڑھائی کا خرچہ جو آپ کو ادارہ دے رہا ہے اسے ہبہ تصور کیا جائے تو ادارے کا ہبہ میں چند ایک شرطیں لگانا ہبہ کو باطل نہ کرے گا۔تحفۃ الفقہاء میں ہے"والهبة لا تبطل با لشروط الفاسدة" ترجمہ: ہبہ شروط فاسدہ سے باطل نہیں ہوتا بلکہ شرائط ہی باطل قرار دی جاتی ہیں۔ (تحفة الفقهاء، كتاب الهبه،جلد03،صفحه161،دار الكتب العلمية، بيروت)

البتہ ہبہ کی صورت میں بھی ایک بہت بڑی خرابی ہے۔وہ یوں کہ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد پانچ سال نوکری نہ کرنے کی صورت آپ کو پڑھائی کے لئے جو خرچہ

Marfat.com

دیا گیا تھا اسے واپس لینا گویا بعد ہلاک عین ہبہ کو واپس لینا ہے اور یہ بھی درست نہیں۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فقید المثال کتاب ''بہار شریعت'' میں لکھا ہے ''عین موہوب کا ہلاک ہو جانا مانع رجوع ہے۔''

(بہار شریعت، ہبہ کا بیان، حصہ 14، صفحہ 94، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

لہٰذا کئی جہتوں سے کمپنی سے یہ معاہدہ کرنا غلط و ناجائز ہے۔

حج و عمرہ بذریعہ بنک

آج کل بعض بنکوں کی طرف سے حج و عمرہ سکیم چلی ہے اُن افراد کے لئے جن کے پاس اتنی بڑی رقم نہیں ہوتی کہ وہ حج و عمرہ کر سکیں۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ کوئی فرد بنک والوں کو کچھ رقم دیتا ہے اور بقول بنک والوں کے وہ اس کا روپیہ آگے کسی کاروبار میں لگاتے ہیں اور اسے فیصد کے حساب سے نفع دیتے ہیں جب اس کی رقم اتنی ہو جاتی ہے کہ وہ اس سے حج یا عمرہ کر لے تو وہ اس حج یا عمرہ پر بھیج دیتے ہیں۔

اور دوسرا طریقہ یہ نکالا ہے کہ جو اس طرح نہ کرنا چاہے فوراً جانا چاہے، بنک اسے قرض دیتا ہے اور آسان اقساط کے ساتھ واپس لیتا ہے۔ دونوں صورتیں جائز نہیں کہ پہلی میں سود دیتے ہیں جو کہ '' کل قرض جر منفعة فهو ربوا'' والی حدیث کے تحت ناجائز و حرام ہے اور ان کا یہ کہنا کہ ہم اس کی رقم کو کاروبار میں انویسٹ کرتے ہیں یعنی اس کے مال کی کاروبار میں شرکت کرتے ہیں تو اس میں کئی ایک قباحتیں ہیں:۔

پہلی بات پر ظاہر ہے کہ حج و عمرہ کے شوقین حضرات بنک کو ایک قلیل رقم دیتے ہیں ظاہر ہے اتنی ہوگی کہ جو حج و عمرہ کے اخراجات کے لئے ناکافی ہوگی تو اتنی قلیل رقم سے بنک والے کیا کاروبار کرتے ہوں گے، ظاہر ہے کہ اپنے مفاد میں استعمال کر کے بعض میں

Marfat.com

کچھ نفع دیتے ہوں گے۔

دوسری بات کہ اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم اس سے کاروبار ہی کرتے ہیں تو یقینی طور پر اس رقم کے مالک کے لئے کوئی الگ سے کاروبار شروع نہیں کرتے بلکہ کسی نہ کسی چلتے کاروبار میں انویسٹ کرتے ہوں گے اور چلتے کاروبار میں کسی کو شریک کرنا یا کسی کا شریک ہونا جائز نہیں۔

تیسری بات کہ بنک والوں کو شراکت کے کتنے مسائل آتے ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ہم مضاربت کرتے ہیں تو جو مضاربت کی حقیقت ومسائل سے ہی ناواقف ہے اس کی بات کا کیا بھروسہ۔اور رہی یہ بات کہ بعض کو قرض دیتے ہیں اور واپسی قسطوں کی شکل میں لیتے ہیں اس کے بھی ناجائز وحرام ہونے کی دو بین وجوہات ہیں:۔ایک یہ کہ یا تو قرض سے کچھ زائد لیتے ہوں گے اور اگر وہ کہیں کہ ہم زائد نہیں لیتے تو قسط لیٹ ہونے کی صورت میں جرمانہ یقینی طور پر لیتے ہیں جو کہ آئمہ اربعہ میں سے کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں۔

بنک وانشورنس والوں کی یہ بات بڑی مشہور رہے کہ بنک آپ کی رقم سے کاروبار کرتا ہے اور آپ کے حصے کا نفع آپ کو دیتا ہے۔اگر کوئی مسلمان واقعی ان کے مکروفریب کو سمجھنا چاہے تو میرے اس مشورہ پر عمل کرے کہ جب بنک وانشورنس والے آپ کی رقم سے کاروبار کرتے ہیں تو گویا آپ بنک یا انشورنس والوں کے شریک جسے دوسروں لفظوں میں آپ پارٹنر کہتے ہیں، ہوئے۔آپ انشورنس والوں سے پوچھیں کہ آپ نے میری رقم کہاں لگائی ؟اگر وہ کہیں کہ کاروبار میں ،تو ان سے کہیں: میرے حصے میں جتنا کاروبار آتا ہے وہ مجھے دو، میں اپنا کاروبار خود چلاتا ہوں،اور اگر وہ کہیں کہ فلاں جگہ

Marfat.com

بلڈنگ بنائی ہے آپ کی رقم اس میں لگائی ہے اور اب وہ بلڈنگ کرایہ پر چڑھائی ہے، کرائے کی آمدن میں سے آپ کو نفع دیا جارہا ہے تو آپ ان سے کہیں کہ اس بلڈنگ میں میرا جتنا حصہ ہے وہ مجھے دیں، کہ آپ نے جب رقم انویسٹ کی تو پر ظاہر کہ آپ کا بھی اس بلڈنگ یا کاروبار میں حصہ ہے۔آپ روئیں، چلائیں، کیس کریں آپ کو فقط نفع یعنی سود ہی ملے گا کاروبار یا بلڈنگ میں سے کچھ نہ ملے گا۔اب سمجھ جائیں کہ ان کے کاروبار کی حقیقت کیا ہے۔

بنک وایزی پیسہ وغیرہ کے ذریعے قرض دینا

بنک کے ذریعہ قرض دینا جائز ہے۔ایزی پیسہ مثل ڈاکخانہ اجیر مشترک کی دکان ہے اور ڈاک خانہ کی سروسز حاصل کرنا جائز ہے۔لہٰذا ایزی پیسہ کے ذریعہ رقوم کی منتقلی بالکل جائز ہے۔بنک اور ایزی پیسہ کے ذریعہ قرض بھیجنے میں یقیناً کچھ نہ کچھ کٹوتی ہوتی ہے ،اس کٹوتی کی حقیقت یہ ہے کہ بنک والے اور ایزی پیسہ والے اپنے سروسز چارجز لیتے ہیں ،اس صورت میں مقروض کے پاس جتنی رقم بعد کٹوتی پہنچی اُتنی ہی دینا ضروری ہے۔کیونکہ بنک وایزی پیسہ والوں کو قرض دینے والے نے اپنا اجیر (نوکر) بنایا کہ میری یہ رقم فلان تک پہنچادو،لہٰذا اس کی اجرت (مزدوری) بھی اسی کے ذمہ ہوگی۔سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں ”ڈاک خانہ کہ اجیر مشترک کی دکان ہے اور اس کی وضع ہی اجیر بننے کے لئے، جو فیس دی جاتی ہے یقیناً اجرت ہے۔۔۔مرسل کی غرض نفس عقد اجارہ سے حاصل، اور صرف اسی قدر افادہ سقوط خطر کے لئے متکفل، قرض دینے سے اس کی کوئی غرض اصلا متعلق نہیں، نہ اس کا فائدہ اس کی طرف راجع۔“

(فتاوی رضویہ ، جلد 19،صفحہ 575مطبوعہ رضا فائونڈیشن لاہور)

Marfat.com

حتی کہ اگر قرض لینے والے نے کہا کہ میرے اکاؤنٹ میں جمع کروادو یا ایزی پیسہ کے ذریعہ بھیج دو پھر بھی کٹوئی ہوئی رقم مقروض سے نہیں لے سکتے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ مجھے اسی نے کہا تھا کہ میرے اکاؤنٹ میں یا ایزی پیسہ کے ذریعہ قرض بھیج دو کہ وہ تو محض ایک رائے تھی۔ لہٰذا جو مقدار بعد کٹوتی مقروض تک پہنچی وہ اسی مقدار کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا، پہنچی ہوئی مقدار سے زیادہ لینا سود ہے جو کہ سخت حرام ہے۔

ٹیلی نار و دیگر سے فری منٹس و میسج کی سروس لینا

ٹیلی نار کمپنی کی ایک سروس ایزی پیسہ کے نام سے بھی ہے جو کہ باقاعدہ ایک مشترکہ کمپنی ہے، یہ کمپنی دراصل برانچ لیس بینکنگ ہے جو کہ تعمیر بینک اور ٹیلی نار کے اشتراک سے کام کرتی ہے۔ اب ٹیلی نار کمپنی کی جانب سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ایزی پیسہ اکاؤنٹ ہولڈر کا جو شخص اپنے اکاؤنٹ میں 2000 روپے رکھے گا تو اسکو روزآنہ 30 منٹ اور 30 میسج مفت کرنے کی سہوت حاصل ہوگی اور اگر اکاؤنٹ میں رقم 2000 سے کم ہوئی تو یہ سہولت ختم ہو جائے گی؟ اب سوال یہ ہے کہ اس سہولت سے فائدہ اٹھانا جائز ہے یا نہیں؟

وضاحت: سوال وصول ہونے کے بعد جب ہم نے ٹیلی نار کی ویب سائٹ اور کال سینٹر سے معلومات حاصل کیں تو انہوں نے بتایا کہ ایزی پیسہ کی ایک سروس ہے خوشحال بیمہ کے نام سے ہے ایزی پیسہ کا وہ اکاؤنٹ ہولڈر جو خوشحال بیمہ کی سروس حاصل کرتا ہے اور اسکے اکاؤنٹ میں ہر وقت کم از کم 2000 ہوں تو اسے 30 منٹ اور 30 میسج کی مفت سہولت دی جاتی ہے۔

خوشحال بیمہ کی تفصیل یہ ہے: کہ خوشحال بیمہ کی سروس حاصل کرنے والے کے

Marfat.com

ایزی پیسہ اکاؤنٹ میں اگر ماہانہ ایوریج بیلنس 2000 سے 5000 کے درمیان ہوگا تو اس کے ورثاء کو طبعی موت کی صورت میں 50000 جبکہ حادثاتی موت کی صورت میں 100000 روپے ایزی پیسہ کی جانب سے ملیں گے اور اگر ماہانہ ایوریج بیلنس 5000 سے 10000 کے درمیان ہوگا تو طبعی موت کی صورت میں 100000 اور حادثاتی موت کی صورت میں 200000 روپے ایزی پیسہ کی جانب سے ملیں گے اور اگر ماہانہ ایوریج بیلنس 10000 سے 25000 کے درمیان ہوگا تو اسے طبعی موت کی صورت میں 250000 اور حادثاتی موت کی صورت میں 500000 روپے ایزی پیسہ کی جانب سے ملیں گے اور ان مذکورہ بالا تمام صورتوں میں ماہانہ کوئی اضافی پیسے نہیں ملیں گے جب چاہیں گے یہ پیسے نکلوا سکیں گے نکلوانے کے یا انشورنس پالیسی حاصل کرنے کے کوئی چارجز نہیں ہیں۔ اور اگر ماہانہ ایوریج بیلنس 25000 سے زائد ہوگا تو طبعی موت کی صورت میں 5 لاکھ اور حادثاتی موت کی صورت میں 10 لاکھ ملیں گے اور اگر 25000 سے زائد رقم 5 سال کیلئے جمع کروائی جائے تو ماہانہ 5000 روپے بھی ملیں گے ان 5000 کو آپ زندگی میں اپنے اکاؤنٹ سے نکال کر استعمال کر سکتے ہیں۔

(1) کیا خوشحال بیمہ کی سروس حاصل کر کے یہ فری منٹس و میسجز حاصل کرنا جائز ہے؟

(2) خوشحال بیمہ کی سروس کا حاصل کرنا اور موت کے بعد ملنے والے منافع کا شرعی حکم کیا ہے؟

(3) اگر کسی نے یہ سروس حاصل کر کے فری منٹس و میسجز استعمال کر لئے تو اب اسکے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

Marfat.com

جواب کی تفصیلات

(1)ایزی پیسہ کی اس سروس کو استعمال کرتے ہوئے اس پر فری منٹس ومیسج حاصل کرنا ناجائز وگناہ ہے کیونکہ یہ قرض دیکر مشروط نفع حاصل کیا جارہا ہے جو کہ بلاشبہ سود ہے اور ہماری شریعت میں صریح حرام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ہے: کل قرض جر منفعة فهو ربا قرض کے ذریعہ جو نفع حاصل ہو وہ سود ہے۔ صورتِ مسئولہ میں چونکہ اس قرض کے بدلہ مفت کال ومیسج کی سہولت مشروط طور پر فراہم کی جارہی ہے جس کے نفع ہونے میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں لہذا قرض کے بدلہ یہ نفع اٹھانا بھی سود ہے۔ چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: فی المنتقی ابراهیم عن محمد رحمه الله تعالی رجل قال لآخر اقرضنی الفا علی ان اعیرك ارضی هذه تزرعها مادامت الدراهم فی یدی فزرع المقرض لا یتصدق بشیء واکره له هذا کذا فی المحیط یعنی منتقی میں ابراہیم کی امام محمد رحمہ اللہ تعالی سے روایت ہے: ایک شخص نے دوسرے کو کہا: مجھے اس شرط پر ہزار روپے قرض دیدو کہ میں اپنی یہ زمین تمہیں بطور عاریت دوں گا اور جب تک دراہم میرے پاس رہیں گے تم اس میں زراعت کرو گے پس قرض دینے والے نے اس زمین میں زراعت کی تو (وہ اس زراعت میں سے) کچھ صدقہ نہیں کرے گا البتہ امام محمد فرماتے ہیں: میں اسے اسکے لئے مکروہ جانتا ہوں، اسی طرح محیط میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری جلد3 صفحہ204 دار الفکر بیروت)

بہار شریعت میں ہے: زید نے عمرو سے کہا مجھے اتنے روپے قرض دو میں اپنی یہ زمین تمھیں عاریت دیتا ہوں جب تک میں روپیہ ادا نہ کروں تم اس کی کاشت کرو اور نفع اُٹھاؤ یہ ممنوع ہے۔ (عالمگیری) آج کل سودخوروں کا عام طریقہ یہ ہے کہ قرض دیکر مکان یا

Marfat.com

کھیت رہن رکھ لیتے ہیں مکان ہے تو اُس میں مرتہن سکونت کرتا ہے یا اُس کو کرایہ پر چل
ہے کھیت ہے تو اُس کی خود کاشت کرتا ہے یا اجارہ پر دیدیتا ہے اور نفع خود کھاتا ہے یہ س
ہے اس سے بچنا واجب۔

(بہار شریعت جلد دوم حصہ 11 صفحہ 760 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی

فتاوی امجدیہ میں ہے: قرض دیکر یہ ٹھہرالینا کہ جب تک ادا نہ کرے میرا کام کر
ہوگا یہ سود ہوا کہ یہ کام اسی روپیہ کے نفع میں لے رہا ہے اور اسکا یہ کہنا کہ سود نہ لیگا مہمل ہے
آخر یہ کام کس چیز کے عوض میں لیتا ہے حدیث میں ہے کل قرض جر منفعة فهو ربا
قرض کے ذریعہ جو نفع حاصل ہو وہ سود ہے۔

(فتاوی امجدیہ جلد سوم صفحہ 212 مکتبہ رضویہ کراچی

(2) خوشحال بیمہ کی سروس حاصل کرنا بھی ناجائز وحرام ہے کہ یہ بیمہِ زندگی ہی کی
ایک جدید شکل ہے اس میں سود کا عنصر بھی واضح طور پر موجود ہے فرق صرف یہ ہے کہ خوشحال
بیمہ میں زندگی میں بصورتِ مال کچھ سود نہیں ملتا بلکہ بطورِ نفع روزآنہ 30 منٹس و میسجز ملتے
ہیں اور سود بطور مال مرنے کے بعد ورثاء کو ملتا ہے مگر چونکہ یہ اضافی مال کی ادائیگی بھی
مقروض پر مشروط ہوتی ہے اس لئے سود ہے جیسا کہ سود کی تعریف احکام القرآن للجصاص
میں ہے: هو القرض المشروط فيه الاجل وزيادة مال على المستقرض

(احکام القرآن للجصاص جلد اول صفحہ 569)

اور چونکہ صورتِ مسئولہ میں بھی قرض پر زیادتی مقروض کیلئے مشروط ہے اگرچہ وہ
وصول مُقرِض کے ورثاء کو ہوگی لیکن جبکہ زیادتی قرض ہی پر مشروط ہے تو بلاشبہ سود ہے۔ اور
اسی بیمہ کی ایک صورت میں یعنی 25000 سے زائد رقم 5 سال کیلئے جمع کروانے پر ہر ماہ
5000 مشروط نفع بھی ملے گا یہ بھی سود ہے الغرض زندگی میں ملنے والا مشروط نفع اور موت

Marfat.com

کے بعد ورثاء کو ملنے والا مشروط نفع دونوں سود ہیں۔

(3) اب اگر کسی شخص نے خوشحال بیمہ کی اس سہولت سے فائدہ اٹھا کر فری منٹس ومیسجز کو استعمال کرلیا تو اس نفع کی اجرتِ مثل کمپنی کو واپس کرنا ضروری ہے چونکہ صورتِ مسئولہ میں کمپنی کو ان فری منٹس ومیسج کی اجرتِ مثل واپس کرنا مشکل ہے لہذا اتنی اجرتِ مثل کی رقم شرعی فقیر کو ثواب کی نیت کے بغیر صدقہ کرنا لازم ہوگا کیونکہ بربنائے قرض اگر مشروط طور پر مالی منفعت کے علاوہ سروس وخدمات کی منفعت حاصل کی تو اسکے بارے میں حکمِ شرعی یہ ہے کہ مالک کی اجازت سے اگر یہ منفعت حاصل کی ہے تو اس منفعت کی اجرتِ مثل مالک کو ادا کرنا ضروری ہے جیسا کہ اگر رہن کی زمین میں مرتہن نے خود رہائش اختیار کر کے یا زراعت کر کے نفع اٹھایا تو اسکا یہ فعل ناجائز وگناہ ہے اور مرتہن پر اس چیز کی اجرتِ مثل راہن کو دینا لازم ہے کہ اجارہ فاسدہ ہے اور اجارہ فاسدہ میں اجرتِ مثل لازم ہوتی ہے۔ محیط برہانی میں ہے: وفی النوازل :استقرض من آخر دراهم، وسلم إلى المقرض حماره ليمسكه، ويستعمله إلى شهرين حتى يوفر عليه الدراهم، فالحمار عند المقرض بمنزلة المستأجر إجارة فاسدة، فإن استعمله فعليه أجر مثله .وكذلك إذا سلم إلى المقرض داره ليسكنها فهذه إجارة فاسدة .ولا يكون رهناً۔ (محیط برہانی جلد 12 صفحہ 118 ادارۃ القرآن، کراچی)

ردالمحتار میں ہے: قال فی التاترخانية مانصه ولو استقرض دراهم وسلم حماره الى المقرض ليستعمله الى شهرين حتى يوفيه دينه او داره ليسكنها فهو بمنزلة الاجارة الفاسدة ان استعمله فعليه اجر مثله ولا يكون رهنا۔

(ردالمحتار جلد 10 صفحہ 87 مطبوعہ کوئٹہ)

Marfat.com

فتاوی نوریہ میں ہے: بلکہ یہ لزومِ اجرِ مثل حدیث شریف سے مستفاد ہے، ک

العمال ج ۳ ص ۲۴۷، ۲۴۸ میں برمزطب حضرت سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے: مـــر

رهن ارضا يدين عليه فانه يقضى من ثمرتها ما فضل بعد نفقتها يقضى ذلك م

دينـه ذلك الـذى عـليـه بعد ان يحسب لصاحبها الذى هى عنده عمله و نفقت

بالعدل۔ الحاصل اجرِ مثل دیکر جان چھڑائے اگر کچھ نفع اٹھا چکا ہے تو۔

(فتاوی نوریہ جلد 4صفحہ 190.191

کریڈٹ کارڈ

یہ A.T.M کارڈ کی طرح کا ایک کارڈ ہوتا ہے جو بینک اصول وضوابط کے تحت لوگوں کو دیتا ہے، اس کا فنکشن یہ ہے کہ بینک اس کارڈ ہولڈر کو ان بڑے سٹورز و دکان و کمپنی سے کچھ ادھار خریدنے کی سہولت فراہم کرتا ہے جن کا بینک سے معاہدہ ہوتا ہے۔ مختصرا

(1) کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ بنک سے قرض لینے کی صورت میں اصل رقم کی واپسی کے ساتھ اضافی رقم بنام سود دینا لازمی ہوتا ہے، اس لئے کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ قرض لینا جائز نہیں۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر

(2) دوسرا یہ کہ اس میں عمومی طور پر ہوتا یہ ہے کہ لوگ سامان خریدنے کے لئے مارکیٹ جاتے ہیں اور اتنی بڑی رقم ساتھ لئے پھرنے کو خطرے سے خالی نہیں سمجھتے اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ رقم پاس نہیں ہوتی اس کے باوجود سامان خرید لیتے ہیں اور بنک رقم کی ادائیگی کر دیتا ہے اور سامان خریدنے والے نے رقم کا کچھ حصہ تقریبا پانچ فیصد فورا اور بقیہ ایک مہینے یا نوے دنوں کے اندر اندر ادا کرنا ہوتا ہے، نہ کرنے کی صورت میں بنک جرمانہ لیتا ہے۔ اور شریعت مطہرہ میں جرمانہ لینا دینا جائز نہیں کہ یہی اکثر علماء کا مؤقف۔

Marfat.com

حاشیہ سندی علی ابن ماجہ میں ہے "وغالب العلماء علی أن التعزیر بالمال منسوخ" ترجمہ: اکثر علماء کے نزدیک تعزیر بالمال یعنی مالی جرمانہ ناجائز ہے۔

(حاشیہ سندی علی ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب من سرق، جلد2، صفحہ127، بیروت)

قومی بچت اسکیم، ڈاکخانہ

یہ بھی جائز نہیں کہ اس میں جمع کی ہوئی رقم کی شرعی حیثیت قرض کی سی ہے۔ یہ اور اس طرح کی اور اسکیمیں لوگوں سے قرض لے کر اس پر بنام منافع کچھ سود دیتی ہیں اور سود کا حکم ہر عام وخاص پر سورج سے بھی زیادہ روشن ہے۔ عمومی طور پر اس میں رقم جمع کروانے والیاں بیوہ عورتیں، اور جس کی بچیاں زیادہ ہوں یا فقط بیٹیاں ہی ہوں اور معذور و ریٹائرڈ افراد ہوتے ہیں، جو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ سود لینے کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔

p.r.s.p پنجاب رورل (دیہاتی) سپورٹ پروگرام

یہ سکیم قرض دیتی ہے یہ اٹھارہ فیصد نفع یعنی سود لیتی ہے۔ یہ بھی جائز نہیں۔

دوسرے ملک جانے کے لئے اکاؤنٹ میں رقم شوکروانا (کنسلٹنٹ (consultant) کا کام)

دوسرے ممالک میں سٹڈی ویزہ لگوانے کے لئے کنسلٹنٹ ہوتے ہیں جو پیسے لے کر ویزہ کے حصول کے لئے طلبا کی مدد کرتے ہیں، جیسے دوسرے ممالک والے طالب علم سے بینک گارنٹی مانگتے ہیں کہ تمہارے اکاؤنٹ میں اتنے پیسے ہیں وہ شوکرو۔ یہ کنسلٹنٹ کسی شخصیت سے رابطہ کر کے اس طالب علم کے اکاؤنٹ میں وہ مخصوص رقم رکھوا دیتے ہیں اور طالب علم سے اس کے بدلے میں کچھ رقم لیتے ہیں۔ اس رقم میں کچھ وہ اس شخصیت کو اور

Marfat.com

کچھ خود رکھ لیتے ہیں۔یادرہے کہ یہ طریقہ کار ناجائز وحرام ہے۔اس مسئلہ میں کنسلٹنٹ دونوں طرفوں سے وکیل ہوتا ہے جبکہ قرض حاصل کرنے کے لئے وکیل بنانا ناجائز ہے۔

ردالمحتار میں ہے" قالوا انمالم یصح التوکیل بالاستقراض لانه توکیل بالتکدی وھو لایصح "ترجمہ:فقہاءکرام نے فرمایا:قرض لینے کے لئے وکیل بنانا صحیح نہیں کیونکہ یہ حاجتمندی پرتوکیل ہے جوکہ صحیح نہیں ہے۔

(ردالمحتار ، کتاب البیوع،فصل فی القرض ،جلد5،صفحہ167،دارالفکر،بیروت)

پھر جب قرض دے کراس پر نفع لیا جاتا ہے تو وہ سود ہے اور سود لینا دینا،اس کے گواہ ووکیل بننا سب ناجائز ہے۔مسلم شریف کی حدیث پاک ہے"لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم آکل الربا ومؤکله وکاتبه وشاهدیه وقال هم سواء"ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سود کھانے والے اس کی وکالت کرنے والے لکھنے والے اوراس کے گواہوں پرلعنت فرمائی اورفرمایا کہ سب گناہ میں برابر ہیں۔

(مسلم شریف، کتاب المساقاۃ، باب لعن آکل الربا، جلد03،صفحہ1218،بیروت)

چیک،رسید یا پرچی کو بیچنے کا حکم

(1)چیک،رسید یا پرچی جونام بھی رکھا جائے،شرعا یہ رقم کی سند ہوتی ہے۔

(2)آج کل میعادی چیک کے لین دین کا جوطریقہ رائج ہے کہ کوئی مالدار تاجر یا کوئی بھی کاروباری شخص چیک پرلکھی ہوئی رقم سے کچھ حصہ ایک طے شدہ شرح کے مطابق وضع کرکے بقیہ رقم حامل چیک کودے دیتا ہے پھر میعاد مقرر پر بنک سے چیک پرلکھی ہوئی پوری رقم وصول کرتا ہے اوراگر بنک اسے مسترد کردے تو جس سے چیک کم پیسوں میں خریدا ہوتا ہے اس سے پوری رقم وصول کرتا ہے یہ ناجائز وحرام ہے۔وجہ یہ ہے کہ تاجر درا

Marfat.com

صل حامل چیک کوقرض دیتا ہے پھر بنک سے یاصاحب معاملہ سے میعاد کے معاوضہ کے بطورزائدرقم وصول کرتا ہے جوسود ہے اور سودنا جائز ہے۔اور اس مسئلے کے متعلق صحابہ وتابعین کا یہی فیصلہ ہے۔لاہور کی شاہ عالم مارکیٹ اوراس سے متصل شومارکیٹ میں اسے پرچی کانام دیتے ہیں۔اللہ عزوجل ہمارے تاجروں کوسود کی اس شکل سے بچنے کی توفیق عطافرمائے۔ (ماہنانہ جامعہ اشرفیہ،ہندوستان)

(احکام القرآن لجصاص لرازی،جلد01،صفحہ467)

قرض اوردوسرے ملک کاویزہ

دوسرے ملک کمپنی نے بلایا، گئے، کچھ عرصہ کام کیا،اب واپس آناچاہتے ہیں، کمپنی نے کہا کہ تمہارے یہاں آنے پراتناخرچ کیاتھاوہ پوراکرو۔یاکوئی بندہ اپنی جگہ دوجویہ قرض پوراکرے گا۔کسی نے کہا کہ ٹھیک ہے میں آتاہوں اب بقیہ قرض اتارنااس کی ذمہ داری ہوتی ہے جوبعد میں گیانیز ویزہ کمپنی کامالک دوسرے کے نام پرٹرانسفرکروا لیتاہے۔شرعایہ حوالہ کی صورت ہوتی ہے جوکہ جائز ہے۔

فصل سوم:سکیورٹی وایڈوانس

زرضمانت(security)

سوال: ہمارے ہاں کرایہ دارسے مکان ودکان وغیرہ کاایڈوانس سکیورٹی کے طور پر لیتے ہیں۔اس کی شرعی حیثیت کیاہے؟یہ سکیورٹی قرض ہے یاامانت؟

جواب: ایڈوانس کے طور پر کچھ رقم لینا جائز ہے۔سکیورٹی کی رقم کی حیثیت قرض کی ہے۔صحیفہ مجلس شرعی کے فیصل بورڈ کے فیصلہ میں ہے:''زرِضمانت قرض محض ہے اورزرِ ضمانت دینے والے پراس کی زکوٰۃ واجب ہے۔''

Marfat.com

(صحیفہ مجلس شرعی ، جلد2،صفحہ46،دارالنعمان، کراچی)

سوال: سکیورٹی لینے والا مالک مکان یا دوکان سکیورٹی کی رقم استعمال کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جب سکیورٹی کی رقم قرض ہے تو قرض کی رقم پر ملکیت حاصل ہوجاتی ہے، لہٰذا اس کا استعمال کرنا جائز ہے۔علامہ علاء الدین ابی بکر بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "واما حکم القرض فهو ثبوت الملك للمستقرض فی المقرض للحال" یعنی قرض کا حکم یہ ہے کہ اس پر مقروض کی ملکیت لیتے ہی ثابت ہوجاتی ہے۔

(بدائع الصنائع ، کتاب القرض ،فصل فی حکم القرض،جلد 6،صفحہ 519، کوئٹہ)

سوال: سکیورٹی قرض ہے ۔اور مکان ودوکان کو کرایہ پر دینے میں یہ شرط لگانا کہ پہلے سکیورٹی یعنی قرض لوں گا،تو کیا اس طرح کی شرط لگانا جائز ہے جبکہ احادیث فقہ میں یہ بھی ہے کہ ایک عقد میں دو عقد جائز نہیں؟

جواب: یہ مسئلہ اپنی جگہ مسلم ہے کہ اجارہ یعنی کرایہ اور خرید وفروخت میں کوئی شرط لگانا جائز نہیں۔لیکن یہ اس وقت ہے کہ جب وہ شرط لوگوں کے درمیان رائج نہ ہو۔اگر کوئی ایسی شرط ہے کہ اجارہ یعنی کرایہ میں وہ لوگوں کے مابین رائج ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔کلام اس مسئلہ میں یہ ہے کہ یہاں اجارہ بشرط القرض (قرض کی شرط پر اجارہ) بن رہا ہے جو کہ شرعی طور پر ناجائز ہوتا ہے۔لیکن اس کو جائز اس لئے کہا جارہا ہے کہ یہاں اجارہ بشرطِ القرض وہ ہے جس پر لوگوں کا عرف وتعامل ہے۔عقد اجارہ میں ایسی شرط جس پر عرف و تعامل ہوجائز ہے۔چنانچہ محیط برہانی میں ہے "رجل سلم غزلاً إلى حائك لينسجه، وأمره أن يزيد فی الغزل رطلاً من غزله، فهذا على أربعة أوجه:۔الأول:أن يقول أقرضنی رطلاً من غزلك على أن أعطيك مثله، وأمره أن ينسج منه ثوباً على

Marfat.com

صفة معلومة بأجرة معلومة، وإنه جائز استحساناً، سواء كان الاستقراض مشروطاً فى عقد الإجارة، أو لم يكن والقياس فيما إذا كان الاستقراض مشروطاً فى عقد الإجارة أن لا تجوز الإجارة؛ لأن هذه إجارة شرط فيها مالا يقتضيه العقد، ولأحد المتعاقدين فيه منفعة، ولكن تركنا القياس للتعارف والتعامل فإن العرف جار فيما بين الناس، أنهم يدفعون غزلاً، ويأمرون الحائك بنسج ثوب مقدر ولا يفى الغزل للثوب المأمور به ويشترطون قرض ما يتم به الثوب من عند الحائك، فهذا شرط متعامل فيما بين الناس من غير نكير، فيجوز ويترك القياس لأجله كما ترك القياس فى الاستصناع للتعامل، وترك القياس فيما إذا اشترى نعلاً على أن يشركه البائع ويحدده كان الشراء جائزاً وإن شرط فيما اشترى أجراً، وأجازه لأنه شرط متعارف فيما بين الناس۔"

(المحيط البرہانی، کتاب القسمة، جلد8، صفحه342، دار إحياء التراث العربی، بيروت)

سوال: میرے بھائی ایک دفتر میں نوکری کرنا چاہتے ہیں، دفتر والوں کا طریقہ یہ ہے کہ وہ جس کو نوکری دیتے ہیں اس سے پہلے کچھ رقم لیتے ہیں پھر ہی نوکری دیں گے ورنہ نہیں۔ اس کے بعد وہ دس دن میں کام سکھادیں گے اور کاغذی کاروائی مکمل کر کے میری تنخواہ بارہ ہزار مقرر کریں گے۔ ان کا اصول یہ ہے کہ وہ بعض سے پانچ ہزار پہلے لیتے ہیں اس کی تنخواہ دس ہزار بعض سے چھ اور اس کی تنخواہ بارہ۔ (وعلی ہذا القیاس) نیز جب ہم نوکری چھوڑیں گے تو ہماری جمع کردہ رقم وہ ہمیں واپس دے دیں گے۔ کیا یہ قرض ہے اور اگر قرض ہے تو نوکری دینے کی شرط قرض لگانا اور تنخواہ میں زیادتی کا دارومدار بھی قرض ہونا کیسا ہے؟

جواب: اگر واقعی ایسا ہی ہے کہ نوکری دینے سے قبل وہ ایک مخصوص رقم لیتے ہیں اور جب

Marfat.com